مرتدین کے خلاف کامیابیوں پر خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا سیدنا خالدؓ بن ولید کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ الرسول ابوبکر کی طرف سے خالد بن ولید کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ ،اما بعد: اللہ کرے کہ یہ کامیابیاں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہوں۔اپنے سارے کاموں میں اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں(إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَواْ وَّالَّذِیۡنَ ھُم مُّحۡسِنُونَ)اسلام کی سربلندی اور ارتداد کے قلع وقمع میں پوری تندہی سے کام لو، ذرا بھی تساہل نہ ہونے پائے۔جس شخص نے کسی مسلمان کو مارا ہو اور وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تو اس کو ضرور قتل کردو، اور اس طرح قتل کرو کہ دوسرے عبرت پکڑیں۔وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی ہو اور اسلام کے دشمن ہوں، ان کے قتل سے اگر اسلام کو فائدہ پہنچتا ہو تو قتل کرسکتے ہو‘‘۔

(تاریخ طبری: جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۶

رجب ۱۴۳۳ھ | جون 2012ء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو ایسے اعمال نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں لے جائیں؟'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''ضرور ارشاد فرمائیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلوار چلانا، مہمان کو کھانا کھلانا، نمازوں کے اوقات کا اہتمام کرنا''۔ (ابن عساکر)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار

آج سے اکانوے برس قبل اٹھائیس رجب کو امت مسلمہ سے خلافت کی نعمت غیر مترقبہ چھین لی گئی اور اس دن سے آج تک پوری امت طاغوت کے نظام تلے زندگی بسر کرنے پر مجبُور ہے، اللہ کا شکر ہے کہ سترہ سال پہلے امارت اسلامی افغانستان کی صورت میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے اور اب جزیرۃ العرب، عراق، صومالیہ، شام، الجزائر، شیشان اور پاکستان سمیت دنیا کے بہت سے خطوں میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے احیا کے لیے جہاد فی سبیل اللہ ہو رہا ہے۔ امت کے نوجوانوں نے یہ راز پالیا ہے کہ طواغیت کے بت صرف اور صرف اسی مقدس فریضے کی بجا آوری سے ہی ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں۔ ان نوجوانوں کو سقوطِ خلافت کا سبب بننے والے کفار کے تمام حربے، اُن کے زرخرید معاونین کی تمام ریشہ دوانیوں سے سابقہ پیش ہے اور دجالی لشکر کی تمام ہلاکت خیز ٹیکنالوجی ان کے مقابل ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ قافلہ حق کی راہوں پر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور احسان سے صبر، استقامت، عزم، ہمت، جرأت، بہادری اور سرفروشی سے گامزن ہے...... یہ محض رب ذوالجلال ہی کی مدد و نصرت اور اُس کے سہارے اور معیت کا نتیجہ ہے کہ ہر محاذ اور ہر میدان میں اللہ کے یہ بندے کفر، طغیان اور سرکشی کو ایمان، تقویٰ اور فداکاری کی بدولت نیچا دکھا رہے ہیں۔

شیطانِ مردود کے پیروکار اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ اُن کا مقابلہ ''شدت پسندوں'' کے کسی گروہ سے نہیں بلکہ امت مسلمہ سے ہے۔ اُن کا ہدفِ اصلی اسلام ہے اور وہ اپنے سردار' امریکہ کی سرکردگی میں اسلام کو مٹانے کے لیے پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ بگرام ایئربیس سے لے کر امریکہ تک قرآن مجید کی بے حرمتی کر کے، پورے صلیبی مغرب میں ''آزادیٔ اظہار'' کی آڑ میں نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کی رذیل روایت ڈال کر، مسجد، مدرسہ، داڑھی اور حجاب سمیت تمام شعائرِ اسلام کی تضحیک کو پسندیدہ مشغلہ بنا کر، ابوغریب، گوانتانامو، بگرام سمیت دنیا بھر کے عقوبت خانوں میں اہل توحید پر نت نئے انداز سے مظالم کے دروازے کھول کر اور پھر گزشتہ آٹھ سال سے اپنے فوجیوں کو امت مسلمہ کو مکمل طور پر نابود کرنے اور ہمارے مقدسات (مکہ مدینہ) کو (نعوذ باللہ) جوہری بم باری سے تباہ کرنے کی ذہنی تربیت دے کر صلیبی وصیہونی اتحاد نے اسلام سے اپنی عداوت، کینہ پروری اور دلوں میں موجود حسد کی آگ کو مکمل طور پر سامنے لا رکھا ہے۔

کفار کے واضح اور بین اسلام دشمن منصوبوں کے افشا ہو جانے کے باوجود امت مسلمہ پر مسلط منحوس اور خائن حکمران طبقہ کسی صورت اُن کی خدمت گزاری سے تائب ہونے پر تیار نہیں۔ ارتداد کے راستے کو منتخب کر لینے کے بعد تو اللہ تعالیٰ بھی بھلا فیصلہ کرنے کی ہر توفیق سلب فرما لیتے ہیں...... اسی لیے تو قرآن مجید کے دشمنوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعداء اور حرمین سے متعلّق ناپاک ارادوں کے حامل کفار کے لیے سپلائی کھلنے کے قریب قریب ہے۔ بندروں کی اولاد کے لیے ایک دہائی تک 'سامان زندگی' کی ترسیل ڈالرز کے بندوں کے سپرد رہی جسے وہ پوری تندہی سے برقرار رکھے رہے۔ اب انہوں نے اپنی قیمت بڑھانے کے لیے چند ماہ آنکھیں دکھانے کی اداکاری کی۔ نتیجہ میں ریٹ بڑھ رہے ہیں لیکن حرص وہوس کے رسیا مسلمانوں کے خون کا زیادہ سے زیادہ معاوضہ وصولی کے متمنی اور طلب گار ہیں۔

ایمان سے بے بہرہ اور کفر کی چاکری کرنے والوں کی ذلت آمیز زندگی تو ایسے ہی گزرتی ہے...... اور آخرت کی پکار پر لبیک کہنے والے فاقہ مست ہر حال میں اپنے رب کی رضا کے متلاشی رہتے ہیں...... انہی متلاشیانِ رضائے الٰہی نے افغانستان میں دین کے ازلی دشمنوں کا ناطقہ حقیقی معنوں میں بند کر رکھا ہے۔ فرانس کے نومنتخب صدر نے افغانستان سے فرانسیسی فوج کے انخلا کا اعلان کر دیا ہے۔ جب کہ شکاگو کانفرنس میں ایک دوسرے پر ذمہ داریاں ڈالنے والا صلیبی اتحاد افغانستان سے جلد از جلد جان چھڑانا چاہتا ہے۔

یمن کے ابرہہ کے لیے تو ابابیلیں کافی ہو گئی تھیں...... لیکن ابرہۂ عصر کو فنا کے گھاٹ اتارنے کے لیے ابابیلیں پرندوں کی صورت میں نہیں آئیں گی...... اب یہ فرض امتِ مسلمہ کے سپرد ہے اور حرم کے بیٹے دنیا بھر میں ابابیلوں کے کردار کو نبھا رہے ہیں...... رات کے آخری پہروں میں کی گئی دعاؤں **اللھم سدد رمیھم و ثبت اقدامھم و انصرھم علی عدوک**...... کے بارگاہِ ایزدی میں قبولیت پانے کے بعد کفر کے لشکروں پر ان کا پھینکا گیا ہر 'کنکر' کفار کی ٹیکنالوجی کے دیو کو زمین پر گرا رہا ہے۔ امتِ مسلمہ کی مجموعی تعداد میں سے حرم کے یہ بیٹے 'آٹے میں نمک' کے برابر بھی نہیں لیکن یہ اپنے رب کی طرف سے عائد کردہ فرض عین کی ادائیگی کے لیے صلیبیوں سے نبرد آزما ہیں۔ یہی جہادی کاررواں کفار سے اُن کی ایک ایک شرارت اور ایک ایک دریدہ دہنی کا انتقام لے گا اور یہی تحریک جہاد دنیا بھر میں خلافت علی منہاج النبوۃ کی بنا ڈالنے کا باعث بنے گی، ان شاء اللہ۔ اب یہ ہر امتی کا فرض ہے کہ وہ اس میدان کے راہیوں میں خود شامل ہو، ان کی تائید اور مدد کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے، اپنے خالق و مالک کی عطا کردہ تمام صلاحیتوں کو اُسی کی راہ میں کھپا دے تا کہ کفار کو 'کھایا ہوا بھُس' بنا دینے میں اُس کا بھی کسی نہ کسی صورت حصّہ موجود ہو...... یہی حصّہ میزان نصب کر دیے جانے والے دن کے لیے اصل توشہ اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

درود شریف کے فضائل و برکات

حضرت مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

اذکار میں درود شریف کو بہت اہمیت حاصل ہے،قرآن مجید میں صلوٰۃ وسلام کا حکم وارد ہوا ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔سورۃ الاحزاب میں فرمایا:

إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر،اے ایمان والو!تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔

آیت شریفہ میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کریں مگر اس کی تعبیر اس طرح فرمائی کہ پہلے حق تعالیٰ شانہ نے خود اپنا اور اپنے فرشتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر فرمایا۔اس کے بعد عام مومنین کو اس کا حکم دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف اور عظمت کو اتنا بلند فرما دیا کہ جس کام کا حکم مسلمانوں کو دیا جاتا ہے وہ کام ایسا ہے کہ خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی وہ کام کرتے ہیں لہٰذا عام مومنین جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بے شمار ہیں ان کو تو اس عمل کا بڑا اہتمام کرنا چاہیے۔ایک اور فائدہ اس تعبیر میں یہ بھی ہے کہ اس درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔

اس آیت میں اللہ جل شانہٗ نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا کریں۔علمائے امت کا ارشاد ہے کہ اس صیغہ (صَلُّوا) کی وجہ سے عمر بھر میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فرض ہے اور اگر ایک مجلس میں کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو ذکر کرنے اور سننے والے پر حضرت امام طحاویؒ کے نزدیک ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر فتویٰ اسی پر ہے کہ ایک بار واجب ہے پھر مستحب ہے۔احتیاط اس میں ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھے اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثبوت دے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے،اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے''(نسائی)۔''اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی،اور اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا''۔(الترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ''قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا''(ترمذی)۔

حضرت رُویفع بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ''جس نے مجھ پر درود پڑھا اور یوں کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ'' اے اللہ! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقام میں نازل فرمائے تو اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگی''۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ''اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں اور ان کا کام یہ ہے کہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچا دیتے ہیں''(مشکوٰۃ،نسائی)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گے''(مشکوٰۃ)۔

نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو(نسائی)

''گھروں کو قبریں مت بناؤ''مطلب یہ ہے کہ جس طرح قبریں عبادت سے خالی ہوتی ہیں گھروں کو عبادت سے خالی مت رکھو بلکہ نماز نفل اس میں ادا کرتے رہو۔''میری قبر کو عید مت بناؤ''اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عید کے روز خصوصی اجتماع ہوتا ہے میری قبر کی زیارت اس طرح نہ کرو،اکرام واحترام کا خیال رکھو،شور نہ مچاؤ وغیرہ وغیرہ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''کامل بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا''(ترمذی)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ''ظلم کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''(کنز العمال)۔

☆☆☆☆☆

16 اپریل:صوبہ ننگرہار..........ضلع خوگیانی..........امریکی اور افغان فوج پر مجاہدین کے حملے..........2 ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ..........22 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور زخمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی بہادری اور سرفروشی

حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوعمرانؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قسطنطنیہ میں تھے اور مصر والوں کے امیر حضرت عقبہ بن عامرؓ تھے اور شام والوں کے امیر حضرت فضالہ بن عبیدؓ تھے۔ چنانچہ (قسطنطنیہ) شہر سے رومیوں کی ایک بہت بڑی فوج باہر نکلی۔ ہم ان کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوگئے۔ ایک مسلمان نے رومیوں پر اس زور سے حملہ کیا کہ وہ ان میں گھس گیا اور پھر ان میں سے نکل کر ہمارے پاس واپس آ گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ چلائے اور (قرآن مجید کی آیت **ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ** کو سامنے رکھ کر) کہنے لگے کہ سبحان اللہ! اس آدمی نے اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈال دیا۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاریؓ کھڑے ہوکر فرمانے لگے، اے لوگو! تم اس آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہو (کہ دشمنوں میں گھس جانا ہلاکت ہے) یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت عطا فرما دی اور اس کے مددگاروں کی تعداد بہت ہوگئی تو ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپ کر آپس میں یہ کہا کہ ہماری زمینیں خراب ہوگئیں اب ہمیں کچھ عرصہ مسلسل (مدینہ میں) ٹھہر کر اپنی خراب شدہ زمینوں کو ٹھیک کر لینا چاہیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس ارادے پر رد فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی:

وَأَنفِقُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

''اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان ہلاکت میں''۔

اس لیے ہلاکت تو اس میں تھی کہ ہم زمینوں میں ٹھہر کر انہیں ٹھیک کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ہمیں اللہ کے راستے میں نکلنے اور غزوہ میں جانے کا حکم دیا گیا اور حضرت ابوایوب انصاریؓ اللہ کے راستے میں غزوہ فرماتے رہے یہاں تک کہ اسی راستہ میں ان کا انتقال ہوگیا، حضرت ابوعمرانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ (زندگی بھر) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ قسطنطنیہ میں دفن ہوئے (بیہقی)۔

حضرت یزید بن ابی حبیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہ خبر ملی کہ حضرت عبداللہ بن حر عنسیؓ نے ملک شام میں کھیتی کا کام شروع کر دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے ان سے وہ زمین لے لی اور دوسروں کو دے دی اور فرمایا جو ذلت اور خواری ان بڑے لوگوں کی گردن میں پڑی ہوئی ہے تم نے جا کر وہ اپنی گردن میں ڈال لی (ابوداؤد، ترمذی)۔

حضرت یحییٰ بن عمرو شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے پاس سے یمن کے کچھ آدمی گزرے اور انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو مسلمان ہوا اور اس کا اسلام بہت اچھا ثابت ہوا، پھر اس نے ہجرت کی اور اس کی ہجرت بھی بڑی عمدہ ہوئی۔ پھر اس نے بہترین طریقہ سے جہاد کیا، پھر یمن اپنے والدین کے پاس آ کر ان کی خدمت کی اور ان کے ساتھ حسن سلوک میں لگ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ الٹے پاؤں پھر گیا ہے۔

حضرت عبداللہؓ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ تو جنت میں جائے گا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ الٹے پاؤں پھرنے والا کون ہے...... یہ وہ آدمی ہے کہ جو مسلمان ہوا اور اس کا اسلام بہت اچھا ثابت ہوا اور اس نے ہجرت کی اور اس کی ہجرت بڑی عمدہ ہوئی۔ پھر اس نے بہترین طریقہ سے جہاد کیا۔ پھر اس نے نبطی کافر سے زمین لینے کا ارادہ کیا اور وہ نبطی کافر زمین کا جتنا خراج دیا کرتا تھا اور اسلامی فوج کے لیے جتنا ماہانہ خرچہ دیا کرتا تھا اس نے وہ زمین بھی لے لی اور یہ خراج اور خرچہ بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ پھر اس زمین کو آباد کرنے میں لگ گیا اور جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیا، یہ آدمی الٹے پاؤں پھرنے والا ہے۔ (ابونعیم فی الحلیۃ)

☆☆☆☆☆

''اس نازک دور میں علما کا بنیادی کام یہی ہے کہ وہ شریعت کے کردار کو اجاگر کریں اور وطنیت وقومیت کی بنیادوں پر مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کی ہر کوشش کو پوری شدت سے مسترد کریں۔ فلسطین، افغانستان، شیشان سمیت تمام اسلامی زمینوں سے کفار کو باہر نکالنے کے لیے جہاد کی ترغیب دینا انہی علما کی ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کو خلافتِ اسلامیہ کے قیام تک فرضیتِ جہاد ادا کرتے رہنے کی تلقین کرنا بھی انھی کا فرض ہے۔ علما پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ مسلمان ممالک پر حکمرانی کرنے والے ان سیکولر سازشی حکمرانوں سے اعلانِ برأت کریں کیونکہ علمائے حق کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوئے حق بات چھپا جائیں۔ حق بات کہنا اور ڈنکے کی چوٹ پر اس کا اعلان کرنا ہی علما کی اصل پہچان ہے!'' (شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

16 اپریل: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........8 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

(آداب المعاشرت)

مسلمان بھائی سے تعزیت کرنے کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفی الزرقا شامل ہیں۔۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود(ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ(سوڈان)، جامعہ صنعا(یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں''ملک شام(حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب''**من ادب الاسلام**'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: جب آپ اپنے کسی دوست، رشتہ دار یا متعلقین میں سے کسی کو ناخوش گوار خبر یا افسوس ناک حادثہ یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کی وفات کی خبر بتانے پر مجبُور ہوں تو اسے یک دم خبر نہ سنائیں بلکہ اسے لطیف انداز میں پیش کریں۔پہلے ایک تمہید باندھیں جس سے مصائب کے نزول کے اثرات میں کمی آئے۔مثلاً آپ اس سے کہیں کہ''بھائی! سنا ہے فلاں صاحب بہت سخت بیمار تھے، پھر ان کی حالت زیادہ خراب ہوگئی، اب سنا ہے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

لیکن بعض لوگوں کی طرح یہ انداز اختیار نہ کریں کہ اس سے یوں کہیں: آپ کو معلوم ہے آج کس کی وفات ہوئی ہے؟ یا ملتے ہی یوں کہے کہ آج فلاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔کیونکہ اگر آپ نے یہ کہا: کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کس کی وفات ہوئی ہے؟ یا یہ کہا کہ آج فلاں کی وفات ہوگئی ہے تو اس کے ذہن میں فوراً پریشان کن خیالات آئیں گے اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس کے کسی قریبی رشتہ دار کی وفات ہوئی ہے، جو بیمار تھا یا بوڑھا تھا یا جوان تھا۔تو آپ کے اس سوالیہ طرز یا اس خبر سے وہ سخت پریشان ہوگا۔لیکن اگر آپ نے نام لے کر اسے وفات کی خبر دی تو اس کا اثر ہلکا ہوگا اور پریشانی سے محفوظ ہوجائے گا۔اور اصل خبر جو غم لانے والی ہے یا ناپسندیدہ ہے وہ کم رہ جائے گی۔

اسی طرح جب آپ خدانخواستہ آگ لگنے، پانی میں کسی کے غرق ہونے یا کسی دوسرے افسوس ناک حادثہ کی خبر دیں تو اس کی تعبیر کے الفاظ کا خاص خیال رکھیں اور خبر دینے سے پہلے ایسی تمہید باندھیں جس سے مخاطب پر اس حادثہ کے اثرات کم ہوں، بڑے نرم انداز میں حادثہ میں متاثر شخص کا نام لیں اور یک دم اپنے دوست رشتہ دار یا اپنے ہم مجلس حضرات کے کانوں کو اس تکلیف دہ خبر سے نہ کھٹکھٹائیں۔کیونکہ بعض کمزور دل حضرات کے دل میں ایسی خبر کے سننے کی طاقت کمزور ہوتی ہے اور بعض اوقات بعض حضرات کو خبر سن کر بے ہوشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔لہٰذا اگر آپ کو مجبُوراً ایسی افسوس ناک خبر دینی پڑ جائے تو نہایت نرم اور معقول انداز میں اسے خبر دیں۔

اسی طرح افسوس ناک خبر سنانے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کریں۔لہٰذا ایسے وقت میں اسے خبر نہ سناؤ جب وہ کھانا کھا رہا ہو یا سونے کی تیاری کر رہا ہو یا بیمار ہو یا پریشانی کی حالت میں ہو یا اس قسم کی کوئی کیفیت ہو، ایسی حالت میں آپ کی عقل مندی اور حکمت کا ظہور ہوگا۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ہو اور آپ کی رہنمائی فرمائے۔

ادب: جب آپ کے رشتہ دار یا دوست کے خاندان سے کسی شخص کی وفات ہوجائے تو اس کی تعزیت کو نہ بھولیں اور اس میں دیر یا سستی نہ کریں۔اسے محسوس کرائیں کہ آپ اس کے غم اور مصیبت میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ یہ قرابت داری، دوستی اور اخوت اسلامی کے حقوق میں سے ہے۔اگر ممکن ہو تو میت کے ساتھ اس کی آخری آرام گاہ......قبر......تک جائیں، کیونکہ اس میں بہت بڑا اجر وثواب ہے اور واضح اور خاموش عبادت ہے۔اس میں ایسا سبق ہے جو آپ کو ہر مخلوق کے یقینی انجام کا درس دیتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حق المسلم علی المسلم خمس: رد السلام، وعیادة المریض واتباع الجنائز......(بخاری ومسلم)

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی تیمار داری اور جنازہ کے پیچھے چلنا......''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عودوا المرضی واتبعوا الجنائز تذکرکم الآخرة(مسند احمد)

''بیماروں کی تیمارداری کرو، جنازوں کے پیچھے چلو، تمہیں وہ آخرت یاد دلائیں گے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16اپریل: صوبہ قندوز..................صدر مقام قندوز شہر..................امریکی جاسوس طیارہ گر کر تباہ

حرمین شریفین کی مقبوضہ سرزمین پر غاصب امریکیوں کے خلاف اعلان جہاد

شیخ اسامہ بن لادنؒ کی طرف سے برادرانِ اسلام خصوصاً فرزندانِ جزیرۃ العرب کے نام کھلا خط

چنانچہ آج تمہارے اپنے بھائی اور بیٹے......سرزمین حرمین کے فرزند......اس سرزمین پر قابض دشمنوں کو نکالنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا آغاز کر چکے ہیں۔ بلا شک تمہاری بھی شدید خواہش ہے کہ اس امت کی کھوئی ہوئی عزت لوٹانے اور اس کے مقبوضہ مقدس مقامات کو آزاد کرانے کا یہ فرض ادا ہونے لگے تاہم تم سے یہ بات اوجھل نہ ہوگی کہ اس مرحلے میں خاص انداز کی مناسب جنگی تدبیریں اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری مسلمان افواج اور دشمن کی افواج میں طاقت کا توازن ایک سا نہیں۔ ایسی صورت میں چھوٹے چھوٹے سریع الحرکت لشکر ضروری ہوتے ہیں جو مکمل رازداری سے کام کریں۔ یعنی یہ کام مقامی اور غیر فوجی لوگ گوریلا کارروائیوں کے ذریعے انجام دیں۔ آپ لوگ آگاہ ہوں گے کہ اس مرحلہ میں حکمت کا تقاضا ہے کہ انفرادی طور پر کسی سرفروشی کا موقع ملے تو مسلح افواج کے جوان بھی (انفرادی حیثیت میں) ایسا دلیرانہ اقدام کر سکتے ہیں۔ تاہم مسلمان فوجوں کی عمومی نقل وحرکت میں اس کا کوئی مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے تا کہ جب تک کسی بڑی اور واضح مصلحت کا تقاضا نہ ہو فوج ہر قسم کے ردعمل سے محفوظ رہے اور دشمن مسلسل زک اٹھاتا رہے اور اندر ہی اندر اس کی کمر ٹوٹتی رہے یوں ذلت اور خواری اٹھا کر وہ یہاں سے نکلنے پر مجبور ہوتا چلا جائے اور مسلمان کا خون بھی کم سے کم بہے......

عالم اسلام خصوصاً جزیرہ عرب کے ہر مسلمان کے نام:

تمہارا وہ روپیہ پیسہ جو تم امریکی مصنوعات کی خریداری پر صرف کرتے ہو وہ گولیاں بن کر تمہارے فلسطینی بھائیوں کے سینوں میں اتر رہی ہیں۔ کل یہی گولیاں سرزمین حرمین کے فرزندوں کے سینوں میں بھی اتریں گی۔ ان کفار کی مصنوعات اور ساز وسامان خرید کر ہم ان کی معیشت کو اپنے ہاتھوں سے مضبوط کر رہے ہیں اور خود روز بروز دیوالیہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

سرزمین حرمین میں ہر مسلمان بھائی کے نام:

کیا عقل یہ بات تسلیم کرتی ہے ہمارا ملک امریکی اسلحہ کا پوری دنیا میں سب سے بڑا خریدار اور خطہ میں امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی شریک ہو، وہی امریکہ جو سرزمین حرمین پر قبضہ جما چکا ہے اور فلسطین پر قابض یہودیوں کو جانی و مالی امداد کے علاوہ اسلحہ کے ڈھیر سپلائی کر رہا ہے تا کہ وہ آرام سے وہاں مسلمانوں کو تباہ و برباد کر سکیں! تجارتی اور معاشی بائیکاٹ کے ذریعے غاصب امریکیوں کو مسلمانوں کے سرمائے سے محروم کرنا ان کے خلاف ہونے والے جہاد میں شمولیت کی نہایت اہم صورت ہے۔ یہ ان کے خلاف ہمارے بغض و نفرت کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ اس طریقے سے ہم یہود و نصاریٰ سے اپنے مقدس مقامات کو پاک کرانے اور اپنی سرزمین سے ان کو ناکام و نامراد لوٹانے کے عمل میں اپنا حصّہ ڈال سکتے ہیں۔

خواتین کے نام:

ہم اس بات کے بھی منتظر ہیں کہ سرزمین حرمین میں ہماری خواتین امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ ان شاء اللہ جب دشمن پر مجاہدین کی عسکری ضربوں کے ساتھ ساتھ معاشی بائیکاٹ کی ضرب بھی پڑے گی تو اس کی شکست قریب تر ہو جائے گی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو آپ کے دشمن کی شکست اتنی ہی دور ہوتی چلی جائے گی۔ لہٰذا اگر مسلمانوں نے اپنے مجاہد بھائیوں کا ساتھ نہ دیا اور امریکی دشمن کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے پر کمربستہ نہ ہوئے تو یہ اس کی ایک طرح کی مالی امداد ہوگی جو کہ جنگ میں فوجوں کا ایک اہم سہارا ہوتا ہے۔ اس صورت میں جنگ کا طویل ہو جانا یقینی ہے جس میں ظاہر ہے کہ آپ کے مسلمان بھائی ہی پسیں گے۔

ہر غیور مسلم کے نام:

دنیا کے تمام کے تمام سیکورٹی اور سراغ رسانی کے ادارے مل کر بھی کسی ملک کے شہریوں کو اپنے دشمنوں کی مصنوعات خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لیے امریکی دشمن کی مصنوعات کا بائیکاٹ اس کی کمر توڑنے کے لیے ایک نہایت اہم اور مؤثر ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کا نہ تو لائسنس ہوتا ہے اور نہ ہی کسی وقت اس کے پکڑے جانے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا اسے بے دریغ استعمال کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

نوجوانانِ امت کے نام:

اختتام سے پہلے ہمیں نوجوانان اسلام سے بھی بات کرنی ہے، وہ نوجوان جو امت محمد علی صاحبہا السلام کے درخشاں مستقبل کے ستارے ہیں۔ آج جس اندوہ ناک مرحلے سے یہ امت گزر رہی ہے اس میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے یہ نوجوان ہی اٹھ رہے ہیں۔ آج جب اسلام کے تحفظ کی خاطر ملک کے اندرونی اور بیرونی محاذوں پر ظلم وعدوان کا سامنا کرتے ہوئے بڑے بڑے ناموروں کی ہمتیں جواب دے گئی ہیں، اور ذرائع ابلاغ کے زوردار جھکڑوں میں پوری امت کے اوسان خطا ہونے کو ہیں، انہی نوجوانوں نے مقدسات اسلام پر قابض امریکی یہودی اتحاد کے خلاف جہاد کا پرچم لہرایا ہے۔ حکومتی دہشت گردی کے خوف سے جب دوسرے دم کھینچ کے بیٹھ گئے، یا دنیا کی لالچ میں آ گئے، تو یہ تھے جنہوں نے خیانت عظمیٰ کا پردہ چاک کیا اور حرمین شریفین پر ناپاک امریکی تسلط کے خلاف اپنے دست و بازو پیش کرنے لگے۔ مگر اس میں تعجب کی کیا بات ہے! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں فدا ساتھی بھی نوجوان ہی تھے، ایسے سلف ہوں تو ان کے ایسے ہی وارث ہونے چاہئیں۔ اس

17 اپریل: صوبہ ننگرہار......ضلع خوگیانی......مجاہدین کا پولیس اہل کاروں پر حملہ......17 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

امت کے فرعون ابوجہل کی گردن پر پڑنے والی تلواریں بھی کم سن نوجوانوں ہی نے تھام رکھی تھیں۔عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں کہ بدر کے روز میں قتال کی صف میں تھا۔میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے دائیں بائیں دو کم سن نوجوان تھے، جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ان میں سے ایک دوسرے سے چھپ کر مجھ سے مخاطب ہوا: چچا جان آپ مجھے ابوجہل دکھا دیں، میں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ اس نے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکتا رہتا ہے، اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں تب تک اس سے الگ نہ ہوں گا جب تک ہم دونوں میں سے ایک مر نہ جائے۔ مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا۔دوسرے نوجوان نے مجھے آنکھ سے اشارہ کیا اور ویسی ہی بات کی۔ابھی میں دیکھ ہی رہا تھا کہ مجھے ابوجہل لشکر میں گھومتا نظر آ گیا۔میں نے ان سے کہا دیکھو نہیں رہے یہی ہے جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ اس پر اپنی تلواروں کے ساتھ جھپٹ پڑے اور اس کو جہنّم واصل کر کے دم لیا۔ یہ تھی نوجوانوں کی ہمتیں اور عزیمتیں، ہمارے آباؤاجداد یہی تھے۔ یہ نوجوان کم سن تھے مگر ان کی ہمت و جرأت اور اللہ کے دین کے لیے ان کی غیرت عظیم ترین تھی۔کس طرح وہ اس امت کے فرعون اور مشرکین کے سرغنہ کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں اور دشمن کی کمزوریوں کو ڈھونڈھنے کے لیے سرگرداں رہتے ہیں۔اس جذبہ کو رخ دینے میں عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کفر کے سرغنہ کی نشاندہی کر کے وہ کردار ادا کیا جو دشمن کے ٹھکانوں سے واقف کارلوگوں کا ہونا چاہیے۔ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں اور بیٹوں کو دشمن کے ٹھکانوں کی نشاندہی کر کے دیں تاکہ نوجوانوں سے ان کو یہ جواب سننے کی آس ہو کہ ''اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں تب تک اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے ایک مر نہ جائے''۔عبدالرحمٰنؓ بن عوف، امیہ بن خلف کا قصہ بتاتے ہیں کہ بلالؓ، امیہ بن خلف کو قتل کرنے پر مصر ہیں اور کہے جا رہے ہیں:''امیہ کفر کا سرغنہ ہے آج وہ نہیں یا میں نہیں''۔

کچھ روز پیشتر خبر رساں ایجنسیوں نے امریکی صلیبی وزیر دفاع کا ایک بیان نشر کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ''میں نے ریاض اور خبر کے دھماکوں سے ایک ہی سبق سیکھا ہے اور وہ یہ کہ ان بزدل دہشت گردوں کے سامنے ہرگز پس قدمی نہ کی جائے''۔ہم امریکی وزیر دفاع کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ تمہاری یہ بات ایک خوبصورت لطیفہ ہے، جس سے روتے بھی ہنس پڑیں۔دراصل یہ تم پر چھائے ہوئے خوف و ہراس کی علامت ہے۔تمہاری یہ بہادری بیروت میں کہاں چلی گئی تھی جب ۱۹۸۳ء کے دھماکوں نے تمہارے ہوش اڑا دیے تھے اور تمہیں اپنے مایہ ناز میرینز فوجیوں کی ۲۵۱ لاشیں اٹھانی پڑی تھیں؟ کیا تمہیں اپنی وہ بہادری یاد نہیں جب عدن میں صرف دو زوردار دھماکوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں تم نے چوبیس گھنٹے سے بھی کم مدت کے اندر بھاگ نکلنے کا فیصلہ کیا تھا اور مڑ کر پیچھے دیکھنے کی ہمت بھی نہ کرتے تھے؟

یہ سب تو پھر کم ہے، تمہاری اصل ذلت تو صومالیہ میں ہوئی تھی جہاں مسلسل کئی ماہ تک دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں امریکہ کے سپریم پاور بن جانے کا ڈھنڈورا پیٹ لینے کے بعد بیسیوں ہزار بین الاقوامی فوجوں کے پہرے میں تمہارے اٹھائیس ہزار فوجی صومالیہ میں اترے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے معرکے دیکھ کر ہی، جن میں مرنے والے امریکی فوجی چند درجن سے تجاوز نہ کر پائے تھے، اور صرف ایک امریکی پائلٹ کو رسی سے باندھ کر مقدیشو کی سڑکوں پر گھسیٹا گیا تھا، کس ذلت و رسوائی سے تم لاشیں کاندھوں پر لادے دُم دبا کر بھاگے تھے؟ اس وقت بھی تو کلنٹن نے بڑی بڑی سکرینوں پر انتقام لینے کے زوردار دعوے کیے تھے مگر اس کی یہ سب بڑھکیں صومالیہ سے رسوا کن واپسی کی تمہید ہی ثابت ہوئی تھیں۔اللہ نے تمہیں ذلیل کیا تھا اور تم خوار ہو کر وہاں سے نکلے تھے۔ساری دنیا نے تمہاری ذلت اور لاچاری کا تماشا دیکھا اور تینوں اسلامی شہروں (بیروت، عدن اور مقدیشو) سے واپسی کے لیے تمہارے فوجیوں کے اٹھتے ہوئے قدموں کے مناظر عالم اسلام کے دلوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتے رہے۔

امریکیو سنو!: سرزمین حرمین کے مسلمان عرب نوجوان اگر افغانستان، تاجکستان اور چیچنیا میں روسیوں اور بوسنیا میں سربوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوتے رہے ہیں اور دنیا کے ہر خطے میں کفر سے برسرِ پیکار ہو کر اپنے ایمان کا ثبوت دیتے ہیں تو سرزمین حرمین کے یہ فرزند اپنے گھر میں اسلام کی عزت و ناموس کو بچانے اور قبلہ جیسے مقدس مقام کے تحفظ کے لیے تو کہیں بڑھ کر جواں مردی کا ثبوت دیں گے۔ پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کعبہ کے لیے تو پورے عالم اسلام کے دل دھڑکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان اس عظیم ترین فریضہ کی ادائیگی میں ان کی نصرت اور مدد سے دریغ کرنا جرم عظیم سمجھتے ہیں اور کعبہ کی حفاظت ہر مسلمان اپنا فرض جانتا ہے۔

او ولیم !: ہمارے یہ نوجوان موت کے ویسے ہی شیدائی ہیں جیسے تم لوگ زندگی کے دلدادہ ہو۔عزت و حشمت اور جرأت و بسالت ان کی آبائی میراث ہے، ان کی صلاحیتوں کے جوہر میدان جنگ ہی میں کھلتے ہیں۔ بہادری اور عزت کے لیے مرمٹنا ان عربوں کو زمانہ جاہلیّت سے وراثت میں ملا ہے جسے اسلام نے آ کر برقرار ہی نہیں رکھا بلکہ حقانیت کی مہمیز اور بھی دے دی۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بلند اخلاق کی تکمیل فرمانے کے لیے ہی معبوث ہوئے تھے۔

امریکیو!: یہ فدائی نوجوان موت کے بعد جنت پر ایمان رکھتے ہیں۔ان کا ایمان ہے کہ میدان جنگ میں کود پڑنے سے اجل قریب نہیں آ جاتی نہ پیٹھ دکھانے سے اجل دور ہو جاتی ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ كِتَاباً مُّؤَجَّلا (آل عمران: ۱۴۵)

''بغیر حکمِ الٰہی کے کوئی مر نہیں سکتا، خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ہے''۔

سو ان جوانوں کا ایمان ہے کہ تمہارے ساتھ قتال کرنے کا اجر ہر عمل سے بڑھ

17 اپریل: صوبہ بلخ .... ضلع چمتال .... بارودی سرنگ دھماکہ .... امریکی ٹینک تباہ .... 7 امریکی فوجی ہلاک

کر رہے۔تمہیں جہنّم بھیج کر جنت میں جانے کے سوا ان کو کوئی فکر نہیں۔حدیث نبوی کے مطابق ایک کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں اکٹھے نہ ہوں گے۔ یہ صبح شام ان آیات کا ورد اور تلاوت کرتے ہیں۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ(التوبہ: ۱۴)

''ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا، اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا''۔

ان کے پیش نظر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ بدر ہر دم رہتا ہے

والذی نفس محمد بیده لا یقاتلهم الیوم رجل فیقتل صابر محتسبا مقبلا غیر مدبر الا ادخله الله الجنة

''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ان کافروں سے آج جو بھی قتال کرے صبر و عزیمت اور امید اجر کے ساتھ آگے بڑھے اور پیچھے ہٹنے کا نام نہ لے اور اس حالت میں جان دے دے۔ اللہ ضرور بالضرور اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

قوموا الی جنة عرضها السموات و الارض

''اٹھو جنت کی طرف بڑھو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جتنی ہے''۔

ان کی زبان پر یہ آیت رہتی ہے:

فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ(محمد: ۴)

''جب تم کافروں کے آمنے سامنے ہو جاؤ تو (پھر کیا ہے) بس گردنیں اڑا دو''۔

اس لیے یہ نوجوان تم سے بات چیت یا مذاکرات کے شوقین نہیں تمہاری گردنیں اڑانے کے خواہش مند ہیں۔ان کا جواب تمہارے لیے وہی ہے جو ان کے جد امجد امیر المومنین ہارون الرشید نے تمہارے دادا نقفور کو دیا تھا جب اس نے ہارون الرشید کو دھمکی آمیز خط لکھا تھا تو ہارون الرشید نے یہ جواب دیا تھا۔

من هارون الرشید امیر المومنین الی نقفور کلب الروم، الجواب ما تری لا ما تسمع.

''امیر لمومنین ہارون الرشید کی طرف سے رومی کتے نقفور کے نام، اپنے خط کا جواب تمہیں سننے کی ضرورت نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے''۔

اور یہ کہنے کے بعد نقفور کو وہ سبق سکھایا تھا جو ساری دنیا جانتی ہے۔

سوابق امریکی وزیر دفاع ! آج تم نے ان مجاہدین نوجوانوں کو جو ''بزدل دہشت گرد'' کہا ہے، اس کا جواب بھی تمہیں سننے کی ضرورت نہیں، اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ان نوجوانوں نے افغانستان میں پورے دس سال تک کاندھوں پر بندوقیں لٹکا کر رکھی ہیں۔اب اللہ سے ان کا یہ عہد ہے کہ یہ بندوقیں تب تک نہیں اتریں گی جب تک تم ذلیل و رسوا ہو کر جزیرہ عرب سے نہ نکل جاؤ۔ جب تک ان کی جان میں جان ہے اور بازوؤں میں دم خم ہے یہ اس عہد کو پورا کریں گے۔

امریکیو! تم نے صحابہ کرامؓ کی اولاد کو ''بزدل دہشت گرد'' کہا ہے اور سر زمین حرمین سے نہ نکلنے کی دھمکی دی ہے۔ طاقت کے نشے میں چور ہو کر تم یہ بہت بڑی حماقت کر بیٹھے ہو۔اب ان شاء اللہ اس کا خمیازہ تم بھگت کر رہو گے۔تمہارا علاج دنیا میں صرف ہمارے ہی پاس ہے۔تمہاری قسمت تمہیں جہاں کھینچ لائی ہے وہ تمہارے طبعی انجام کے لیے سب سے مناسب ہے۔ یہاں تم کو زندہ زمین میں گاڑ دینا ہر مسلمان کے دل کی سب سے بڑی آرزو ہے۔اپنی سر زمین پر تمہارے مسلح اور غاصبانہ تسلط کو ختم کرنے کے لیے ہماری ''دہشت گردی'' ایک ایسا فرض ہے جو ہماری شریعت کا بھی تقاضا ہے اور عقل کا بھی۔دنیا کے ہر عرف اور قاعدے کی رو سے یہ ہمارا حق ہے بلکہ فرض ہے۔اپنے گھر کی حفاظت کا حق تو دنیا ہر جان دار تک کو دیتی ہے۔تمہاری ہماری مثال اس کے سوا اور کیا ہے کہ کسی گھر میں کوئی موذی سانپ آ گھسے تو گھر کے باسیوں کو اس کا سر کچلنا ہی پڑے گا، سخت نامعقول ہوگا جو کسی موذی کو اپنے گھر میں رہنے دے۔سخت بزدل ہوگا جو اپنی سر زمین میں تمہاری مسلح موجودگی کو چین اور آرام سے برداشت کرتا رہے۔

یہ بھی سن لو کہ ہمارے فدائی نوجوانوں اور تمہارے تنخواہ دار فوجیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔تمہیں اپنے فوجیوں کو جنگ کے لیے قائل کرنا پڑتا ہے۔جب کہ ہمیں اپنے جوانوں کو روک روک کر رکھنا پڑتا ہے اور باری کے انتظار میں صبر کی تلقین کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔دنیا کیا جانے ان نوجوانوں کی عظمت کو۔ جب بڑے بڑے حکومت کی گمراہ کن تسلیوں اور دلاسوں میں آ گئے اور نادانی سے مسجد اقصیٰ اور حرمین کی سر زمین صلیبی افواج کو دے دینے کے لیے فتوے دینے اور قرآن و حدیث کی نصوص کو توڑنے مروڑنے لگ گئے تھے ،تب یہ نوجوان ہی تھے جو امت کی آخری امید بن کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

جہاں تک تم امریکیوں کا تعلّق ہے تو دنیا بھر میں امت مسلمہ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، جو ظلم و فساد اور بے حرمتی تمہارے یہودی بھائیوں کے ہاتھوں فلسطین و لبنان میں ہو رہی ہے اور تم ان پر اسلحہ اور دولت کی بارش کر رہے ہو، ہم اس کی ساری ذمہ داری تم پر ڈالتے ہیں۔عراق کے وہ چھ لاکھ بچے جو تمہاری وحشیانہ حصار بندی اور خوراک اور دواؤں کی عدم دستیابی کے سبب بے موت مرے ہیں، وہ معصوم بچے ہمارے ہی بچے تھے۔سعودی حکومت کے شانہ بشانہ تم بھی اس معصوم خون کے جواب دہ ہو۔تمہاری یہ سب کارروائیاں تمہارے مسلمانوں کے ساتھ معاہدے ختم کر دینے کے لیے کافی ہیں کیونکہ جب قریش نے مسلمانوں

18 اپریل: صوبہ لوگر.........صدر مقام پل عالم.........مجاہدین کا امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ.........4 ٹینک اور 3 سپلائی گاڑیاں تباہ.........13 فوجی ہلاک اور زخمی

کے حلیف بنوخزاعہ کے خلاف بنی بکر کی مدد کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ ختم کر کے قریش کے ساتھ جنگ از سرِنو شروع کر کے مکہ فتح کر لیا تھا۔ایک یہودی نے مدینہ کی ایک مسلمان عورت کے ساتھ بدتمیزی کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنو قینقاع کے ساتھ اپنا معاہدہ ختم قرار دے دیا تھا۔اب تمہارے لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد کوئی معاہدہ کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ اسی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ مسلمان ملکوں میں صلیبی دشمن افواج کے جان و مال شرعاً محفوظ ہیں وہ صرف حکومتوں کے پڑھائے ہوئے سبق سنا سنا کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔اسی لیے جزیرہ عرب میں ہر قبیلہ پر جہاد فی سبیل اللہ واجب ہے اور قابض دشمنوں سے اپنی سرزمین کو پاک کرنا ان کا فرض ہے۔ان کافروں کی جان اور مال حلال ہیں۔اللہ نے قرآن میں سورہ توبہ کی آیت السیف میں فرما رکھا ہے:

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (التوبة: ۵)

"پس حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں ان کی خبر لینے کے لیے بیٹھو"۔

اس وجہ سے امت کے یہ نوجوان جانتے ہیں کہ مسلمانوں کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے کے لیے جہاد اور بارود کے علاوہ آج اور کوئی راستہ نہیں۔

سو اے مسلمان نوجوانو: تمہارا تو ایمان ہے کہ جو جان نہ دے موت اسے بھی آتی ہے اور ہمارے دین میں سب سے بابرکت موت وہ ہے جو اللہ کے راستے میں آئے۔ جنت کی ٹھنڈی چھاؤں اور میٹھے چشمے تمہارے ہی منتظر ہیں اور یہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

فخر ہے اِن ماؤں اور بہنوں پر: ایمان کے اس سفر میں آج ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور عورتیں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ان کا اسوہ و قدوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پاکیزہ صحابیاتؓ ہیں۔انہی کی سی جرأت و شجاعت، جذبہ قربانی، انفاق اور نصرت کی خواہش ہماری بہنوں کا دین و ایمان ہے۔وہ جرأت جو اس دین نے فاطمہؓ بنت خطاب میں پیدا کر دی تھی اور وہ اپنے بھائی عمر بن خطاب کو (قبول اسلام سے پہلے) للکار کر کہہ دیتی ہیں "اے عمر! اگر حق تمہارے دین میں نہ ہوا تو؟"۔وہ فدائیت اور جذبہ قربانی جس کا مظاہرہ اسماءؓ بنت ابی بکر روزِ ہجرت فرماتی ہیں، اپنی اوڑھنی کے دو پارچے کر کے ایک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کا کھانا باندھ دیتی ہیں اور ایک خود اوڑھ کر ذات النطاقین کا اعزاز پاتی ہیں۔وہ بہادری اور جذبہ نصرت جو نسیبہؓ بنت کعب کی یادگار بنتا ہے جب وہ احد کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے بارہ زخموں کے ساتھ چور ہو گئیں اور کندھے کا زخم تو اتنا گہرا تھا کہ دیکھا نہ جاتا۔وہ انفاق اور جود و سخا کہ اللہ کے راستے میں غازیوں کے لشکر تیار کرنے کے لیے صحابیاتؓ اپنے زیور اتار اتار کر لٹانے لگتی ہیں۔آج انہی واقعات کو ہماری بہنوں نے بھی دہرایا ہے۔افغانستان، بوسنیا اور چیچنیا میں اپنے بھائیوں، بیٹوں اور شوہروں کو جہاد کے لیے رخصت کرتی رہی ہیں اور اپنے زیور اتار کر اللہ کے راستے میں لٹاتی رہی ہیں۔اللہ ان کی قربانیاں قبول کرے، ان کے بھائیوں، بیٹوں اور شوہروں کو ظالموں کی جیلوں سے آزاد کرائے اور ان کو اعلائے کلمتہ اللہ کے راستے میں فدائیت اور قربانی پر ثابت قدم رکھے۔ہماری یہ بہنیں صرف بہادر مردوں کے لیے روتی ہیں اور انہیں کی بہنیں کہلانے پر فخر کرتی ہیں۔

برادران اسلام! سرزمین حرمین اور فلسطین میں آپ کے بھائی آپ سے نصرت اور مدد کی اپیل کرتے ہیں۔آپ سے امید رکھتے ہیں کہ ان کے اور آپ کے مشترکہ دشمن (امریکہ اور اسرائیل) کے خلاف جہاد میں آپ ان کے شانہ بشانہ شریک ہوں اور علاقائی اور عالمی طور پر ان دشمنوں کو زچ کرنے اور زک اٹھانے پر مجبور کرنے کی خاطر ہر ممکنہ طریقہ اختیار کریں۔اس مقصد کے لیے ہر مسلمان حسب استطاعت اپنا فرض ادا کرنے سے کوتاہی نہ کرے۔اللہ کا نام لے کر اس کاروان عزیمت میں شریک ہو جایئے اور صدق و وفا کے پیکر بن کر دکھایئے۔یاد رکھیے امت مسلمہ کے مقدس مقامات کو کفار سے پاک کرنے کے لیے اس مبارک عمل میں شرکت اور تعاون کے لیے آپ کا اتحاد اس عظیم مقصد کی جانب ایک زبردست قدم ہوگا جس کے لیے آنکھیں ترس گئی ہیں اور وہ یہ کہ امت مسلمہ پرچم توحید تلے متحد ہو جائے۔آج اس موقع پر ہمارے پاس اللہ کے حضور دست سوال دراز کرنے کے سوا کوئی تدبیر نہیں۔اے اللہ! ہمیں لغزشوں سے پاک کر اور نیکی کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ! آج اسلام کے سچّے عالم اور امت کے صالح نوجوان طاغوتی زندانوں میں پڑے ہیں، اے اللہ! تو ان کو رہائی نصیب فرما، ان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے گھروں کی نگہبانی کر۔اے اللہ! آج صلیب کے پجاری اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر ہم پر چڑھ دوڑے ہیں اور سرزمین حرمین کو دست نگیں کر چکے ہیں۔یہود مسجد اقصیٰ کی سرزمین پر فساد پھیلا رہے ہیں۔اے اللہ! ان کا شیرازہ بکھیر دے ان کی وحدت کو پارہ پارہ کر دے، ان کی ذلت کو آسان فرما اور ان کے قدموں تلے زمین کو لرزا دے۔اے اللہ! ان کا یوم سیاہ قریب کر دے۔ان پر ہمیں اپنی قدرت کے کمالات دکھا۔اے اللہ! یہ نوجوان تیرے دین کی نصرت اور تیرے پرچم کی سربلندی کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔اے اللہ! تو ان کے دلوں کو مضبوط کر اور اپنی جناب سے ان کی مدد فرما، ان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے وار کو نشانے پر بٹھا۔ان کے دلوں اور صفوں کو یکجا فرما۔اے اللہ! اس امت کو بھلائی کی وہ منزل نصیب کر جہاں تیرے فرمانبرداروں کی عزت ہو، تیرے نافرمانوں کی ذلت ہو، معروف کا حکم دیا جاتا ہو اور منکر سے روکا جاتا ہو۔و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

جمعہ: ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ، ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء

اسامہ بن محمد بن لادن، ہندوکش۔افغانستان۔خراسان"

18 اپریل: صوبہ ننگرہار.......ضلع چپرہار.......مجاہدین کا پولیس ٹرینرز کی گاڑی پر حملہ.......7 پولیس اہلکار ہلاک اور زخمی

شیخ اسامہ رحمہ اللہ امت کے ہر ہر دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے تھے

شیخ اسامہ بن لادنؒ کے قریبی ساتھی شیخ حامد گل المصری سے بات چیت

شیخ حامد گل المصری کا شمار شیخ اسامہؒ کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے۔آپ کو ایک طویل عرصہ تک ایران میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے کے بعد حال ہی میں رہائی نصیب ہوئی ہے۔شیخ حامد سے ہونے والی گفتگو قارئین نوائے افغان جہاد کے لیے پیش خدمت ہے۔اس گفتگو میں شیخ حامد نے شیخ اسامہؒ کے ساتھ بیتے ہوئے ماہ و سال کا دلچسپ انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

ایک مرتبہ جب ہم قریۃ المطار افغانستان میں تھے تو ہم نے ایک بہت بڑے ہوائی جہاز کو ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے دیکھا۔ہم نے تعجب کا اظہار کیا کہ اتنا بڑا جہاز یہاں کہاں سے آیا اور کیوں آیا؟ کیونکہ وہاں پہلے کبھی اتنا بڑا جہاز نہیں دیکھا گیا تھا۔بعد ازاں معلوم ہوا کہ اس طیارے میں سعودی انٹیلی جنس کا سربراہ ترکی الفیصل امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ سے ملنے آیا ہے۔سعودی طواغیت کے اس نمائندے نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ سے مطالبہ کیا کہ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو اس کے حوالے کیا جائے۔اسی مقصد سے وہ اتنا بڑا جہاز لے کے آیا تھا اور اس کا کہنا تھا کہ اگر اس مقصد کے لیے یہ جہاز کافی نہ ہوا تو وہ دوسرا جہاز بھی بھجوائے گا۔امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ وہ ان کو کیوں لے جانا چاہتا ہے؟ اس پر اس خبیث نے جواب دیا کہ ہم ان سے تفتیش کرنا چاہتے ہیں۔امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے دین حق کی سربلندی کے لیے جانیں ہتھیلی پر لیے پھرنے والے ان مجاہدین کو سعودی طواغیت کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا تو ترکی الفیصل بدبخت بہت غصّے میں آ گیا۔یہاں تک کہ جب اس کے سامنے کھانا لایا گیا تو اس نے نہ صرف یہ کہ طالبان کا لایا ہوا کھانا کھانے سے انکار کر دیا بلکہ کھانے کو ٹھوکر ماردی۔اور امارت اسلامی کی مہمان داری کو ٹھکرا کر صلیبیوں اور صیہونیوں کے آلہ کار اقوام متحدہ کے قندھار میں واقع دفتر میں اپنے آقاؤں کے پاس چلا گیا اور وہاں جا کے آرام کیا۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے خود امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور ان کو ہمیشہ اچھے الفاظ سے ہی یاد کرتے تھے۔اسی طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ علیہ عیدین پر اور دیگر اہم مواقع پر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ سے ملتے رہتے تھے۔میں خود بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ہمراہ دو مرتبہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا قول تھا کہ فدائین جتنے زیادہ ہوتے چلے جائیں گے نصرت اتنی ہی قریب آتی چلی جائے گی اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے خود بھی آخری وقت میں استشہادی حملہ کیا تھا **نحسبہ کذلک واللہ حسیبہ**۔غالباً شیخ رحمہ اللہ کی دور اندیش طبیعت نے پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ کفار کے ساتھ مقابلے کی نوبت آ سکتی ہے اس لیے شیخ رحمہ اللہ نے کافی عرصے سے یہ معمول بنا لیا تھا کہ جہاں بھی ہوتے فدائی جیکٹ اپنے ساتھ رکھتے۔

امت کی غم خواری:

شیخ اسامہ رحمہ اللہ امت کے ہر ہر دکھ کو اپنا ہی دکھ سمجھتے تھے۔امت مسلمہ کو کہیں بھی کسی مصیبت یا تکلیف کا سامنا ہوتا تو شیخ تڑپ اٹھتے۔خصوصاً قبلۂ اول کی بازیابی کے لیے آپ بہت بے چین رہتے تھے۔حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے قسم کھائی کہ امریکہ اور امریکہ میں رہنے والے اس وقت تک امن و امان سے رہنے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے جب تک ہم فلسطین اور افغانستان میں امن نہ دیکھ لیں۔شیخ اسامہ رحمہ اللہ اہل ایمان کی فلاح و بہبود کے بہت حریص تھے۔کہیں بھی مسلمانوں کو مدد کی ضرورت ہوتی تو شیخ حتی المقدور ان کی مدد فرماتے تھے۔چونکہ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ فی سبیل اللہ یہ سب کچھ کرتے تھے اس لیے ان باتوں کا چرچا نہیں ہونے دیتے تھے۔ایک دفعہ ایک بھائی نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے شکوہ کیا کہ آپ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی مدد نہیں کرتے تو آپ نے اپنے خزانچی ابوتراب بھائی کو بلایا اور کہا ان کو بتاؤ کہ ہم اہل بوسنیا کی مدد کرتے ہیں یا نہیں تو ابوتراب بھائی نے بتایا کہ شیخ رحمہ اللہ نے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لیے ہزاروں ڈالر دیے۔اسی طرح کوئی بھی اسلامی جہادی تنظیم جو صحیح عقیدے پر قائم ہوئی شیخ نے اس کی ہر ممکن مدد کی یہاں تک کہ ایسی جہادی تنظیمیں جو آزادی کے لیے طواغیت سے تعاون لے کر کام کرتی تھیں بسا اوقات ان کی بھی مدد کرتے تھے، مثلاً کشمیر میں جہاد کرنے والی تنظیمیں وغیرہ۔کیونکہ شیخ رحمہ اللہ جس کسی میں خیر کا کچھ بھی عنصر دیکھتے تھے تو اس کی مدد کرتے تھے تاکہ خیر اور بھلائی کو پھیلایا جا سکے۔اسی طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیشان میں مجاہدین کی ہر طرح سے مدد کی اور ان کو مالی وسائل اور افرادی قوت بہم پہنچائی۔شیشان میں برسرپیکار بہت سے مجاہدین نے شیخ کے قائم کردہ معسکر میں تربیت حاصل کی تھی۔

اگلے مورچوں میں گزرے ایام:

شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ۱۹۸۸ء میں روسی افواج کے ساتھ پیش آنے والے آخری معرکوں کی روداد سناتے ہوئے بتایا کہ غاصب روسی افواج اور عرب مجاہدین کے

19 اپریل: صوبہ قندھار.................ضلع میوند.................میں مجاہدین مخالف مقامی جنگجو کمانڈر کی گاڑی پر شدید دھماکہ.................8 جنگجو ہلاک

درمیان بھرپور لڑائی افغانستان میں جاجی کے محاذ پر ہوئی۔ یاد رہے کہ جاجی کے محاذ پر پہلے افغان مجاہدین تھے جو گرمیوں میں تو وہاں قبضہ کر لیتے مگر سردیوں میں موسم کی شدت اور راستوں کی بندش کی وجہ سے روسی افواج کے ساتھ ایک دو لڑائیوں کے بعد اگلے مورچوں سے ہٹ کر پچھلے مورچوں پر آجاتے تھے، جہاں سردیوں میں بھی رسد کی فراہمی ممکن تھی اور گرمیوں میں پھر پیش قدمی کر کے روسی افواج کو وہاں سے مار بھگاتے تھے۔ جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے اس طرح کا انتظام کیا کہ موسم سرما میں بھی اگلے مورچوں تک گولہ بارود اور رسد کی فراہمی ممکن ہو اور مجاہدین موسم سرما میں بھی مسلسل اگلے مورچوں پر رہ کر غاصب روسی افواج کے لیے دردسر بنے رہیں۔ اس سال موسم سرما کے آغاز میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ اپنے ساتھ عرب مجاہدین کو لے کر بنفس نفیس اگلے مورچوں پر چلے گئے۔ وہاں دشمن کے مقابلے میں مجاہدین کی تعداد بہت ہی کم تھی ایسے میں دو اور عرب مجاہدین جن کا تعلق مصر سے تھا وہاں آئے۔ وہ کچھ دن وہاں رہ کر آگے کہیں اور جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ شیخ ابو حفص رحمہ اللہ نے شیخ اسامہ سے کہا کہ ان دونوں بھائیوں کو یہیں روک لیں کیونکہ یہاں ان کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے کہا کہ تھوڑا صبر کریں شاید اللہ تعالیٰ خود ان کے دل میں یہ بات ڈال دے اور وہ یہاں رک جائیں...... جب شام ہوئی تو دونوں بھائی خود شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے پاس آئے اور اسی محاذ پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کے ہمراہ رہنے کی اجازت چاہی۔ اس طرح وہ دونوں بھائی بالآخر وہاں رک گئے۔ اس محاذ پر مجاہدین کی قلیل تعداد کے پیش نظر شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ایک بھائی کو جزیرہ عرب کی طرف بھیجا تا کہ مزید لوگوں کو جہاد کی طرف دعوت دیں اور یہاں محاذ کی طرف لائیں۔ اس موقع پر شیخ رحمہ اللہ نے ان بھائی کو کہا کہ "جتنے دن آپ وہاں رہیں کم سے کم اتنے ساتھی واپسی پر آپ کے ہمراہ ہونے چاہئیں"۔ ڈیڑھ ماہ بعد جب وہ بھائی واپس آئے تو اپنے ہمراہ مزید پچپن تربیت یافتہ مجاہد ساتھی لے کے آئے۔

شیخ رحمہ اللہ دشمن کی نفسیات سے بخوبی واقف تھے۔ روسی افواج کی نفسیات کی وضاحت کرتے ہوئے ایک بار انہوں نے کہا کہ روسی افواج رات کو حملہ کریں گی تو ہمیں دفاع کرنا ہوگا، وہ صبح حملہ کریں گی تو ہمیں دفاع کرنا ہوگا اسی طرح وہ ظہر اور عصر کے وقت حملہ کریں گی تو بھی ہمیں دفاع پر قائم رہنا ہوگا یہاں تک کہ وہ بالکل تھک جائیں اور ان میں لڑنے کی طاقت نہ رہے تو پھر ہم ان کو مرغیوں کی مانند پکڑ پکڑ کر قتل کر سکتے ہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے وہاں موجود مجاہدین کو دو گروہوں میں تقسیم کیا۔ ایک وقت میں مجاہدین کا ایک گروہ اگلے مورچوں پر رہتا جب کہ دوسرا گروہ آرام کرتا تھا تا کہ مجاہدین اگلے مورچوں پر چاق و چوبند رہ سکیں۔ روسیوں نے موسم سرما میں مجاہدین کے مورچوں پر قبضہ کرنے کے لیے حملے کا آغاز شدید بم باری سے کیا۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے بم باری کی شدت کا نقشہ کھینچتے ہوئے مجھے بتایا کہ ایک ایک میٹر کے فاصلے پر دشمن کے گولے آ آ کر گرتے تھے لیکن بحمد اللہ مجاہدین ایسے کسی بھی حملے کے لیے پہلے سے تیار تھے اور انہوں نے خندقیں کھود رکھی تھیں۔ جب بھی بم باری ہوتی مجاہدین ان خندقوں میں چلے جاتے اور اللہ کے فضل سے اس طرح مجاہدین بخیر و عافیت رہے۔ بم باری کے جواب میں مجاہدین نے بھی اپنے پاس دستیاب معمولی اسلحے سے دشمن کو نشانہ بنایا اور اللہ کی نصرت اور مدد کی بدولت دشمن کا خاطر خواہ نقصان ہوا۔ یہاں تک کہ زخمیوں کو اٹھانے کے لیے جب روسی ایمبولینس آئی تو مجاہدین نے اسے بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی اور مجاہدین کا داغا گیا ایک گولہ ایمبولینس کے بالکل قریب ہی گرا جس سے ایمبولینس والے بھی خوفزدہ ہو گئے اور زخمیوں کو اٹھائے بغیر ہی ایمبولینس کو واپس بھگا لے گئے اور اس سخت معرکے میں بالآخر روسی افواج کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور یہ معرکہ افغانستان میں لڑے جانے والے ان آخری معرکوں میں سے ایک معرکہ تھا جو روسی افواج کو افغانستان سے بھگانے کا سبب بنے۔

روسی افواج کے انخلا کے دوران پیش آنے والے ایک واقعے کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک جرنیل کی قیادت میں اعلیٰ تربیت یافتہ روسی کمانڈوز ایک جنگل میں داخل ہوئے جہاں مجاہدین پہلے ہی ان کے استقبال کے لیے گھات لگائے ہوئے تھے۔ روسی جرنیل کو نجانے کیا ہوا کہ دفعتاً ادھر ادھر دیکھ کر چلانے لگا۔ اسی اثنا میں ایک مجاہد بھائی نے اپنی کمین گاہ سے نکل کر اس جرنیل پر حملہ کر دیا اور اس کو سر سے پاؤں تک گولیوں سے چھلنی کر دیا اس کے بعد میدان کارزار گرم ہو گیا۔ اس کارروائی میں بہت بڑی تعداد میں روسی کمانڈوز جہنّم واصل ہوئے۔ ان عملیات کے بعد بڑی تعداد میں روسی فوج کا غیر منظّم انخلا شروع ہوا۔ روسی فوج کے پاس انخلا کا ایک ہی راستہ تھا جہاں پر مجاہدین ان کو الوداع کہنے کے لیے بھرپور تیاریوں کے ساتھ پہلے ہی موجود تھے۔ بھاگنے والی روسی افواج کو ایک وادی سے گزرنا تھا جس کے آس پاس مجاہدین پہاڑوں پر پیکا، راکٹ اور ۱۸۲ ایم ایم وغیرہ لے کر گھات لگائے بیٹھے تھے۔ جب کہ پہاڑوں کی آڑ میں مجاہدین نے ہاون اور بی ایم وغیرہ بھی نصب کر رکھے تھے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ روسی افواج کا ایک بہت بڑا ریلا اس وادی میں داخل ہوا۔ بھگوڑے روسی فوجیوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ پوری وادی روسی افواج سے بھر گئی یہاں تک کہ اگر کسی پہاڑ سے پتھر بھی لڑھکایا جاتا تو کوئی نہ کوئی بھگوڑا فوجی اس کی زد میں آ جاتا۔ مجاہدین نے اس وادی میں اس بھگوڑی فوج کی ایسی درگت بنائی کہ اس کے بعد کہیں بھی انہیں مجاہدین سے لڑنے کی ہمت نہ ہوئی۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

19 اپریل: صوبہ ہرات .... ضلع رباط سنگی .... میں مجاہدین کا افغان آرمی کے کاروان پر حملہ .... 2 گاڑیاں تباہ .... 7 فوجی ہلاک اور زخمی

ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بابرکت قیادت میں امارتِ اسلامی کے جھنڈے تلے قتال میں شریک ہو جاؤ

کابل میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک جلانے پر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بیان

الحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و علیٰ آلہ و صحبہ و من والاہ۔

پوری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

صلیبیوں نے ایک بار پھر توہینِ رسالت اور اہانتِ قرآن کے قبیح جرم کو دہرایا ہے۔ انہوں نے قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ایک دفعہ پھر کابل میں قرآنِ پاک کے نسخے جلائے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اسی مہم کا تسلسل ہے جو گذشتہ کئی برس سے جاری ہے، جس کے تحت گوانتانامو میں ایک ملعون امریکی فوجی قرآن کریم پر پیشاب بھی کر چکا ہے۔ اس طرح کی ہر مجرمانہ جسارت کے بعد وہ بناوٹی معذرت خواہانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں اور پھر یہ ڈھونگ رچانا شروع کر دیتے ہیں کہ واقعہ کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں گی۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی اوباما اور اس کے سیکرٹری دفاع نے وہی ڈرامہ دہرایا ہے کہ تحقیقات کرائی جائیں گی۔ یہ امریکی صلیبی اور ان کے اتحادی متعدد مرتبہ دینِ اسلام، اس کی مقدس کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم خواتین کے حجاب کے بارے میں اپنی نفرت اور بغض کا اظہار کر چکے ہیں۔ بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاء مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَO هَاأَنتُمْ أُوْلاء تُحِبُّونَهُمْ وَلاَ يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِO إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌO (آل عمران: ۱۱۸۔۱۲۰)

''مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے، اُن کی زبانوں سے تو دُشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) اُن کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تمہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ اُن لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصّے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ (اُن سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصّے میں مر جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو اُن کو بُری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور (اُن سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو اُن کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اُس پر احاطہ کیے ہوئے ہے''۔

اور اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ (البقرۃ: ۱۲۰)

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ اُن کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی الٰہی) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تمہیں (عذابِ) الٰہی سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا نہ کوئی مددگار''۔

پس اے غیور، مجاہد افغان قوم اور اے مسلمانانِ عالم، اپنے قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے دفاع کے لیے ڈٹ جاؤ۔ ان ظالموں کے خلاف قتال کرو جنھوں نے تمہاری سرزمینوں پر قبضہ کیا، تمہاری دولت پر ڈاکہ ڈالا، عصمتوں کو پامال کیا، تمہارے قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، تمہاری بہنوں کے حجاب پر دست درازی کی اور دن رات تمہارے درمیان فحاشی اور منکرات کو پھیلا رہے ہیں۔

اے مومن و باغیرت افغان عوام اور اے امتِ مسلمہ حق سبحانہ تعالیٰ کی اس پکار کا جواب دو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ

20 اپریل: صوبہ ہلمند......ضلع گرمسیر......فدائی مجاہد نے فوجی کمانڈر کے مرکز پر استشہادی حملہ......مجاہدین مخالفکماانڈر شار، اسسٹنٹ کمانڈر اور 11 دیگر فوجی ہلاک......جب کہ 13 زخمی

اثَّـاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْـحَيَـاةِ الدُّنْيَا فِيْ الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيْلٌ Oإِلاَّ تَـنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيْـماً وَيَسْتَبْـدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئاً وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌO(التوبۃ: ۳۸۔ ۳۹)

''مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں بڑی تکلیف کا عذاب دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا (جو اللہ کے پورے فرماں بردار ہوں گے) اور تم اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

اے بہادر اہلِ افغانستان اور اے امتِ مسلمہ! اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھو، تمہارے صلیبی دشمنوں نے جن کا تمسخر اڑایا۔

إِلاَّ تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُـمَا فِيْ الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللّهُ سَـكِيْـنَتَـهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَاوَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّهُ عَزِيْزٌ حَكِيْم(التوبۃ: ۴۰)

''اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُن کا مددگار ہے (وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے''۔

اے مومن و مجاہد افغان قوم اور اے امتِ مسلمہ، خبردار کہیں دنیا کی عارضی آسائشیں تمہیں قران کی بے حرمتی کرنے والے صلیبیوں کے خلاف میدانِ قتال میں نکلنے سے نہ روک دیں اور کہیں تمہارا شمار بھی ان لوگوں میں نہ ہو جنہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ''کاذبین'' میں شمار کیا ہے:

انفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّـهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونOلَوْ كَـانَ عَرَضاً قَرِيْباً وَسَـفَراً قَـاصِـداً لاَّتَّبَـعُـوكَ وَلَـكِـن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْـلِفُونَ بِاللّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونO(التوبۃ: ۴۱۔ ۴۲)

''تم سبکے ہو یا بوجھل (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔ اگر مالِ غنیمت ملنا آسان اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو تمہارے ساتھ (شوق) سے چل دیتے لیکن مسافت اُن کو دُور (دراز) نظر آئی (تو عذر کریں گے) اور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ (ایسے عذروں سے) اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں''۔

اے مؤمن و باہمت افغان عوام اور اے امتِ مسلمہ تم ان لوگوں میں مت شامل ہونا جو صلیبیوں کی صفوں میں کھڑے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف ان کی نصرت کر رہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس گروہ کی حقیقت واضح کر چکا ہے اور ان کو آخرت کی بجائے دنیا میں ہی سزا سنا چکا ہے:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَـاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الـظَّـالِمِيْنَOفَتَـرَى الَّـذِيْـنَ فِيْ قُـلُـوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيْهِمْ يَـقُـولُـونَ نَـخْشَى أَن تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْـرٍ مِّـنْ عِـنـدِهِ فَيُـصْـبِـحُـواْ عَـلَـى مَـا أَسَرُّواْ فِـيْ أَنْـفُسِهِـمْ نَادِمِيْنَOوَيَـقُـولُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَهَـؤُلاء الَّذِيْنَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْـمَـانِهِـمْ إِنَّهُـمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِيْنَOيَا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِيْ اللّهُ بِقَوْمٍ يُـحِبُّهُـمْ وَيُـحِـبُّـونَـهُ أَذِلَّـةٍ عَـلَـى الْـمُـؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُـؤْتِيْـهِ مَـن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌOإِنَّـمَـا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّـذِيْـنَ آمَـنُـواْ الَّـذِيْـنَ يُـقِيْـمُـونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَـاةَ وَهُمْ رَاكِعُونOوَمَـن يَتَـوَلَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَOيَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِيْنَ اتَّخَذُواْ دِيْنَكُمْ هُـزُواً وَلَـعِباً مِّـنَ الَّـذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَO(المائدۃ: ۵۱۔۵۷)

''اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں

20 اپریل: صوبہ ہلمند.........ضلع خانشین.........مجاہدین نے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا.........ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک

سے ہوگا بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں کو جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔ اور (اس وقت) مسلمان (تعجب سے) کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو اللہ کی سخت سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہے؟ ان کے اعمال اکارت گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ تمہارے دوست تو اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور (اللہ کے آگے) جھکتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہوگا اور) اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔ اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں اُن کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو"۔

اے مسلم مجاہد افغانی قوم اور ساری دنیا کے مسلمانو! مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جاؤ۔ ہر ممکن ذریعے سے مجاہدین کی تائید و نصرت کرو۔ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بابرکت قیادت میں امارتِ اسلامی کے جھنڈے تلے قتال میں شریک ہو جاؤ۔ جنہوں نے صلیبیوں کو پے در پے ہزیمتوں سے دوچار کیا اور جو بہت جلد ان شاء اللہ ان کو افغانستان کی طاہر اور پاکیزہ سرزمین سے نکال باہر کریں گے۔

اللہ کے دشمنوں سے قتال کرو، جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے قرآن کے دشمن ہیں۔ ان کی شکست کے آثار افق پر نمایاں ہو رہے ہیں پس تم اپنے حملوں کو تیز کر دو یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ عطا فرما دے۔

و اٰخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین ،وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صحبہٖ وسلم۔

والسلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاتہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شیخ اسامہ رحمہ اللہ امت کے ہر ہر دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے تھے

شیخ حامد گل المصری کا امت کے نام پیغام:

میں اپنی محبوب امت مسلمہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایک ہی راستہ ہے جو حق کا راستہ ہے، جس کے ذریعے ہم اس دنیا میں اسلام کا بول بالا کر سکتے ہیں اور خلافت اور شریعت کی حاکمیت قائم کر سکتے ہیں اور وہ جہاد کا راستہ ہے۔ میں اپنے مجاہد بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس راستے میں ثابت قدم رہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ شیخ رحمہ اللہ کے اہل خانہ کی بازیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ شیخ کے اہل خانہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے بلکہ ان میں سے دو تو شرعی علوم میں ڈاکٹریٹ کی سند کی حامل تھیں۔ وہ ہماری بہنیں ہیں اور ہم نے ہمیشہ ان کے بارے میں خیر ہی سنا ہے۔ ان کی رہائی کے جو کچھ ہو سکے، کریں مثلاً استشہادی عملیات سے طواغیت کو ان کی رہائی کے لیے مجبور کر دیں یا غیر ملکی محاربین کو اغوا کر کے ان کے بدلے رہا نہیں کروائیں یا اگر ممکن ہو تو مال خرچ کر کے انہیں رہا کروالیں۔ کیونکہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ خود بھی یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں کسی مسلمان بھائی کی رہائی کے لیے سارا بیت المال بھی خرچ کرنا پڑے تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن ہمارا بھائی رہا ہو جائے۔ نیز اس پرآشوب دور میں امت مسلمہ کو وہی کہنا چاہتا ہوں جو امام ابن القیمؒ نے فرمایا:

لا یغرنکم قلة السالکین و لا کثرة الھالکین

"تمہیں راہ حق کے راہیوں کی قلت اور راہ ہلاکت کے راہیوں کی کثرت پریشان نہ کرے"۔

تکالیف اور آزمائشیں تو راہ حق کا سنگ میل ہیں۔ امام شافعیؒ سے جب پوچھا گیا کہ کیا بندہ بغیر آزمائش کے غلبہ پا سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا:

لا یمکن المرء حتی یبتلی

یعنی کوئی فرد آزمائش کے بغیر غلبہ نہیں پا سکتا۔ فتح و نصرت پانے کے لیے تو آزمائش سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

☆☆☆☆☆

21 اپریل: صوبہ ہلمند .... ضلع واشیر .... مجاہدین کا حملہ اور دھماکے .... 7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

کیا جمہوریت سے اسلام غالب ہوسکتا ہے؟

مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ

آج مجھے جو بات آپ سے عرض کرنی ہے وہ یہ کہ اب بھی اگر دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا تو ووٹ کے ذریعے سے نہیں ہوسکتا......کہ آپ سیاسی جماعت بنا کر مغربی جمہوریت کے ذریعے سے آپ اللہ کے دین کو بڑھانا چاہیں......اللہ کے دین کو غالب کرنا چاہیں......تو کبھی بھی دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین ووٹ کے ذریعے سے......مغربی جمہوریت کے ذریعے سے غالب نہیں ہوگا۔اس لیے کہ اس دنیا کے اندر اللہ کے دشمنوں کی اکثریت ہے......فساق اور فجار کی اکثریت ہے......اور جمہوریت جو ہے وہ بندوں کو گننے کا نام ہے، بندوں کو تولنے کا نام نہیں ہے۔اقبال نے کہا تھا کہ

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

وہاں بندوں کو گنا کرتے ہیں کہ کتنے سر ہیں......لہٰذا مغربی جمہوریت کے ذریعے کبھی اسلام نہیں آسکتا......جیسے کہ پیشاب کے ذریعے کبھی وضو نہیں ہوسکتا اور جیسے کہ نجاست کے ذریعے سے کبھی طہارت اور پاکی حاصل نہیں کی جاسکتی۔اسی طرح سے لادینی اور مغربی جمہوریت کے ذریعے کبھی اسلام غالب نہیں آسکتا......دنیا میں جب بھی اسلام غالب ہوگا تو اُس کا واحد راستہ وہی ہے......جو راستہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا تھا......اور وہ جہاد کا راستہ ہے کہ جس کے ذریعے سے اس دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا۔

آج آپ نے سنا......ہمارے ہاں پاکستان میں، وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ شریعت بل کے ذریعے سے ہم اسلام لائیں گے......لیکن جو شریعت بل اسلام کے لیے پیش کیا تو اُس کا حاصل کیا ہوا؟ کل ہی کے اخبار میں آپ نے وزیر اعظم کا بیان پڑھا ہوگا......اخبار کی شہہ سرخی تھی......کہ ہم عورتوں کو پردہ نہیں کروائیں گے اور اُنہیں گھر سے باہر نکلنے سے نہیں روکیں گے۔اسی اخبار میں خبر ہے کہ پاکستان کے تین وزیر......مشاہد حسین (وزیر اطلاعات)، خالد انور (وزیر قانون) اور صدیق کانجو (نائب وزیر خارجہ) ......یہ تینوں آدمی مغربی ممالک کے سفیروں کے سامنے پیش ہوئے......اُنہیں بریفنگ دی اور اُنہیں بتلایا کہ ''بھائی! تم خوامخواہ پریشان ہو رہے ہو......ہم جو اسلام لائیں گے اُس اسلام میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا......ہم جو اسلام لائیں گے اُس اسلام میں شراب پر پابندی نہیں ہوگی......ہم جو اسلام لائیں گے اُس اسلام میں کسی کو سنگسار نہیں کیا جائے گا زنا پر......''۔

یہ باتیں پریس کے اندر موجود ہیں کہ مغربی سفیروں کے سامنے اِنہوں نے کہا کہ ''ہم ماڈرن اسلام لانا چاہتے ہیں......آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں''۔اصل بات کیا ہے؟ قرآن کریم کا حکم ہے کہ......**وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ** (الاحزاب: ۳۳)......اور قرآن مجید کا حکم ہے کہ عورتوں کو کہہ دیں کہ......**يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ** (الاحزاب: ۵۹)......جس اسلام کے اندر پردہ نہیں ہوگا......جس اسلام کے اندر شراب پر پابندی نہیں ہوگی......جس اسلام کے اندر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا......جس اسلام کے اندر زانی کو سنگسار نہیں کیا جائے گا......وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ اسلام نہیں ہے......اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اسلام اتارا تھا......اُس میں تو عورت کو پردے کا حکم ہے......اُس میں تو زانی کو سنگسار کرنے کا حکم ہے......اُس اسلام کے اندر تو شراب کو حرام کیا گیا ہے......اُس اسلام کے اندر تو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے......اب یہ سب کچھ نہیں ہوگا تو معلوم نہیں وہ کون سا اسلام ہوگا جو وزیر اعظم اس ملک میں نافذ کرے گا۔وہ کون سا اسلام ہوگا......محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام تو وہ نہیں ہے......

حقیقت یہ ہے کہ یہ سیاسی پارٹیاں......چاہے وہ مسلم لیگ ہو، چاہے پیپلز پارٹی ہو......چاہے کوئی بھی ہو......ہم لوگ ان سے خیر کی توقع نہیں رکھتے ہیں......یہ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں......اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو رنگ کے خنزیر ہوں اور دو آدمی اس بات پر لڑیں کہ نہیں وہ سفید خنزیر اچھا ہے اور دوسرا کہے کہ نہیں وہ کالا خنزیر اچھا ہے......تقسیم ہند سے پہلے برطانیہ میں دو سیاسی پارٹیاں تھیں......ایک کو لیبر پارٹی کہا جاتا تھا جب کہ دوسری کو ٹوری پارٹی کہتے تھے......مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم، اُس وقت کے بہت بڑے صحافی اور شاعر تھے......اُنہوں نے شعر کہا تھا کہ

توقع خیر کی رکھیو نہ لیبر سے نہ ٹوری سے
نکل سکتا نہیں آٹا کبھی چونے کی بوری سے

چونے کی بوری سے کبھی آٹا نہیں نکل سکتا۔مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی سے کبھی اسلام نکلے گا؟ وہ کفر ہوگا......اسلام کبھی نہیں ہوسکتا۔حقیقت یہ ہے کہ یہ ہم لوگوں کی بے وقوفی ہے......اسلام اگر آئے گا تو انقلاب کے ذریعے سے آئے گا......اسلام اگر آئے گا

21 اپریل: صوبہ ننگرہار......ضلع خوگیانی......مجاہدین کا امریکی فوجیوں پر حملہ......ایک ٹینک تباہ......5 امریکی فوجی ہلاک......متعدد زخمی

تو جہاد کے ذریعے سے آئے گا......اور اس دنیا میں جہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا، وہ جہاد کے ذریعے سے ہوگا......ووٹ کے ذریعے سے یا مغربی جمہوریت کے ذریعے سے کبھی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین دنیا میں غالب نہیں ہوسکتا نہ ہی اس کے ذریعے سے کبھی اسلام آسکتا ہے۔ابھی 'شریعت بل' کے نام سے جو دستاویز انہوں نے پیش کی ہے......اُس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شریعت کی تعریف ہی موجود نہیں ہے۔شریعت کیا ہے؟ جواب آتا ہے کہ '' قرآن وسنت کا جس فرقے کے نزدیک جو مطلب ہے وہی شریعت ہے......''۔یہ شریعت ہے یا مذاق ہے؟ جس فرقے کے نزدیک قرآن وسنت کی جو تشریح ہے کہتے ہیں وہی قرآن وسنت ہے......قرآن وسنت تو ایک ہے، قرآن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو......اور سنت کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل کو......اُس کا فرقے کے ساتھ کیا تعلق ہے کہ جو فرقہ جو مرضی تشریح کرے......یہ تو دین کو متنازعہ بنانے والی بات ہے۔فرقہ پرستی کو ہوا دینے والی بات ہے اور فرقہ پرستی کو رواج دینے والی بات ہے۔اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو ضیاء الحق کے زکوٰۃ آرڈیننس کا تھا۔اُس نے شیعوں کو زکوٰۃ دینے سے مستثنیٰ کیا......جو مسلمان تھے......اہل سنت والجماعت......اُن میں جو فاسق وفاجر تھے اور زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے تھے، وہ بنک میں اپنے آپ لکھوا دیتے کہ ہم شیعہ ہیں......

اب یہاں یہ ہوگا کہ اگر کوئی آدمی مسلمان ہے......مقدمہ عدالت میں پیش ہوا......اُس کو نظر آیا کہ حنفی مذہب میں یا شافعی یا مالکی مذہب میں میرے لیے سزا ہے اور شیعوں کے ہاں میرے لیے سزا نہیں ہے......تو وہ کہہ دے گا کہ میں شیعہ ہوں، میرے نزدیک قرآن وسنت کی وہی تشریح معتبر ہے جو شیعوں کے ہاں ہے۔تو کیا کریں گے آپ؟ قرآن وسنت کو مذاق بنانے والی بات ہے، قرآن وسنت کو مذاق بنایا جارہا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اُس آرڈیننس کے اندر یہ لکھا ہے کہ وزیراعظم جو آرڈر اسلام اور شریعت کے حوالے سے جاری کرے گا......جو بھی اُسے نہیں مانے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا، سرکاری ملازم ہوگا تو برطرف کردیا جائے گا۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ مقام ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام ہے کہ وہ جو حکم کریں بلا چون وچرا اُسے تسلیم کیا جائے۔لیکن اُن کے علاوہ جتنے لوگ ہیں......اُن کے حوالے سے قاعدہ اور قانون قرآن کریم نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر اُن کا حکم اور اُن کی بات قرآن وسنت کے مطابق ہو تو ہم مانیں گے اور اگر قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہو تو ہم نہیں مانیں گے۔

کل ایک نشست میں لوگ برملا کہہ رہے تھے کہ اس بل کے پاس ہونے سے تو وزیراعظم مجتہدِ مطلق بن جائے گا۔میں نے کہا کہ مجتہد مطلق نہیں وہ 'قادر مطلق' بن جائے گا۔پھر ظاہر ہے قرآن وسنت کی تشریح پاکستان کی کابینہ کرے گی......جیسے بھٹو کے دور میں قومی اتحاد بنا تھا تو پیپلز پارٹی والے اُس وقت نعرے لگاتے تھے کہ '' نوستارے بلے بلے......آدھے کنجر، آدھے دلے''۔وہ تو غلط تھا لیکن یہاں پر جو کابینہ ہے وہ واقعتاً آدھے کنجر، آدھے دلے ہیں۔تو یہ قرآن وسنت کی تشریح کریں گے؟ یا قرآن وسنت کی تشریح یہ پارلیمنٹ سے، قومی اسمبلی اور سینٹ سے کرائیں گے؟ قومی اسمبلی اور سینٹ کی حالت یہ ہے کہ آپ نے علامہ اقبال کا نام سنا ہوگا......اُس کا بیٹا ہے جاوید اقبال......جو پہلے چیف جسٹس تھا لاہور ہائی کورٹ کا......اور اب سینیٹر ہے مسلم لیگ کا......اُس کا بیان چھپا نوائے وقت اخبار میں اور اُس پر اداریہ بھی لکھا گیا......کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے تو اسلام آباد میں شراب مہنگی ہوجاتی ہے۔کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ یہی اسمبلی کے ممبران......یہ سب شرابی ہیں۔یہ لوگ اسلام کی تشریح کریں گے؟ اور یہ لوگ قرآن وسنت کی تشریح کریں گے؟

تیسرے نمبر پر یہ ہے کہ عدالتیں تشریح کریں گی......عدالتوں کے اندر جو جج بٹھائے ہوئے ہیں......اب اگر میں کچھ کہوں گا تو ''توہین عدالت'' ہوگی......وہ بے چارے کس حیثیت کے لوگ ہیں......لہٰذا شریعت بل کا سارا چکر ویسا ہی ہے جیسے نواز شریف نے کالا باغ ڈیم کے مسئلہ کو سر پر اٹھا کر اُسے متنازعہ بنادیا......اسی طریقے سے اب اسلام کو متنازعہ بنانا چاہتے ہیں۔حقیقت یہ ہے میرے بھائیو! کہ اس دنیا میں جہاں بھی اسلام آئے گا......اسلام غالب ہوگا......وہ جہاد کے ذریعے سے ہوگا۔اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے......

میں جو آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حالات کو دیکھ دیکھ کر اب الحمدللہ پاکستانی ملت میں بیداری پیدا ہورہی ہے......خصوصاً نوجوان طبقے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک بیداری پیدا کی ہے......اور اُن کے ذہنوں میں انقلاب کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ یہ سوچنے لگے کہ افغانستان میں اگر دین دار نوجوان اور دینی مدارس کے طلبہ اٹھ کر انقلاب لاسکتے ہیں تو پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ وہاں پر اگر دینی مدارس کے لوگ حکومت چلا سکتے ہیں......امن وامان......امریکہ سے، برطانیہ سے، جرمنی سے، جاپان سے......سب سے بہتر ہے وہاں......تو اس سے لوگوں کے اندر ایک جذبہ پیدا ہوا۔افغانستان میں جب انقلاب نہیں آیا تھا تو پاکستان میں کسی پر ظلم ہوتا تو وہ کہتا کہ '' یہاں خمینی آنا چاہیے جو سب کو ختم کردے''۔یہ وہ مجبوراً اُس لیے کہتے تھے کہ کوئی اور مثال سامنے موجود نہیں تھی۔اب الحمدللہ ایک مثال موجود ہے......اب جس کسی پر بھی ظلم ہوتا ہے وہ کہتا ہے '' یہاں طالبان آنے چاہئیں''......لیکن بھائی! بات یہ ہے کہ افغانستان کے اندر طالبان کی حکومت آئی اور اسلامی شریعت آئی......کب آئی؟......جب سولہ لاکھ انسان شہید ہوئے......دس لاکھ آدمی معذور ہوئے......کسی کا ہاتھ نہیں، کسی کی آنکھ نہیں، کسی کا کان نہیں، کسی کی ٹانگ نہیں......اس کے بعد پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ انعام دیا، یہ احسان کیا کہ افغانستان کو اسلامی حکومت ملی......

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

22 اپریل: صوبہ فراہ......ضلع فراہ رود......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ......5 سپلائی گاڑیاں......9 سیکورٹی اہل کار ہلاک

اہل اللہ اور فتح کا راستہ

(قسط اوّل)

(قوت......ہمت......صبر......توبہ......دعا......فتح اور جنت)

شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

الحمد للّٰہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللّٰہ و آلہ و صحبہ و من والاہ و بعد!

آج کل مجاہدین جن حالات سے گزر رہے ہیں ان کے پیشِ نظر ہمیں اپنے امور پر ضرور غور کرنا چاہیے اور بغیر وقت ضائع کیے اپنے اعمال کو پرکھنا چاہیے شاید کہ ہم اپنے احوال کی اصلاح کر سکیں۔ اس طرح ہمیں علم ہو جائے گا کہ ہم کون سے عملی اقدام اٹھائیں کہ جہاد کی مبارک راہ پر کسی بھی کمزوری اور افسوس کے بغیر رواں دواں ہو سکیں۔ کیونکہ اہل عقل بڑے بڑے واقعات پر غور کرتے ہیں اور یونہی نہیں گزر جاتے بلکہ ان واقعات سے سبق سیکھتے اور ان کو آگے کی منازل کے لیے زادِ راہ سمجھتے ہیں، انہی کے ذریعے دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں آیات عظیمہ جن کے متعلّق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہیں ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے، اور رہنمائی کرنے والی ہے، اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔'' (یونس ۵۷) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا '' آپ کہہ دیجیے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔'' (فصلت ۴۴) کے ذریعے اس موضوع پر گفتگو کروں، اس کے ساتھ ساتھ میں محمد سیدنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے نور سے فیض یاب ہوں گا اور علماء کرام کی آراء کا ذکر بھی کروں گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری مدد فرمائیں۔

غزوہ احد کے دن جب یہ خبر عام ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو مسلمان کئی ایک گروہوں میں بٹ گئے اور اس واقعہ کی وجہ سے کئی مختلف قسم کے موقف سامنے آئے۔ بے شک یہ ایک بہت بڑا واقعہ تھا لیکن کچھ لوگوں نے ایسی باتیں کیں جو نہیں کہنی چاہیے تھیں۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی قلیل تعداد کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح سے نوازا لیکن اس کے بعد غزوہ احد میں اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

''جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اُس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جب کہ تم نہایت کمزور حالت میں تھے۔'' (آل عمران ۱۲۳)

ان مصیبت کے لمحات میں راسخ الایمان لوگ حسب عادت اپنے قول و فعل سے راہ حق پر ڈٹے رہے۔ بلکہ اپنے ساتھ ساتھ انہیں بھی حوصلہ دلاتے رہے جو اضطراب، کمزوری اور تزلزل کا شکار تھے۔ لہٰذا اس دن کے اقوال کو یوں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ۱۔ اہل نفاق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں شک تھا۔ ۲۔ اہل یقین و ثبات

اس دن کچھ لوگوں کا کہنا یہ تھا '' کاش عبداللہ بن ابی کے پاس ہمارا کوئی پیغام بر جا سکتا تو ہمیں ابوسفیان سے امن دلا دیتا، اے قوم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل ہو چکے ہیں سو تم اپنی قوم کی طرف لوٹ چلو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں آلیں اور قتل کر ڈالیں''۔

اس دن جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس زخمی ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہوئے وہ لوگ جن کے دل میں مرض تھا کہنے لگے '' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل ہو گئے پس اپنے پہلے دین کی طرف لوٹ چلو''۔

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جلیل صحابہ کرامؓ کا قول یہ تھا کہ '' لڑو اس مقصد کے لیے جس کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے، تو شاید اللہ تمہیں فتح عطا کرے یا تمہیں بھی ان سے ملا دے''۔

اور بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ '' اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے ہیں تو وہ اپنے مقصد کو پہنچ گئے اب تم دین کی خاطر لڑو''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی افواہ سے مسلمان لشکر میں پھیلنے والے اضطراب کے متعلّق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں:

'' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں، اِن سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر اِن کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا (آل عمران: ۱۴۴)''۔

اس آیت کی تفسیر میں امام جریر طبریؒ فرماتے ہیں:

'' اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کے اس رویے پر تنبیہ کی ہے کہ جب احد کے روز انہیں اس بات کی خبر ملی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو ان میں مایوسی اور بے چینی کیوں پھیل گئی؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے مسلمانوں کے گروہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں اپنی زندگی پوری ہو جانے کے باعث یا دشمن کے ہاتھوں قتل کر دیے جائیں تو کیا تم '' اپنے قدموں سے لوٹ جاؤ گے''، یعنی تم اس دین سے مرتد ہو جاؤ گے

جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ اور کیا اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے جس کی گمراہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے ذریعے ثابت ہو چکی ہے؟ اور جس کی حقیقت تمہارے رب کی طرف سے واضح ہو چکی ہے'' (تفسیر طبری: ۷/ ۲۵۱)۔

علامہ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ

''اس آیت کریمہ میں اللہ عز و جل نے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے کہ اے اہل ایمان! تمہارے ایمان کو قائد کی عدم موجودگی کی وجہ سے کمزور نہیں پڑنا چاہیے، کیونکہ باقی امور دین کی طرح یہ بات بھی اہم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت میں کچھ ایسے لوگ موجود ہوں جو کہ امیر کے بعد اس کی جگہ لے سکیں، اور عامة المسلمین کا مقصد اقامت دین اور اس کے لیے جہاد ہونا چاہیے اور امیر کے تبدیل ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے اسی طرح ہی مسلمانوں کے امور ٹھیک رہ سکتے ہیں''۔ (تفسیر سعدی: ۱۵۰)

لہٰذا اس موقع پر جو آیات نازل ہوئیں ان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صبر اور مایوسی سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

''بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست ہوئے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما، اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد فرما۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔'' (آل عمران: ۱۴۸۔۱۴۶)

اگر ان آیات کو پچھلی آیات کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان کتنا واضح تعلّق ہے۔ سو ان کے مابین ربط اور موضوع کی یکسانیت بیان کرنے کے قابل ہے، جیسا کہ امام ابن جریرؒ نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت اور اس سے پچھلی آیات میں مسلمانوں کو یہ کہتے ہوئے تنبیہ کی کہ'' کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں'' (آل عمران: ۱۴۲) اُحد کے روز جن لوگوں نے پسپائی اختیار کی یا'' محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے ہیں'' کی پکار پر قتال ترک کر دیا اُن سے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے مسلمانو! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا دین سے مرتد ہو جاؤ گے اور اُلٹے قدموں پلٹ جاؤ گے؟ پھر اللہ تعالیٰ انہیں پچھلے انبیاء کی امتوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: کیا تم پہلے انبیاء کی امتوں کے اہل فضل و علم جیسا عمل اختیار نہیں کرو گے؟ کہ جب اُن کے نبی قتل کر دیے گئے تو وہ اُن کے منہج کے مطابق چلتے رہے، اور اُسی طرح اللہ کے دشمنوں سے لڑتے رہے جیسے کے انبیاء اپنی زندگی میں قتال کرتے رہے تھے، سو تم بھی غم زدہ نہ ہو اور نا ہی کمزور پڑو جیسے کہ پہلی امتوں کے اصحاب علم و بصیرت کمزور نہیں ہوئے بلکہ دشمنوں کے خلاف صبر سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اُن کے اور دشمنوں کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ (تفسیر طبری: ۷: ۲۶۴)

اس آیت میں ''قَاتَلَ اور قُتِلَ'' میں قرأت کے اختلاف کے باعث مختلف تفاسیر کی ہیں۔ جب کہ اس آیت کے اجمالی معنی جیسا کہ علامہ رشید رضا فرماتے ہیں: (بہت سے انبیاء السابقون کے ساتھ مؤمنین کی کثیر تعداد نے اللہ رب العزت کی خاطر قتال کیا ہے، وہ اس بات کا پورا یقین رکھتے تھے کہ یہ نبی اور رسول رہنما اور معلم ہیں، اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک نہیں۔ تو جب انہیں اللہ کی راہ میں کوئی مصیبت آئی، اُن میں سے کوئی زخمی ہوا یا مارا گیا، چاہے قتل ہونے والوں میں اُن کا نبی ہی شامل کیوں نہ ہو وہ لوگ دل برداشتہ نہیں ہوئے کیونکہ ان لوگوں کا مقصد صرف اللہ کی راہ میں لڑنا تھا نہ کہ خاص کسی ایک انسان (نبی) کے لیے، کیونکہ انبیاء کا کام اللہ کی طرف دعوت اور اس کی ہدایت اور احکام اُس کے بندوں تک پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ'' ہم نے نہیں بھیجا رسولوں کو مگر خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر'' اس وجہ سے پہلی امتوں کے لوگ اپنے انبیاء کے قتل ہونے کے بعد بھی ایسے ہی لڑتے رہے جیسا کہ اُن کی زندگی میں، کیونکہ ان کے جہاد کا مقصد اللہ کی رضا، اُس کے دین کی حمایت، عدل کا قیام اور اس کے لوازم تھے۔ (تفسیر المنار۔ ۴: ۱۷۱)

یہاں ہم ان آیات سے کچھ نتائج نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان کا آج کے حالات سے کیا تعلّق ہے۔

۱۔ پہلی بات یہ کہ امرا، قائدین، علما اور صلحا کا جہاد میں قتل کیا جانا ایک امر واقعی ہے اور یہ چیز کسی طرح سے بھی اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو غلط نہیں قرار دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''بہت نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑے ہیں بہت سے اللہ والے'' اس آیت میں علما نے'' قاتل'' کے کئی معنی بتائے ہیں جن میں سے کوئی بھی اس آیت کے سیاق سے بعید نہیں۔ اختلاف اس بات میں ہے کہ قتل کا لفظ انبیاء علیہم السلام کے لیے ہے یا اُن کے

اتباع کے لیے؟

اگر یہ انبیاء کرام کے متعلّق ہو تو اس آیت کا مطلب ہوگا ''کئی معرکوں میں بہت سے انبیاء قتل کیے گئے اور اُن کے ساتھ کثیر تعداد میں اللہ والے بھی مارے گئے لیکن ان میں سے جو پیچھے رہ گئے وہ مایوس نہیں ہوئے اور نہ ہی کمزور پڑے بلکہ اس راستے پر ثابت قدم رہے جن پر چلتے ہوئے ان کے بھائی اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ یا اس آیت کے معنی ہیں کہ کتنے ہی نبی خود بھی اللہ کی راہ میں لڑے اور ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے بھی، الغرض یہ آیت اس فعل کی کثرت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ لفظ ''کاین'' اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قتال کا عمل کئی مرتبہ ہوا اور انبیاء کا اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا کوئی نادر بات نہیں۔

ثعلبی نیشاپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہاں ''قُتِلَ'' پڑھا جائے تو اس آیت کے تین معنی ہیں:

۱۔قتل کا لفظ صرف انبیاء کے لیے استعمال ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے اندر یہ معنی بھی پوشیدہ ہے کہ اُن کے ساتھ اس عمل میں بہت سے اللہ والے بھی شامل تھے۔

۲۔قتال نبی نے کیا اور اُس کے ساتھ اللہ والوں (ربیین) میں سے کچھ لوگ تھے۔ یہ عربی زبان کا اسلوب ہے کہ لفظ کل کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن مراد اس سے بعض لوگ ہوتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ ہم نے بنی تمیم سے جنگ کی تو مراد یہ ہے کہ بنی تمیم کے بعض لوگوں سے جنگ کی سب سے نہیں۔ اسی لیے یہاں اللہ والوں میں سے باقی لوگوں کا ذکر ہے جو قتل ہونے سے بچ گئے مگر وہ مایوس نہیں ہوئے۔

۳۔تیسری صورت یہ ہے کہ قتل کا لفظ صرف اللہ والوں کے لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں۔ (الکشف والبیان، ۳:۱۸۱)

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں، ربیین کے معنی کے متعلّق پانچ اقوال ہیں:

۱۔ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ کے قول کے مطابق اس سے مراد قریبی ساتھی ہیں اور فراء نے بھی یہی رائے اختیار کی ہے۔

۲۔عوفی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ''ربیین'' سے مراد جماعات کی کثیر تعداد ہے۔ مجاہد، عکرمہ، ضحاک، سدی، ربیع اور ابن قتیبہ کی بھی یہی رائے ہے۔

۳۔سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ علما اور فقہا ہیں،

۴۔ابن زید کا قول ہے کہ ربیین سے مراد انبیاء کے پیروکار ہیں۔

۵۔ابن فارس کہتے ہیں کہ یہ عارفین باللہ کا گروہ ہے۔ (زاد المسیر، ۱:۴۲۶)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب مجموع الفتاویٰ میں اس آیت کے متعلّق کافی طویل بحث کی ہے۔

فرماتے ہیں: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان ''اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں'' میں دونوں احتمالات شامل ہیں کہ سید الخلق علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے قتل اور طبعی موت دونوں ہی امر ممکن ہیں۔ یعنی وہ اس دنیا میں ہمیشہ رہنے والے نہیں کہ ان کو نہ تو موت آئے گی اور نہ وہ قتل کیے جائیں گے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں کے ساتھ پیش آیا۔ (مجموع الفتاویٰ، ۱۸:۲۶۷)''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات غزوہ خیبر کے دوران ایک یہودیہ کے ذریعے دیے جانے والے زہر کی وجہ سے ہوئی جو بکری کے گوشت میں ملا ہوا تھا، اور یوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سعادت اور شہادت کو جمع کر دیا، صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلّق حدیث میں روایت ہے ''آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض کے دوران جس کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! میں ابھی تک اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اس سال معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر کی وجہ سے میری رگیں کٹ رہی ہیں''۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی موت پائی۔

بعض علما کا کہنا ہے کہ: ابھر وہ رگ ہے جو دل سے منسلک ہوتی ہے اور اگر یہ کٹ جائے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح وفات میں راز یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ساتھ ساتھ شہادت کا اعلیٰ رتبہ بھی عطا کرنا چاہتے تھے۔ (شرح سنن ابن ماجہ، ۱:۲۵۴)

ثابت ہوا کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے سب سے بہترین اور محبوب بندے کے درجات بلند کرنے کے لیے شہادت کو پسند کیا تو اُن کی اتباع کے درجات کی بلندی کے لیے یہ امر کس قدر ضروری ہوگا۔

شیخ الاسلامؒ شہدا کے فضائل کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''اگر یہ عام مؤمنین کے مقتولین کا اجر ہے تو انبیاء علیہم السلام کا اجر کیا ہوگا!! شہادت میں انبیاء اور اُن کے پیروکاروں کے لیے دنیا اور آخرت کی سعادت ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (الجواب الصحیح، ۶:۴۱۵)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۲۸ رجب...... یومِ سقوطِ خلافت

مولانا رحمت اللہ ہلمندی

رجب کا مہینہ ہر سال آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ ہم میں بے شمار ایسے ہیں جنہیں خبر ہی نہیں ہے کہ آج سے ۹۱ سال پہلے ۲۸ رجب ۱۳۴۲ ہجری (۳ مارچ ۱۹۲۴ء) کو اسی مہینے میں امتِ مسلمہ پر ایسی افتاد آپڑی تھی جس کا مقابلہ شاید ہی کوئی دوسری مصیبت اور آفت کر سکے۔ ہمیں یہ عظیم ترین حادثہ اس لیے یاد نہیں رہتا کہ ہمارے پاس یاد رکھنے کے لیے اور بہت کچھ ہے، اور وہ ایسا کچھ ہے کہ یاد رکھے بغیر ہم اقوام عالم میں سر اٹھا کر نہیں چل سکتے، جیسے بسنت، نیا سال، ویلنٹائن ڈے، یوم مئی وغیرہ۔ جن اربابِ ذوق کے پاس یاد رکھنے کے لیے اتنا کچھ ہو انہیں کچھ اور یاد رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے! مگر پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے زخم تاریخ کے اوراق پلٹتے ہوئے تازہ ہو جاتے ہیں۔ رجب کی ۲۸ تاریخ اور سن ۱۳۲۴ ہجری، برطانیہ کی سرکردگی میں عرب اور ترک غداروں کی مدد سے مسلمانوں کے ازلی دشمن مسلمانوں کی خلافت تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ مال اور جاہ کی کشش نے ترک خلفا میں بہت سی اخلاقی اور عملی کمزوریاں پیدا کر دی تھیں، لیکن اس کے باوجود اقوام عالم میں خلافت کا رعب و دبدبہ جہاد کی وجہ سے قائم تھا اور موجودہ مسلم ریاستوں میں جاری نظامِ طاغوت سے لاکھ ہا درجہ بہتر تھی۔ یورپ کی حکومتیں اسے اپنے لیے خطرہ سمجھتی تھیں اور اس کے خاتمے کے درپے تھیں۔ تمام تر کمزوریوں کے باوجود خلیفہ کے رعب کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۸۹۰ء عیسوی میں ایک انگریز شہری نے ایسا مواد شائع کیا جو اسلام دشمنی پر مبنی تھا، اور خلیفہ نے اس پر اُس کی گرفت کی تو اُس وقت کی بڑی طاقت برطانیہ خلیفہ کے سفیر سے باضابطہ طور پر معافی مانگنے پر مجبور ہوگئی۔ یہ عہدۂ خلافت ہی کی برکت تھی کہ اس پر متمکن انسان مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا لحاظ کرنے پر مجبور تھا۔ اس سلسلے میں خلیفہ عبدالحمید دوئم کا واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے جس پر بین الاقوامی دباؤ بھی تھا اور اسے یہودیوں نے چندہ کر کے لاکھوں ڈالر بطور رشوت پیش کیے تھے تاکہ انہیں فلسطین میں بسنے کی اجازت دے دی جائے۔ خلیفہ نے اس پیش کش کے جواب میں یہ مشہور الفاظ کہے تھی: ''میں اس بات کو پسند کروں گا کہ کوئی میرے جسم میں خنجر گھونپ دے بجائے یہ کہ فلسطین کو اسلامی ریاست سے کاٹ دیا جائے۔'' نیز اس نے کہا: ''یہودی اپنے لاکھوں ڈالر اپنے پاس رکھیں ...... اگر کسی دن اسلامی خلافت تباہ ہوگئی تو پھر خواہ وہ فلسطین کو مفت لے جائیں۔'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ارضِ مقدس تھالی میں رکھ کر یہود کو پیش کر دی گئی اور عالم اسلام کو حصوں بخروں میں تقسیم کر کے اتنا کمزور کر دیا گیا کہ وہ یہود جیسی بزدل اقلیت کے

مقابلے کے قابل نہ رہا۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے تو خلافت ہی کے خاتمے کا اعلان کر دیا، گویا وہ سائبان ہی گرا دیا جو اگرچہ کمزور تھا لیکن اس کی چھاؤں تلے حالات کے ستائے ہوئے مسلمانوں کو ستانے کا موقع مل جاتا تھا۔ موجودہ دور میں مجاہدین فی سبیل اللہ نے افغانستان میں خلافت کی ابتدائی صورت امارت اسلامی کی بنیاد رکھی جو آگے جا کر عالمی خلافت کی صورت اختیار کر جاتی لیکن کفار کو وہ نہ بھائی اور اُنہوں نے اُسے ختم کرنے کی ٹھان لی مگر اللہ کی نصرت سے وہ ان شاء اللہ جلد دوبارہ قائم ہونے کو ہے۔ خلافت علی منہاج النبوۃ کا بہت زیادہ مقام و مرتبہ شریعت نے بیان کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ صحابہ کرامؓ جو کہ کتاب وسنت کے اولین مخاطب تھے، ان کی نظر میں خلافت کی اہمیّت اس قدر تھی کہ جب تک خلیفہ کا تقرر اور اس کے دستِ حق پر بیعت نہیں کر لی گئی، اُس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر کی تدفین نہیں کی گئی۔ صحابہ کرامؓ کی نظر میں خلافت کی اہمیّت ایک تو اس لیے تھی کہ مرکزِ خلافت کے بغیر مسلمانوں میں اتحاد کو برقرار رکھنا ممکن نہیں۔ اس کی دوسری وجہ اسلام کے ان اجتماعی اور معاشرتی احکام کا نفاذ تھا جن پر عمل خلیفہ کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا، اور شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ''جس چیز کے بغیر کوئی فرض پورا نہ ہو سکتا ہو وہ چیز بھی فرض ہوتی ہے۔'' اس قاعدے کی رو سے ایسے حکمران یعنی خلیفہ کا تقرر فرض ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی احکامات کو نافذ کرے۔ یہ امر حیرت انگیز اور باعثِ شرم بھی ہے کہ ایک ایسا فریضہ جس کے قیام سے اسلام کے بیسیوں احکامات زندہ ہوتے ہیں اور امت کی عظمتِ رفتہ بحال ہوتی ہے اس کی طرف سے عوام اور خواص میں بے اعتنائی اور غفلت پائی جاتی ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کے تقرر اور اس کی بیعت کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا، جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے بلکہ کثرت سے خلفا ہوں گے''۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: ''آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور اس کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے اس ذمہ داری اور رعیت کے بارے میں سوال کرے گا جو اس نے انہیں عطا کی تھی۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خلیفہ ہی وہ ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور اسی کے ذریعے تحفظ حاصل ہوتا ہے۔'' علمائے کرام کے ہاں یہ امر متفقہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ ہی کی بدولت خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوئی اور اس کی حفاظت ہوئی اور آج بھی جہاد فی سبیل اللہ ہی بدولت قائم ہو سکتی

22 اپریل: صوبہ پکتیا......... ضلع زازئی آریوب.......... مجاہدین کا امریکی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ.......... 7 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک.......... متعدد زخمی

ہے۔آج ہمیں چاروں طرف سے جمہوریت جمہوریت کے نعرے سنائی دیتے ہیں۔مسلم سیاست دان اسے آسمانی حکم سمجھ کر اس کا ورد کرتے ہیں اور غیر مسلم ان مسلمانوں کو قابلِ گردن زدنی قرار دیتے ہیں جو مسلم ممالک میں خلافت کے احیا کے لیے کام کررہے ہیں۔ ہر صاحبِ علم جانتا ہے کہ جمہوریت اسلام کا نظام حکومت نہیں، کیونکہ اسلام میں اقتدارِاعلیٰ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شریعت کو حاصل ہے، جب کہ جمہوریت میں اقتدارِاعلیٰ عوام کے پاس ہے۔ اس کے باوجود جمہوریت کے لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی جاتی ہیں، اس کی خاطر خون دیا جاتا ہے اور اسے مقصدِ زندگی بنالیا جاتا ہے۔ دراصل ہمارے تمام مسائل کا حل خلافت کے نظام میں پوشیدہ ہے، اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ نظام صرف خلافت ہے...... نہ کہ جمہوریت، سوشلزم، کمیونزم، سرمایہ داریت اور کوئی دوسرا نظام۔

آج مسلمانوں میں کتنے لوگ جانتے ہوں گے کہ آج سے ٹھیک اکانوے سال پہلے ۲۸ رجب کو انگریزوں کی گہری سازش کے نتیجے میں مسلمانوں کی خلافت کا خاتمہ ہوا۔مسلمانوں پر اغیار کی تہذیب کے جو اثرات عالمی سطح پر محسوس کیے جارہے جن کی وجہ سے وہ ضروریاتِ دین سے بڑی تیز رفتاری سے بیگانہ ہوتے جارہے ہیں اس کے پیش نظر مسلمانوں کے حاشیہ خیال سے بھی یہ بات محو ہوچکی ہے کہ خلافت کا احیا اور استحکام بھی ان کے بنیادی دینی فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دنیا میں اپنا خلیفہ نامزد کیا ہے، خلیفہ ہونے کا مطلب دینی، سیاسی اور سماجی ہر طرح کے امور کی نگہداشت، ارتقا، استحکام اور قیامِ عدل کی مساعی کو بروئے کار لانا ہے۔اس کی عظیم الشان ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے بوساطت پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے دوشِ ناتواں پر ڈالی ہے۔قرون اولیٰ کے مسلمان اس حقیقت کا گہرا شعور و عرفان رکھتے تھے اسی لیے انہوں نے قیام خلافت کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا احیا کیا اور جہاد کے لیے اپنا تن من دھن سب کچھ وار دیا، ہر دوسری بات پر اس بات کو ترجیح دی۔عدل وقسط کے قیام کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔اس کے نتیجے میں ایک عالمی خلافت کا قیام عمل میں آیا جو مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتی تھی۔مساجد، مدارس، سرایوں اور مسافر خانوں کا قیام روبہ عمل لاتی تھی، عوام الناس کو تحفظ دیتی تھی، معاشرے کو فواحش منکرات اور بے حیائی سے پاک کرتی تھی۔زکوٰۃ کا نظام قائم کرکے اس کی تقسیم کا نظم کرتی تھی۔علما کے وظائف مقرر کرتی تھی، جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ساز وسامان اور ہتھیاروں کی فراہمی ممکن بناتی تھی، حدود کو قائم کرتی تھی، خواتین کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتی تھی۔لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے کوشاں تھی، سرحدوں کی حفاظت کا انتظام کرتی تھی۔

خلافت علی منہاج النبوۃ تمام دنیا کے لوگوں کے لیے پیغامِ رحمت ہے۔ خلافت سے جو برکتیں حاصل ہوتی ہیں ان کا احاطہ ممکن ہی نہیں حتیٰ کہ جب خلافت منہج نبوی پر برقرار نہ رہی بلکہ بہت کچھ بے اعتدالیوں کا شکار ہوگئی تب بھی اس کے ذریعے خیر وبرکت کے چشمے جاری تھے اور وہ موجودہ 'بغیر ما انزل اللہ' کے نظام سے تو لاکھ درجے بہتر تھی۔

سترھویں اور اٹھارھویں صدی عیسوی میں جب یورپ نے دنیا کے باشندوں کو غلام بنانا شروع کیا تو اس وقت انہوں نے اپنی تمام تر طاقت مسلمانوں کے اندر سے روحِ جہاد نکالنے اور خلافت کو مٹانے میں لگادی۔ یورپ نے اپنی زبان، تہذیب، کلچر، معتقدات اور رسومات کو ساری دنیا پر جبراً نافذ کرنے کی کوشش کی حتیٰ کہ اس سلسلے میں انہوں نے عام انسانی اور اخلاقی قدروں کو بھی پامال کرنے سے گریز نہ کیا۔ افریقہ اور ایشیا کے کمزور ملکوں کے باشندوں کو غلام بنا کر جانوروں کی طرح بیچنے کی تجارت کو فروغ دیا۔ انسانوں کے درمیان نفرت کے بیج بودیے۔ جنگ وتشدد کے شعلے بھرکائے۔یورپ کے ان ناپاک عزائم کی تکمیل میں اسلام ہی سب سے بڑی رکاوٹ تھی اور اسلام عبارت ہے قیام خلافت سے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک خلافت قائم رہتی تب تک یورپ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل نہ کرسکتا تھا۔لہٰذا انہوں نے خلافت کی جڑوں کو کھودنا شروع کیا۔اور خلافت کو، جس کی تعمیر وترقی میں صدیوں تک مسلمانوں نے اپنا خونِ جگر لگایا تھا ٹکڑوں میں بانٹ دیا۔اسلامی مرکز کے عین قلب میں ممسوخ یہودیوں کی ناجائز ریاست کا قیام عمل میں لایا۔اس زمانے میں مسلمانوں کی خاصی تعداد لذت پرستی اور عیش کوشی میں مست تھی۔وہ دینی، سیاسی اور معاشی لحاظ سے بھی پسماندہ تھے۔لہٰذا ان کے خلاف یورپ کا ہر وار کارگر ثابت ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ۱۹۲۴ء میں اپنے ایک زرخرید ایجنٹ مصطفیٰ کمال پاشا کے ذریعے خلافت کا خاتمہ کردیا۔

چاک کردی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اب الحمدللہ دنیا بھر میں صومالیہ، یمن، الجزائر سے لے کر شام، عراق، افغانستان، پاکستان، چیچنیا تک جہاد فی سبیل اللہ کی محنت سے خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے مجاہدین کوشاں ہیں اور اللہ کی مدد ونصرت سے کامیابی بہت قریب ہے!!!

☆☆☆☆☆

23 اپریل: صوبہ قندوز............ضلع چاردرہ.............امریکی فوج کے پیدل دستے پر بارودی سرنگ دھماکہ..................5 امریکی فوجی ہلاک

(آخری قسط)

ہستیٔ معمورہ میں تبدیلی ناگزیر ہے

محترم اعظم طارق محسود حفظہ اللہ

جب خیر و شر کا کوئی پیمانہ ہی نہیں تو پھر جمہوریت کا مقصدِ اوّلین کیا ہے؟

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جمہوریت کا مقصدِ اوّلین کیا ہے؟ اور یہ کیسی اقدار کو فروغ دینا چاہتی ہے؟ اس کا تسلی بخش جواب کہیں سے بھی نہیں مل سکتا۔ سب یہ بات کرتے ہیں کہ عوام کو خوش کرنا اور عوام کے حقوق کا تحفظ کرنا ہمارا اوّلین مقصد ہے۔ لیکن عوامی حقوق اور خوشی کے معیار کا پیمانہ کیا ہونا چاہیے؟ اس سوال کا جواب کسی کے بھی پاس نہیں۔ جمہوریت کے لٹریچر میں یہ بات قطعی طور پر معدوم ہے کہ اچھائی کو پھیلایا جائے اور برائی کو روکا یا ختم کیا جائے۔ ایسا کیوں؟ اس لیے کہ جمہوریت میں اچھائی اور برائی کا کوئی تصور سرے سے موجود ہی نہیں۔ حسنِ اخلاق اور بداخلاقی کو کوئی قدر ہی نہیں سمجھا جاتا، خیر اور شر اضافی چیزیں تصور کی جاتی ہیں۔ واضح ہو جاتا ہے کہ جمہوریت میں اخلاق اور بد اخلاقی، اچھائی اور برائی، خیر اور شر کے متعلّق کوئی دائمی یا ابدی تصور اور معیار نہیں ہے۔ اسی لیے تو ان کے مفکرین جمہوریت کے اس پہلو پر کوئی ٹھوس بات نہیں کر سکتے۔ بد سے بدتر کام کو بھی فرد کی آزادی کے نام پر جمہوریت میں سندِ جواز مل سکتی ہے۔

ظاہری بات ہے کہ جمہوریت نہ تو کسی اخلاقی قدر کی پابند ہے اور نہ ہی کسی آسمانی ہدایت سے فیض یاب ہے۔ اب آیئے ترقی یافتہ جمہوری ملک برطانیہ کا ایک قصہ سن لیجیے جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ہم جنس پرستی کو قانونی جواز فراہم کرنے کے لیے بل پیش ہوا۔ کافی بحث مباحثے کے بعد برطانوی حکومت نے مذکورہ بل کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے دی تاکہ اس مسئلے میں عوام رائے کے تفصیلی جائزے کے بعد ایک رپورٹ پیش کی جا سکے۔ کمیٹی اراکین نے اس بل کے بارے میں عوام کے مختلف طبقات سے تبادلہ خیال کیا اور حکومت کو ایک عبرت ناک رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ہم جنس پرستی ایک برائی ہے لیکن ہمارے پروگرام کا تعلّق چیز کی اچھائی یا برائی سے نہیں ہے بلکہ بنیاد یہ ہے کہ عوام اپنے لیے قانون طے کرنے میں آزاد ہیں۔ اس اصول کو تسلیم کرنے کے بعد طے ہو گیا کہ قانون کا دائرہ کار اخلاق کے دائرہ کار سے الگ ہے۔ یعنی قانون اور چیز ہے اور اخلاق الگ چیز۔ اس سے واضح ہو گیا کہ (اہلِ جمہوریت کے ہاں) قانون انسانی معاشرے کی رائے عامہ کا مظہر ہے اور اخلاق انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ قانون کا یہ کام نہیں کہ خیر و شر یا اچھائی و برائی میں تمیز کرے۔ رائے عامہ اس قانون کے جواز کی طرف جا رہی ہے لہٰذا ہم اس بل کی حمایت میں رائے دینے پر مجبور ہیں اور سفارش کرتے ہیں کہ یہ بل پاس کر دیا جائے۔

کمیٹی رپورٹ کے بعد برطانوی حکومت نے ہم جنس پرستی کو جواز دے دیا۔ برطانیہ کے بعد امریکہ نے بھی ایسا بل پاس کر دیا اور پھر پورے یورپ میں یہ وبا چل پڑی۔ اب حال یہ ہے کہ ان ممالک میں ہم جنس پرستی کی باقاعدہ رجسٹرڈ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں جو اپنی سرگرمیوں کا پرچار کرتی ہیں۔ مردوں کی تنظیموں کو "گے (Gay)" اور عورتوں کی تنظیموں کو "لیزبین (Lesbian)" کہتے ہیں۔ اسی طرح یورپ و امریکہ میں ایک اور تنظیم وجود میں آئی ہے جس کو سویپ یونین (Swap Union) کہتے ہیں۔ اس تنظیم کا کام بیویوں کا تبادلہ ہے۔ اس تنظیم کے بڑے بڑے رجسٹرڈ کلب بنے ہوئے ہیں اور یہ کام ایک نفع بخش کاروبار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس تنظیم کی طرف سے یہ مطالبہ زور پکڑ رہا ہے کہ جس طرح غیر شادی شدہ عورت کو یہ آزادی حاصل ہے کہ جہاں چاہے جائے اور جو چاہے کرے اسی طرح کی آزادی شادی شدہ عورت کو بھی حاصل ہونی چاہیے۔

ایک یورپی مجلّہ اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ امریکہ اور یورپ میں غیر ثابت النسب افراد کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے، بلکہ پوری ایک نسل غیر ثابت النسب ہونے کا خدشہ ہے۔ مغربی معاشرے میں اخلاقی طور پر تو یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں لیکن انہیں تشویش اس بات پر ہے کہ معاشی طور پر ان کی ذمہ داری اٹھانے والا کوئی نہیں۔ عریانی یا عریاں فلمیں بنانا ایک خاص فن و فن کاری ہے۔ اس لحاظ سے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تو اتنی بدحالی ہے کہ قلم لکھنے سے گریزاں ہے۔ تعلیمی اداروں میں جنسی تعلقات کے حوالے سے باقاعدہ کورسز منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ آزادی اظہار، آزادی فرد، حقوقِ نسواں یا حقوقِ انسانی کے کرشمے اور جمہوری معاشرے کی ترقی یافتہ شکل ہے جس کا میں نے بہت ہی اختصار کے ساتھ خاکہ پیش کیا ہے۔ ورنہ اصل حالت اس سے کہیں بدتر ہے۔

مختلف ممالک میں جمہوریت کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ مثلاً لبرل جمہوریت، سیکولر جمہوریت، اشتراکی جمہوریت، عوامی جمہوریت وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جمہوریت کے مقامی ناموں سے اس کی اصل صورت، ماہیت و ترکیب اور حیا سوز اور اخلاق باختہ ساخت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جمہوریت بہرحال خلافت سے بغاوت ہے اور سراسر لادینیت ہے۔ اس جمہوریت کی پشت پر ترقی و ترویج کے لیے جو قوت کارفرما ہے اس کو سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت کہتے ہیں۔ مجموعی طور پر اب ہم اس ساری ترتیب کو نیو

23 اپریل: صوبہ زابل .... ضلع شینکئی .... مجاہدین کا افغان آرمی کے قافلے پر حملہ .... 3 گاڑیاں تباہ .... متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

ورلڈ آرڈر کہہ سکتے ہیں۔

مغربی اولڈ ورلڈ آرڈر کی طرح نیو ورلڈ آرڈر بھی رُو بہ زوال ہے:

آج حالاتِ حاضرہ کی سیاست اور معاشرتی کشمکش کو دیکھتے ہوئے مغربی اولڈ ورلڈ آرڈر اور نیو ورلڈ آرڈر میں ناکامی کے حوالے سے کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ مغربی اولڈ ورلڈ آرڈر وحی الٰہی اور آسمانی ہدایت سے محروم مغربی مفکرین کے مفروضوں اور خیالی تصورات پر مبنی نظام تھا۔ نیو ورلڈ آرڈر بھی بعینہٖ وحی الٰہی اور آسمانی ہدایت سے متصادم مفکرینِ مغرب کے قیاسات اور مفروضوں پر مبنی نظام ہے۔ مغربی اولڈ ورلڈ آرڈر نے تھیوکریسی، بادشاہتیں، ارسٹوکریسی اور انارکی کو پیدا کر کے پوری انسانیت کو ہلاکت ظلم و ستم اور بربریت و مشکلات سے دوچار کیا۔ اسی طرح نیو ورلڈ آرڈر نے یو این او، ویٹو، نیٹو، آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو جنم دے کر پوری انسانیت کو جنگ و جدل اور معاشی بحران سے دوچار کر دیا ہے۔ جس طرح مغربی اولڈ آرڈر کے پیروکاروں کو عبرت ناک رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑا اسی طرح نیو ورلڈ آرڈر کے پیروکاروں کا بھی انجام عبرت ناک ہونے کو ہے۔

لینن اور سٹالن کے مجسموں کے ساتھ بالآخر ان کی عوام کا برتاؤ یا سوویت یونین کا شیرازہ بکھرنا نیو ورلڈ آرڈر کی ناکامی و رسوائی کا آغاز ہی سمجھ لیجیے۔ اب امریکہ کی باری ہے۔ جو تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ سرزمینِ افغانستان میں مداخلت کر کے جس غلطی کا ارتکاب سوویت یونین نے کیا اسی غلطی کا ارتکاب امریکہ نے اپنے حواریوں سمیت کیا۔ سب کے سامنے ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان پر یلغار کر کے آج تک برسرِ جنگ ہیں۔

سوویت یونین افغانستان سے زخمی ریچھ کی طرح بھاگنے پر مجبور ہوا، وہ اپنے وجود کو برقرار نہ رکھ سکا، عسکری، معاشی، اقتصادی و اتحادی سطح پر زبردست شکست و ریخت کا شکار ہوا۔ آج امریکہ بھی بفضلِ تعالیٰ اپنے اتحادیوں سمیت عسکری و معاشی سطح پر بدترین شکست و ریخت سے دوچار ہے۔ سوویت یونین کے بقایا جات اپنے اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے امریکہ سے بھیک مانگنے پر مجبور ہوئے اور آج امریکہ بھی اپنے دیوالیہ پن کو چھپانے کے لیے ازلی دشمن چین سے بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ سوویت یونین کے آخری ایام میں بے روزگاری زوروں پر تھی۔ یہی حال آج کل امریکہ کا بھی ہے۔ بے روزگاری کے خلاف تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ ہڑتالیں، جلسے اور جلوس جاری ہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والوں سے کہا جا رہا ہے کہ تعلیم چھوڑ کر کھیتی باڑی شروع کرو۔ ڈگری لے کر بھی یہاں کوئی روزگار نہیں ملے گا۔

گذشتہ مہینوں خودساختہ عالمی تھانے دار امریکہ کو دیوالیہ ہونے میں صرف چند ہی گھنٹے باقی تھے مگر دونوں پارٹیاں اپنے اپنے اصولی موقف سے ہٹ کر ایک جعلی قرض نامے پر متفق ہوئیں اور دنیا کو چند دنوں یا مہینوں کے لیے فریب دینے میں کامیاب ہوئیں۔ مگر پول پھر بھی جلد کھلنے والا ہے۔ امریکہ کے دیوالیہ پن کا قصہ آج یا کل کا نہیں، ۱۱۔۹ کا شروع ہو چکا تھا جب سے جڑواں ٹاور اپنی تمام تر عظمت، فخر و غرور اور فرعونیت سمیت زمین بوس ہوئے۔ اب امریکہ اندر سے خالی ہے۔ صرف اور صرف کھوکھلی چوہدراہٹ باقی ہے جو کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے۔

یہ خوش فہمی، مبالغہ آرائی یا مفروضہ نہیں بلکہ زمینی حقائق ہیں کہ امریکہ کو دنیا کے اکثر و بیشتر محاذوں پر زبردست شکست کا سامنا ہے۔ مثلاً عراق، ایران، فلسطین، شام، لیبیا، مصر، لبنان، سوڈان، یمن، صومالیہ، افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں جن مقاصد کے حصول کی خاطر وہ بھاری سرمایہ خرچ کر کے دس سال سے برسرِ جنگ ہے ان میں ناکامی کے سوا اسے کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ حتیٰ کہ وہ کابل شہر میں اپنے سفارت خانے کو بھی محفوظ نہ بنا سکا۔ امریکی شکست کا اعتراف بذاتِ خود عراق و افغانستان کی جنگ میں شامل مغربی جرنیلوں نے بھی کیا ہے۔

انہی دنوں ایک نئی کتاب شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے ''ایکسیڈنٹل گوریلا''۔ اس کتاب کا مصنف ایک کرنل ہے جو عراق اور افغانستان میں جنرل پیٹریاس کا مشیرِ خاص رہا ہے اور اب ریٹائرڈ ہے۔ مصنف نے اپنے جنگی تجربات اور مشاہدات سے یہ ثابت کیا ہے کہ سرزمین افغانستان میں امریکہ زبردست شکست سے دوچار ہے۔ امریکہ اس جنگ کو کسی صورت جیت نہیں سکتا۔ اس نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ مجاہدین کے بارے میں ہم نے جو اندازے لگائے تھے وہ سب کے سب غلط ثابت ہوئے۔ مصنف نے اس کتاب میں جنگ کا نقشہ ایک مخصوص گراف کی شکل میں بنا کر یہ ثابت کیا ہے کہ امریکہ یہاں بری طرح پھنس چکا ہے اور نکلنے کے راستے معدوم ہیں۔

ہم سفر مجاہد ساتھیو!

معمارانِ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کے ستونوں پر تعمیر کردہ قصرِ جمہوریت میں خونِ شہدا کی بدولت دراڑیں پڑ چکی ہیں، حرکت شروع ہے، عالمی صلیبی معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ بہت بڑا خلا پیدا ہونے کو ہے۔ ہستیِ معمورہ میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ عالمِ انسانیت کو انتشار و اضطراب کے اس بھنور سے نکالنے کے لیے ایک فعال، دانا و بینا قوت کی ضرورت ہے جو بصورتِ مسیحا ظاہر ہو اور جمہوری چنگیزیت کے ہاتھوں مجبور و مقہور انسانیت کو فوز و فلاح امن و سلامتی اور عدل و انصاف کے ضامن نظام شریعتِ مطہرہ کی طرف لے آئے۔ یقیناً یہ مسیحا صرف اور صرف مجاہدین وقت ہی ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ سعادت ہمیں عطا فرما دیں۔ آمین ثم آمین!

☆☆☆☆☆

24 اپریل: صوبہ لوگر..........ضلع چرخ..........بارودی سرنگ دھماکے..........3 امریکی ٹینک تباہ..........12 امریکی اہل کار ہلاک اور زخمی

ہند سے مالٹا تک

مولانا منصور شاہ صاحب

قیدی جزیرہ:

’’مالٹا‘‘ نامی جزیرے سے برصغیر کی جدوجہد آزادی اور تحریک جہاد کی ناقابل فراموش داستان وابستہ ہے، جس کے تذکرے سے آج ہم اپنے جذبہ ایمانی کو جلا بخشیں گے۔لیکن اصل واقعے سے پہلے ذرا اس جزیرے کا تعارف ہوجائے۔’بحر احمر‘ بر اعظم ایشیا اور افریقہ کے درمیان حد فاصل ہے۔یورپ اور افریقہ کے درمیان جو سمندر حائل ہے اسے ’بحر متوسط‘ یا ’بحر روم‘ کہتے ہیں۔اس میں کئی چھوٹے بڑے جزیرے ہیں جن میں سے ایک کا نام مالٹا ہے۔انگریز اس جزیرے میں ان لوگوں کو قید کرتا تھا جنہیں وہ سیاسی یا عسکری طور پر اپنے لیے نہایت خطرناک سمجھتا تھا۔یہ جزیرہ سمندر کے بیچوں بیچ ہے۔اس سے قریب ترین ممالک شمال میں اٹلی اور جنوب میں تیونس ہیں۔مشرق اور مغرب میں دور دور تک سمندر ہی سمندر ہے۔اس جزیرے کا موسم سرد ہے اور یہاں بارشیں بھی بکثرت ہوتی ہیں،اس کی آبادی میں ساڑھے اٹھانوے فی صد رومن کیتھولک عیسائی ہیں۔

وجۂ انتخاب:

اس ملک کے اکثر باشندے دیہاتی ہیں جو مختلف نسلوں کے میل جول کا نتیجہ ہیں۔مثلاً نارمن،عرب، ہسپانوی اور انگریز۔یہاں زراعت نہیں ہوتی، جزیرے کا ایک حصّہ ناہموار ٹیکریوں اور چھوٹی بڑی بلندیوں پر مشتمل ہے۔یہاں کے باشندوں کا سب سے بڑا ذریعۂ آمدنی بحری جہازوں کی مرمت اور ماہی گیری ہے۔آج کل سیاحت بھی اس ملک کی آمدنی کا بڑا حصّہ بن گئی ہے۔ملک گیری اور اقوام عالم کی دولت ہڑپ کرنے کی حرص کے مارے ہوئے انگریز نے دنیا کے جس کسی ملک پر قبضہ جما رکھا تھا وہاں قریب ہی ایسے جزیرے ڈھونڈ رکھے تھے جن میں ان حریت پسند افراد کو قید کیا جائے جو اس کے استعماری مقاصد میں رکاوٹ بنتے ہوں۔چنانچہ ہندوستان میں جن قائدین کو اس نے سخت سزا دینا ہوتی یا انہیں مقامی جیلوں میں رکھنا مصلحت کے خلاف ہوتا،انہیں وہ بحر ہند میں موجود جزائر انڈمان میں (جنہیں عرف عام میں کالا پانی کہا جاتا ہے) بھیج دیتا تھا۔مصر،عراق ،ترکی وغیرہ کے مجاہدین کو قید کرنے کے لیے اس نے مالٹا کا انتخاب کیا ہوا تھا۔یہ وہی مالٹا ہے جہاں برصغیر کے نامور عالم دین اور دینی و جہادی قائد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ نے قید کاٹی۔آپ ہند کے رہنے والے تھے مگر عرب اور ترک حضرات کے لیے مخصوص ’’قیدی جزیرے‘‘ میں کیونکر محبوس رکھے گئے؟اس کو سمجھنے کے لیے آپ اور آپ کے رفقا کی جدوجہد اور تحریکِ جہاد کی روداد سمجھنا ضروری ہے۔

ہموار زمین کی تیاری:

یہ آج سے تقریباً سو سال پہلے (۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) کی بات ہے کہ ہندوستان پر غلامی کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔۱۸۵۷ء کے جہاد کی ناکامی کے بعد انگریز کے ظالمانہ اور سفاکانہ تشدد نے برصغیر پر جمود کی جو فضا طاری کی تھی،اس کے ازالے کے لیے ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں دیوبند کے قصبہ میں جو دارالعلوم قائم کیا گیا تھا وہ برگ و بار لا چکا تھا۔اس کے پہلے طالب علم مولوی محمود حسن اب اسی دارالعلوم کے صدر مدرس تھے اور شیخ الہند کا موقر خطاب پا کر مسلمانانِ ہند کی آزادی اور شریعت کی حکمرانی کے لیے ہمہ جہت کام کر رہے تھے۔وہ اپنے اساتذہ سے اس نظریے کو اچھی طرح سمجھ کر برتتے چلے آرہے تھے کہ قیامِ دارالعلوم کا مقصد صرف تعلیم و تعلم نہیں، بلکہ ایسے رجال پیدا کرنا ہے جو اس ملک کو انگریز کی غلامی سے نجات دلا سکیں۔چنانچہ انہوں نے مسلسل یہ کوشش جاری رکھی کہ باصلاحیت اور ذہین طلبہ کا انتخاب کرکے ان سے ان کے مزاج اور صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جائے۔بڑے بڑے علما و مشائخ سے آپ زیادہ امیدیں نہیں رکھتے تھے کیونکہ ان کو اپنی بڑائی اور مرتبے کی وجہ سے بہت سے خطرات لاحق ہوجاتے ہیں۔اس لیے آپ اپنے تلامذہ اور مریدین پر کام کرتے رہے۔شاگردوں اور مریدوں کو لے کر تحریک چلانا بہت کامیاب حکمت عملی تھی جس کی بنیاد آپ نے رکھی۔آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ دارالعلوم کے صدر مدرس تھے،اس بلند علمی منصب پر فائز اونچے درجے کے سبق پڑھاتا ہے، چھوٹے درجات کے طلبہ کا سبق اس کے پاس نہیں ہوتا۔لیکن آپ سالہا سال سے ایسا کر رہے تھے کہ بڑے درجات کے ساتھ چھوٹے درجوں کے ہونہار طلبہ کو بھی درس دیتے۔سبق کے بعد بھی آپ کی نشست درس گاہ ہی رہتی۔آپ کی اس غیر معمولی شفقت اور دلچسپی کا نتیجہ یہ ہوتا کہ طلبہ صرف آپ کے گرویدہ نہیں ہوتے تھے بلکہ بہت سے آپ کے رنگ میں رنگ جاتے۔اس رنگ کا ایک چھینٹا یہ ہوتا کہ جو آپ سے روحانی تربیت کے لیے بیعت ہوتا تھا اس سے آپ جہاد کی بیعت لیتے تھے۔لہٰذا آپ نے جو شاگرد تیار کیے وہ جذبۂ جہاد سے سرشار تھے۔حکومت برطانیہ کے زیر اثر علاقوں میں جہاد کے لیے عملی تربیت نہیں دی جاسکتی تھی مگر یہ آپ کا کمال تھا کہ آپ نے ایک نظریاتی اور تصوراتی چیز کو عملی طور پر ممکن کام سے زیادہ پرجوش اور متحرک بنادیا تھا۔آپ کے شاگردوں کا فوری کام یہ ہوتا تھا کہ وہ جہاں پہنچتے ،مدرسہ قائم کرتے اور اشاعت علم کے ساتھ ولولہ جہاد کے پودے لگا دیتے تھے۔اس طرح کے مدرسے پورے ہندوستان میں قائم کیے گئے،مگر آپ کی خاص توجہ ہندوستان کے شمال مغرب میں واقع سرحد کے قبائل پر تھی کیونکہ وہاں کی آزاد فضا میں جہاد کا کام عملی طور پر کیا جاسکتا تھا۔اس علاقے کی ایک خصوصیّت یہ بھی تھی کہ یہاں کے جواں مرد مسلمانوں نے اب

24اپریل:صوبہ پکتیا........صدر مقام گردیز شہر.........مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گشت کے دوران حملہ..........کم از کم 6فوجی ہلاک..............5زخمی

تک انگریزی اقتدار کے سامنے سر نہیں جھکایا تھا، یہ جنگ جو بھی تھے اور جاں باز بھی۔ پھر یہاں سید احمد شہید رحمہ اللہ کی تحریک سے وابستہ مجاہدین بھی تھے۔ چنانچہ آپ نے سرحد سے تعلّق رکھنے والے پٹھان شاگردوں کو قبائل میں بھیجا۔ انہوں نے وہاں پہلے سے موجود حضرات کے دیگر شاگردوں سے مل کر گاؤں گاؤں اور قبیلہ قبیلہ جا کر زمین ہموار کی۔ پھر حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے اصرار پر آپ کے مخلص دوست حاجی صاحب ترنگ زئی بھی اس علاقے میں چلے گئے اور اس طرح یہاں مجاہدین کی بھاری جمعیت تیار ہوگئی۔

جنودِ ربانیہ کی تشکیل:

حضرت شیخ الہندؒ بہت بالغ نظر اور مدبر قائد تھے۔ آپ نے انگریز کے خلاف ہر سطح پر کام کیا۔ انگریز کے زیرِ قبضہ علاقوں میں ہم خیال اور ہم فکر افراد پیدا کرنے اور ان کی ذہنی و سیاسی تربیت کے لیے آپ نے بالترتیب ''ثمرۃ التربیت''، ''نظارۃ المعارف'' اور ''جمعیۃ الانصار'' کے نام سے جماعتیں اور ادارے بنائے۔ دوسری طرف آپ مسلح جہاد کے لیے قبائل والوں کو متحد کر رہے تھے اور سرحد سے لے کر کابل تک مجاہدین کی مضبوط جماعت تیار ہو رہی تھی۔ سیاسی اور جہادی دونوں سطح پر آپ کی یہ محنت جاری تھی کہ بین الاقوامی حالات نے اچانک کروٹ لی اور آپ کو اپنا کام تیز تر اور کھل کر کرنا پڑا بلکہ ایسا وقت بھی آ گیا کہ آپ کو عملی طور پر میدان میں نکلنا پڑا۔ ہوا یوں کہ جنگِ عظیم شروع ہوگئی، اس میں تُرک کنارہ کش تھے مگر انہیں بھی جنگ میں کھینچ لیا گیا۔ اب ایک طرف جرمنی اور ترکی تھے اور دوسری طرف یورپ کی بڑی طاقتیں۔ برطانیہ اور اس کی ہم نوا حکومتوں نے یورپ میں واقع بلقان کی ریاستوں (بلغاریہ، آسٹریا، ہنگری، سربیا وغیرہ) کو جو ترکوں کے زیرِ نگیں تھیں، ورغلا کر خلافتِ عثمانیہ کے خلاف کھڑا کر دیا۔ ان جنگوں نے جنہیں جنگ بلقان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، مسلمانانِ عالم کو نہایت بے چین کر دیا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ یورپ کے ''سفید عفریت'' خلافت کے چراغ کو گل کرنے کی فکر میں ہیں۔ ادھر سرحدی قبائل کے مجاہدین کی انگریزوں سے جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ مجاہدین کی پرجوش کارروائیوں سے چند مہینوں میں ہی انگریزوں کو انتہائی جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس پر انگریزوں نے یہ چال کھیلی کہ پروپیگنڈے کے ذریعے مشہور کروایا کہ جہاد بغیر امیر کے درست نہیں۔ (آج کل بھی اس فرنگی پروپیگنڈے کی بازگشت سننے کو ملتی ہے اور بعض سادہ لوح مسلمانوں کی ہمت پست کر دیتی ہے)۔ اس سے مجاہدین کے جوش و خروش اور اتحاد میں کمی آ گئی۔ ادھر مجاہدین کے لیے سامانِ رسد اور ضروریات کی ترسیل کا مسئلہ بھی پیچیدہ شکل اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اس لیے حضرت شیخ الہندؒ سے تقاضا کیا گیا کہ آپ آزاد قبائلی علاقے میں تشریف لے آئیں اور مجاہدین کی قیادت سنبھالیں۔ لیکن حضرت نے وہاں جانے کی بجائے حجاز کا قصد کیا۔ کیونکہ مجاہدین اور ضروریاتِ جہاد کے لیے غیر معمولی امداد کی ضرورت تھی۔ عامۃ المسلمین کی امداد اس کے لیے ناکافی تھی، لہٰذا ضروری تھا کہ خلافت کو اپنی پشت پر کھڑا کیا جائے۔ پھر سلطنت عثمانیہ کی حمایت حاصل کرنے سے یہ فائدہ بھی تھا کہ مرکز خلافت سے تائید مل جانے کے بعد ہر مسلمان آپ کی بے دریغ حمایت کرتا۔ اس لیے آپ نے قبائلی علاقہ میں جانے کے بجائے حجاز کا ارادہ کیا تاکہ ترکی میں خلافت سے رابطہ کریں اور ان کی فوجی امداد ساتھ لے کر آزاد علاقوں کی طرف سے ہندوستان پر حملہ آور ہوں اور اسے انگریز سے آزاد کروائیں۔ آپ کے علاوہ اور کوئی شخص اتنا ذی وجاہت نہ تھا کہ ترک سلاطین اس کی بات مان لیتے۔ اس لیے آپ نے خود حجاز کا سفر کیا اور مجاہدین کے نظم کو دیکھنے کے لیے اپنی جگہ اپنے لائق اور معزز شاگرد مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو بھیجا۔ انہوں نے کابل پہنچ کر تحریک کو منظّم کیا اور ''جنودِ ربانیہ'' کی داغ بیل ڈالی۔

خوابوں کی تعبیر:

اگر حضرت شیخ الہندؒ کا یہ منصوبہ کامیاب ہو جاتا تو نا صرف یہ کہ پورے ہندوستان پر شرعی حکومت قائم ہو جاتی بلکہ انگریز کو ایسا دھچکہ لگتا کہ وہ خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کی ہمت نہ کرتا۔ آپ حجاز پہنچ کر اعلیٰ ترک حکام سے ملے اور ان سے ہندوستان کے مسلمانوں کے نام پیغامات اور امداد کی یقین دہانی حاصل کی۔ اب آپ کو خلافت اسلامیہ کی حمایت اور نمائندگی حاصل ہو چکی تھی اور آپ جلد سے جلد قبائلی علاقہ میں پہنچ کر مجاہدین کی قیادت سنبھالنا چاہتے تھے مگر ابھی سواریوں کے انتظام میں مصروف تھے کہ مکہ کے گورنر (جو اردن کے موجودہ حکمران خاندان کا جدِّ اعلیٰ اور انگریزوں کا ہم نوا تھا) نے آپ کو ترکوں کی مخالفت پر ایک فتویٰ پر دستخط کرنے کو کہا اور انکار پر بہانہ بنا کر گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد آپ کو مصر پہنچا دیا گیا۔ یہاں آپ سے تفتیش ہوتی رہی، خطرہ پھانسی کا تھا مگر انگریز کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکے۔ ترک حکمرانوں سے لیے گئے خطوط ایک صندوق کی دوہری لکڑی میں رکھ کر ہندوستان اور وہاں سے آزاد قبائل پہنچا دیے گئے تھے لہٰذا پھانسی کے بجائے مالٹا کے جزیرے میں قید کا حکم ہوا۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۷ء کو مالٹا روانہ کر دیا گیا، جہاں فوجی افسروں یا سیاسی قائدین کو قید کیا جاتا تھا۔ وہاں تقریباً تین برس دو مہینے قید میں گزارنے کے بعد ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۲ مارچ ۱۹۲۰ء کو جمعہ کے دن رہا ہوئے اور تقریباً دو ماہ بعد ۲۰ رمضان ۱۳۳۸ھ / ۶ جون ۱۹۲۰ کو رہا ہو کر واپس بمبئی پہنچے۔ آپ کے استقبال کے لیے دور دراز سے خلقت خدا ٹوٹ پڑی۔ آپ نے عمرِ عزیز کے بقیہ تین سال بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود قرآن مجید کے لفظی و معنوی تعلیم کی اشاعت، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کے فروغ اور انگریز کے خلاف حسب مقدور جدوجہد میں گزاری۔

مالٹا کا یہ نقشہ ہمیں جدوجہد اور جہاد کی اس عظیم داستان کی یاد دلاتا ہے۔ آپ نے جس کابل کو دینی تحریک کا مرکز بنایا تھا، آج الحمدللہ! وہاں آپ کے متوسلین اور روحانی فرزندوں نے شرعی حکومت قائم کر کے آپ کے خوابوں کو شاندار تعبیر دے دی ہے۔ اب حضرت شیخ الہندؒ کے مقتدین و منتسبین کا فرض ہے کہ اسے مضبوط و مستحکم بنا کر ان امیدوں کی تکمیل کریں جن کے لیے ان کے اسلاف نے جاں گسل جدوجہد کی تھی۔

25 اپریل: صوبہ ہرات .... ضلع ادرسکن .... مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ نیٹو .... 3 فیول بھرے ٹینکر تباہ .... متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک

ہمارا جہاد اللہ کے فضل سے فتح کے قریب ہے

امارتِ اسلامی صوبہ نورستان کے مسئول شیخ دوست محمد حفظ اللہ سے ایک ملاقات

شیخ دوست محمدؔ امارتِ اسلامی کی طرف سے صوبہ نورستان میں مجاہدین کے مسؤل ہیں۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی پھر شرعی تعلیم کی تکمیل کے لیے پاکستان چلے گئے۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد وہ تدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے اور کئی مدارس میں تدریسی فرائض انجام دیے۔ شیخ صاحب تفسیر، حدیث اور فقہ میں بہت ماہر استاد مانے جاتے ہیں۔ انہوں نے جہاد اور دیگر شرعی امور پر بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور سرحد کے دونوں اطراف مشہور عالم شمار ہوتے ہیں۔ شیخ نے تعلیم وتصنیف کے علاوہ اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ جہاد اور مجاہدین کی تعلیم وتربیت کی نذر کر دیا۔ دنیا کی آسائشوں کو خیر آباد کہہ کہ پہاڑوں اور غاروں کی زندگی بسر کی، اگرچہ ان کی داڑھی سفید ہو چکی ہے لیکن ان کا عزم آج بھی جوان ہے۔ ان دنوں وہ نورستان میں امارتِ اسلامی کی طرف سے مجاہدین کے مسؤل کے طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں

سوال: محترم شیخ سب سے پہلے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں ملاقات کا موقع فراہم کیا تاکہ ہم نورستان کی تازہ ترین صورت حال جان سکیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ مختصراً صوبہ کی موجودہ صورت حال بیان کریں؟

جواب: الحمد لله والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، و بعد۔ ہم بھی آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ اتنی مشقت برداشت کر کے یہاں تشریف لائے، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ صوبہ نورستان افغانستان کے مشرقی علاقے میں واقع ہے اور مرکز پارن کے علاوہ سات اضلاع پر مشتمل ہے۔ اس صوبے کو عام طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: مشرقی، وسطی اور مغربی نورستان۔ مشرقی نورستان برگِ مطل اور کامدیش کے اضلاع پر مشتمل ہے، وسطی نورستان میں وانت، واما اور صوبے کا مرکز پارن شامل ہیں جب کہ صوبے کے مغربی حصّے میں تین اضلاع نورکرم، دواب اور مندول شامل ہیں۔ نورستان عمومی طور پر پہاڑی علاقہ ہے، بہت کم میدانی جگہیں ہیں۔ صوبے کا زیادہ تر حصّہ پہاڑوں، جنگلوں اور دریاؤں پر مشتمل ہے، اسی لیے جہادی اور گوریلا کارروائیوں کے لیے انتہائی موزوں سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ صوبہ روسی قبضے کے دوران حملہ آوروں کے لیے سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوا تھا اور اب بھی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے خطرناک ترین محاذوں میں سے ایک ہے۔

سوال: صوبے کے مختلف علاقوں کی صورت حال کی تفصیلات کیا ہیں؟ کون سے علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں اور کون سے دشمن کے؟ اور کیا نورستان کی سرزمین پر غیر ملکی حملہ آوروں کے اڈے موجود ہیں؟

جواب: افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح نورستان میں بھی امریکیوں نے اپنے فوجی اڈے بنائے تھے۔ ان کا سب سے مضبوط مرکز کامدیش کے علاقے میں تھا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل اور مجاہدین کی بے مثال قربانیوں کی بدولت صوبہ نورستان امریکیوں سے پاک ہو چکا ہے، سوائے ایک اڈے کے جو نورستان کے انتہائی مغرب میں نورکرم کے علاقے میں صوبہ لغمان کے سرحدی گاؤں کالاگوش کے قریب واقع ہے۔ باقی سارے نورستان میں ان کا کوئی اڈہ نہیں ہے۔ جہاں تک صوبے کے اضلاع کا تعلّق ہے تو الحمدللہ تین اضلاع کامدیش، مندول اور دویگل مکمل طور پر مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ واما اور برگِ مطل کے اضلاع میں ملی فوج ضلعی ہیڈکوارٹرز میں موجود ہے لیکن اپنے مراکز سے باہر نہیں نکل سکتی کیوں کہ ان سے ایک کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر مجاہدین کے مراکز موجود ہیں۔ اس طرح صوبے کا مرکز پارُن بھی مجاہدین کے مکمل محاصرے میں ہے۔ اس کے وسط میں چند مربع کلومیٹر علاقہ ملی فوج کے پاس ہے جو چاروں طرف سے حفاظتی چوکیوں سے گھرا ہوا ہے جب کہ ضلع کا باقی علاقہ اور مرکز کی طرف جانے والے تمام راستے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ مختصراً نورستان میں امریکی صرف لغمان کی سرحد کے نزدیک نورگرام کے علاقے میں موجود ہیں اور ملی فوج واما، برگِ مطل اور پارُن میں اپنے فوجی کیمپوں میں محصور ہیں اور ان کو صرف فضائی راستے سے رسد پہنچتی ہے۔ ان شاءاللہ بہت جلد اللہ کی مدد سے مجاہدین ان مراکز کو بھی فتح کر لیں گے اور ملی فوجی یا تو مجاہدین کے سامنے ہتھیار پھینک دیں گے یا ہیلی کاپٹروں میں بیٹھ کر بھاگ جائیں گے ان شاءاللہ۔

سوال: آپ نے مرکز پارُن کا ذکر کیا۔ گذشتہ دنوں ملی حکومت نے اس بارے میں بہت تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اس پر مجاہدین کے قبضے کا شدید خطرہ ہے۔ کیا مجاہدین نے اس پر کسی بڑے حملے کا منصوبہ بنایا ہے؟

جواب: جی ہاں، مجاہدین صوبے کے مرکز کو دشمن سے پاک کرنے کے منصوبے کے آخری مراحل میں پہنچ چکے ہیں۔ جس طرح انہوں نے کامدیش اور وانت کے اضلاع میں کیا تھا۔ اس سال ہم نے اپنی کارروائیاں صوبے کے مرکز پر مرکوز کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں صوبے کے مرکز کو فتح کرنے کی توفیق عطا فرمادی تو اس کا مطلب ہو گا کہ پورا صوبہ دشمن کے تسلط سے آزاد ہو جائے گا کیوں کہ صوبے کے باقی اکثر علاقے مجاہدین فتح کر چکے ہیں اور جن چند علاقوں میں دشمن موجود ہے وہاں اس کی موجودگی انتہائی کمزور اور برائے

25 اپریل: صوبہ پکتیکا..........ضلع اومنہ..........پولیس گاڑی مجاہدین کے نصب کردہ بم سے ٹکرا کر تباہ..........5 پولیس اہل کار موقع پر ہلاک

نام ہے۔مرکز کی طرف جانے والے سارے راستے بند ہیں اور مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ابتدائی مرحلے کے طور پر مجاہدین نے دشمن کی دفاعی چوکیوں پر حملے کیے ہیں اور اللہ کے فضل سے ان میں سے تین کو فتح کر لیا ہے اور اسی طرح کابل سے دشمن کے لیے رسد لے کر آنے والا ایک ہیلی کاپٹر بھی مار گرایا ہے۔لیکن آخری بڑا حملہ ابھی شروع نہیں ہوا۔

سوال: اگر اللہ کی نصرت سے یہ کارروائی کامیاب ہوگئی تو اس کے بعد آپ کے کیا منصوبے ہیں؟

جواب: جیسا ہم نے آپ کو پہلے بتایا کہ برگِ مطل اور واما کے اضلاع میں دشمن کی کچھ افواج موجود ہیں، جو کافی عرصے سے مجاہدین کے محاصرے میں ہیں۔ہم ان علاقوں کو دشمن سے پاک کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد دشمن صرف مغربی نورستان میں نورکرم کے علاقے میں رہ جائے گا۔باقی سارا نورستان ان شاءاللہ غاصب دشمن سے پاک ہوجائے گا۔

سوال: گذشتہ چند سالوں میں اللہ کے فضل سے مجاہدین کو نورستان میں کئی بڑی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔انہوں نے کئی دفعہ برگِ مطل کا ضلع فتح کیا، کامدیش میں امریکہ کے پانچ انتہائی مضبوط مراکز کو تباہ کیا اور اسی طرح وانت ویگل کے ضلع کو مکمل طور پر آزاد کرایا، آپ کے خیال میں مجاہدین کی ان فتوحات کا راز کیا ہے؟

جواب: ہمارا ایمان ہے کہ یہ ساری کامیابیاں اللہ کے فضل اور اس کی خصوصی رحمت کا نتیجہ ہیں جس نے نہتے مجاہدین سے امریکہ کی مضبوط ترین چوکیوں کو تباہ کرایا۔اس کے بعد بے شک یہ مجاہدین اور ہماری عوام کی بے مثال قربانیوں کا ثمر ہے، کیوں کہ نورستان کے عوام اس جنگ میں مجاہدین کے شانہ بشانہ شریک ہیں اور انہوں نے اپنے جان و مال اور ہر وسیلے سے فریضہ جہاد کی ادائیگی میں مجاہدین کی نصرت کی ہے۔خطے کا دشمن سے پاک ہونا، مجاہدین کے ساتھ عوام کے بھرپور تعاون کی دلیل ہے۔اب صورت حال یہ ہے کہ پورے صوبے میں چند کٹھ پتلیوں کے علاوہ جو مرکز میں موجود ہیں، کوئی بھی نہیں جو مجاہدین کی مخالفت کرے۔کیوں کہ جو لوگ دشمن کے ساتھ ملے تھے وہ سب بھاگ کر جلال آباد یا کابل جا چکے ہیں اور باقی سب لوگ الحمدللہ مجاہدین کے ساتھ کھڑے ہیں۔

سوال: نورستان کا علاقہ پہاڑی اور جنگلی نوعیت کا ہے اور ذرائع ابلاغ کی پہنچ سے بہت دور ہے۔جب کبھی دشمن کے ساتھ کوئی مقابلہ ہوتا ہے تو دشمن مجاہدین کو بھاری نقصان پہنچانے کے دعوے کرتا ہے۔ان دعووں میں کتنی سچائی ہے؟

جواب: ایسے دعوے اپنے شکست خوردہ فوجیوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے دشمن کا آخری حربہ ہیں۔سچ یہ ہے کہ لڑائی میں مجاہدین کا نقصان بہت کم ہے اس کی وجہ یہ ہے گذشتہ سالوں کے تجربے سے مجاہدین سیکھ چکے ہیں کہ دشمن کے فضائی حملوں سے بچنے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کرنی ہے اس کے علاوہ نورستان کا اکثر علاقہ پہاڑی اور گھنے جنگلوں پر مشتمل ہے اس لیے فضائی حملوں کا اثر اور بھی کم ہو جاتا ہے۔سو جب قدرتی عناصر کی وجہ سے فضائی حملوں کا نقصان نہ ہونے کے برابر ہے اور زمین پر دشمن کی فوجیں برائے نام موجود ہیں تو پھر مجاہدین کا نقصان زیادہ کیسے ہوسکتا ہے؟ گذشتہ سالوں میں مجاہدین کا کسی واقعہ میں کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا البتہ متعدد مرتبہ دشمن نے عام آبادیوں اور دیہات پر بم باری کی ہے جس عامۃ المسلمین کا کافی نقصان ہوا ہے۔

سوال: آپ نے گھروں اور دیہات پر دشمن کی بم باری اور عام لوگوں کے قتلِ عام کا تذکرہ کیا ہے، آپ اس کی کچھ مثالیں بیان کریں گے؟

جواب: چند سال پہلے امریکی فوجیوں نے کامدیش کے ایک گاؤں باٹی خیل میں حملہ کیا اور ۲۰ عام شہریوں کو قتل کر دیا جس میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے۔اسی ضلع میں امریکی جہازوں نے ایک مسافر بس پر بم باری کر کے آٹھ لوگوں کو شہید کیا۔اسی طرح برگِ مطل کے ایک گاؤں پر بم باری کر کے ۴۰ لوگوں کو قتل کیا اور دواب کے ایک گاؤں پر حملہ کر کے ۳۰ عام شہری شہید کر دیے۔امریکہ کے سفاکانہ جرائم کی فہرست بہت طویل ہے اور نورستان میں ان کے مظالم کی کئی داستانیں ہیں، اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو طوالت کا اندیشہ ہے۔الحمدللہ دشمن میں زمین پر ہمارا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہے اس لیے فضائی بم باری سے اپنی خلش مٹانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جیسا میں نے بتایا کہ اس سے بھی کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا۔

سوال: جیسا کہ نورستان کے اکثر علاقے فتح ہو چکے ہیں، ان کا معاشرتی انتظام چلانے کے لیے آپ کا کیا لائحہ عمل ہے؟

جواب: آزاد علاقوں کا انتظام چلانے کے لیے امارتِ اسلامی کے لائحہ عمل میں واضح ہدایات موجود ہیں۔جس کے مطابق انتظام چلانے کے لیے ایک انتظامیہ، عدلیہ اور تعلیم، دعوت اور رہنمائی کے لیے علما کا ایک کمیشن ہونا چاہیے۔انہی ہدایات کی روشنی میں ہم نے ذمہ داران کا تقرر کیا ہے جو آزاد علاقوں کا انطام چلا رہے ہیں اور امارتِ اسلامی کے احکامات کے مطابق عوام کی خدمت میں مصروف ہیں۔عوام اپنے معاملات لے کر ان کے پاس جاتے ہیں اور الحمدللہ عوام اور عمال میں مکمل تعاون اور ہم آہنگی موجود ہے۔

سوال: آخر میں آپ اہل ایمان اور مجاہدین کے لیے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میرا مجاہدین اور مسلمانوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ ہمارا جہاد اللہ کے فضل سے فتح کے قریب ہے اور یہ اس جہاد کے ثمرات اکٹھا کرنے کا وقت ہے۔اس حساس مرحلے پر ہمیں دشمن کی چالوں سے ہوشیار رہنا ہوگا، کیوں کہ وہ اپنی مکاری کے ذریعے مجاہدین کی صفوں میں تفرقہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ دشمن کے مکروہ عزائم سے خبردار رہیں اور سنجیدگی اور احتیاط کے ساتھ اپنے جہاد کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

☆☆☆☆☆

26اپریل: صوبہ پکتیا..........ضلع زازئی آریوب..........مجاہدین کا امریکی فوج پر گھات لگا کر حملہ..........8امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

عالمی صلیبی کفر......قرآن مجید اور مکہ مدینہ کا دشمن

مصعب ابراہیم

پچھلے سال ۱۱ ستمبر کے موقع پر قرآن مجید کو نذرِ آتش کرنے کا اعلان کرنے والے ملعون امریکی پادری ٹیری جونز نے پولیس کی حفاظت میں ۲۹ اپریل ۲۰۱۲ء کو اپنے اس شیطانی ارادے کو عملی جامہ پہنا دیا۔اور اس سارے منظر کو انٹرنیٹ پر جاری بھی کر دیا۔امریکی فوجیوں کی جانب سے بگرام ایئر بیس پر قرآن کریم کی بے حرمتی سے لے کر بد بخت ٹیری جونز کے قبیح عمل تک......اسلام دشمنی اور قرآن سے عداوت کا ایک ہی سلسلہ ہے جو مستقل انداز سے کسی نہ کسی صورت سامنے آتا جا رہا ہے۔اسلام سے بیر اور کینہ پوری ہر صلیبی معاشرہ کے رگ وپے میں بھری ہے، عالمِ کفر کے ہر طبقے میں سرایت کر چکی ہے اور وہاں کے عامۃ الناس سے لے کر ائمۃ الکفر اور مذہبی پیشواؤں کی گھٹی میں بلاتخصیص پڑی ہوئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی عزت وحرمت پر ہاتھ ڈالنا، شعائر اسلام کی تضحیک کرنا، مسلم سرزمینوں پر قبضہ اور غارت گری کے مثالیں قائم کرنا، قرآن مجید کو نشانہ بازی کی مشق کے لیے استعمال کرنا اور اپنی افواج کے لیے قرآن مجید کو ٹائلٹ پیپر کے طور پر استعمال کرنا...... یہ سب صلیبی تعصب، کفار کی شیطنت اور کمینگی کی حدوں تک گرنے کے مظاہر ہیں۔

فلوریڈا کے چرچ Dove World Outreach Center (ڈوو ورلڈ آؤٹ ریچ سنٹر) کے سربراہ Terry Jones (ٹیری جونز) نے، جو اس ملعون مہم کو ترتیب دینے والا اور اس کا انتظام کرنے والا ہے، اعلان کیا ہے کہ ''قرآن کو جلانے کا مقصد یہ ہے کہ اس امر کی ضرورت پر زور دیا جائے کہ تمام عیسائی اور سیاست دان یکجا ہو کر اعلان کریں کہ ہمیں اسلام نہیں چاہیے''۔

''میرا مطلب ہے کہ تم اپنے آپ سے پوچھو کیا آپ نے کبھی کوئی ایسا مسلمان دیکھا ہے جو واقعی خوش ہو؟ جب کہ وہ مکہ کے راستے پر ہوتے ہیں جبکہ وہ مسجد کے فرش ہر جمع ہوتے ہیں کیا اسلام واقعی ایک آسودہ مذہب نظر آتا ہے؟''۔یہ وہ سوال ہیں جو جونز نے اپنی یوٹیوب پوسٹ پر پوچھے، اس کے بعد وہ خود کہتا ہے "No, to me it looks like a religion of the devil. ''نہیں مجھے تو یہ ایک شیطانی مذہب لگتا ہے''۔

جونز نے ۱۹۸۱ء میں اس چرچ کو قائم کیا اور اسی دوران میں اُس نے اسلام کے خلاف اپنی ہرزہ سرائی کا آغاز کرتے ہوئے Islam is of the Devil ''اسلام دراصل شیطنت ہے'' نامی کتاب لکھی۔اس کتاب میں وہ اپنی متعفن سوچ کا اظہار اس طرح کرتا ہے Protests are key to the mission of his church,We feel, as Christians, one of our jobs is to warn, The goal of these and other protests are to give Muslims an opportunity to convert ''احتجاج اس چرچ کے مشن میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔عیسائی ہونے کی حیثیت سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری ایک ذمہ داری تنبیہ کرنا بھی ہے۔اس احتجاج کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو مذہب تبدیل کرنے کا ایک موقع دیں''۔

بعض سادہ لوح مسلمان، کفر سے ولاء (دوستی) اور ایمان سے براء (دشمنی) کا تعلّق قائم کرنے والے ''دانش وروں'' کے پھیلائے گئے پروپیگنڈے کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ''چند افراد یا مخصوص طبقہ کی جانب سے ایسی ناپاک حرکات کا صدور، یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا کہ پوری مغربی دنیا ہی اسلام دشمن ہے......ایسے ناپسندیدہ افعال کے کرنے والوں کی مذمت کرنی چاہیے اور اپنے دل کھلے رکھنے چاہئیں''۔یہ ہفوات بکنے والے اس حقیقت سے آنکھیں چراتے ہیں کہ یہ سب اہل صلیب کی اسلام دشمنی پر پردہ پوشی کے لیے پراگندہ تاویلات اور بے سروپا دلیلیں ہیں جن کی اصل کچھ بھی نہیں......جدید مغربی معاشرے کی اٹھان ہی احکاماتِ الٰہیہ کے انکار اور وحی الٰہی سے سرتابی پر ہوئی ہے اور اس سارے معاشرتی نظام کی بنیاد میں اسلام دشمنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے بغض، قرآن کریم سے عداوت اور شعائر اسلام سے نفرت پوری شدومد سے کارفرما ہے۔

یہ صرف ایک ملعون امریکی پادری یا بگرام میں چند امریکی فوجیوں کا کردار نہیں بلکہ صلیبیوں کے سردار امریکہ کی مستقل پالیسی ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے اسلام کا نام ونشان مٹایا جائے اور دجال کی راہ میں رکاوٹ بننے والے فرزندانِ توحید کا قلع قمع کیا جائے۔یہی پالیسی صلیبی مغرب کی اصل ہے اور صلیبی مغرب اپنی اصل سے ایک لمحے کے لیے بھی دور نہیں ہوا۔

اس کی تازہ ترین مثال تو بگرام میں پیش آنے والا دل دوز واقعہ اور ٹیری جونز کا عمل ہے لیکن گذشتہ آٹھ سالوں سے امریکی فوج کو پڑھایا جانے والا نصاب کفار کی اسلام دشمنی کو ''انفرادی افعال'' کا نام دے کر گزر جانے والوں کے افکار ونظریات کی مکمل طور پر نفی کر رہا ہے۔

۲۰۰۴ء سے ورجینیا کے جوائنٹ فورسز اسٹاف کالج سمیت امریکی فوج کے

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے نصاب کے چند اقتباسات ہی پر اگر ایک نظر ڈال لی جائے تو کفار کے ازلی اسلام دشمن چہرے کو بخوبی پہچانا جا سکتا ہے، اُن کی سرشت میں پنہاں اسلام سے قلبی عداوت کو معلوم کیا جا سکتا ہے اور باقی کورس میں جو کچھ پڑھایا جا تا رہا ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

''ہر مسلمان متشدد ہوتا ہے، مسلمان جو زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہیں یہ دراصل جنگ جوؤں کی مدد کا طریق کار ہے۔'' اعتدال پسند اسلام کا کوئی وجود نہیں، بربریت والے نظریات کو مزید برداشت کرنا ممکن نہیں۔ اسلام خود کو بدل لے ورنہ مکمل تباہی کے لیے تیار ہو جائے۔ جنیوا کنونشن اور اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی اداے کے قوانین کے مطابق مسلم کشمکش میں عام مسلمانوں کے تحفظ اور سلامتی کی کوئی اہمیّت نہیں۔ مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے دس فی صد آبادی کو ملیا میٹ کرنا ہوگا، پیشہ وارانہ فوجی کی حیثیت سے آپ سے قوم کا تقاضا ہے کہ ان کے خلاف مکمل جنگ کا آغاز کریں۔ مسلمان نہ سدھریں تو امریکی فوج ڈریسڈن، ناگاساکی اور ہیروشیما کے تاریخی واقعات کی روشنی میں اسلام کے تاریخی شہروں مکہ اور مدینہ پر حملہ کر کے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دے۔ تورات اور انجیل میں اگرچہ جنگ و جدل کے احکامات موجود ہیں مگر ان میں محبت کا پیغام بھی موجود ہے۔ اس کے برعکس قرآن میں صرف جنگ و جدل کے احکام ہیں، کفار کے خلاف ہر طرح کی جنگ جائز قرار دی گئی ہے، اگر مسلمان قرآنی احکامات پر عمل کرتے رہے تو ان کا امن و محبت کی جانب مائل ہونا مشکل ہے کیونکہ وہ ان قرآنی احکامات کے سبب اول دن سے ہی جنگ و جدل کے شائق ہیں''۔

مکہ اور مدینہ پر جوہری حملے کے منصوبے کی تکمیل کے لیے امریکی فوجی افسران کی ذہن سازی کرنے والا اور اس منصوبے کا خالق امریکی لیفٹیننٹ کرنل میتھیو اے ڈولی اپنی خفیہ عسکری مہمات کے نتیجے میں امریکی فوج کا چوتھا بڑا ایوارڈ حاصل کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ سات عسکری میڈل وصول کرنے والا یہ کرنل اب تک آٹھ سو سے زائد اعلیٰ امریکی فوجی افسران کو اسلام مخالف تربیت دے چکا ہے۔ اس کے تیار کردہ کورس کا نام Prespectives on Islam and Islamic extremism رکھا گیا ہے۔ یہ کورس سال میں پانچ بار دہرایا جاتا ہے۔ کورس میں شریک افسران کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ وہ اسلام سے جنگ کی حالت میں ہیں اور اس جنگ کا بنیادی ہدف دنیا سے اسلام کا خاتمہ ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے جمع ہونے کے اہم مراکز حرمین کو روئے زمین سے (نعوذ باللہ) مٹا دیا جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاء مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ (آل عمران: ۱۱۸)

''کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں''۔

برطانوی وزیراعظم گلیڈ سٹون نے انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں پارلیمنٹ میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کہا تھا کہ ''یہ دو چیزیں انسانیت کی دشمن ہیں، ایک محمد کا قرآن اور دوسری محمد کی تلوار''۔ یہ الفاظ سوا سو سال پہلے کے سرغنۂ کفر کے ذہنی افلاس کو عیاں کر رہے ہیں......دوسری جانب اسی سوچ اور فکر کو آج کے دور کا سرغنۂ کفر مسلسل پروان چڑھا رہا ہے۔ اہل مغرب کی اسلام بے زاری اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں......

مسلمان اسلحہ سے تغافل برتتے رہے اور اُنہیں ''معاشرے کا پرامن اور مفید شہری'' بننے کا سبق تواتر سے پڑھایا گیا......اور اب حالت یہ ہے کہ نہ قرآن کی عصمت محفوظ ہے، نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور نہ ہی حرمین کا تقدس...... دریائے کفر کی طغیانی اور سرکشی میں سب کچھ بہتا چلا جا رہا ہے اور امت کی اکثریت 'حال مست اور مال مست' کا عنوان بنی ہوئی ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کرب ناک دور میں اپنے چند بندوں کو کفر کے اس سیلابِ بلاخیز کے آگے بند باندھے استقامت سے کھڑے ہونے کی توفیق دی اور وہ پوری امت کو دعوت دے رہے ہیں کہ صلیبی کافروں کا علاج قرار دادہائے مذمت نہیں اور نہ ہی یہ احتجاجی جلسوں، جلوسوں اور خالی خولی نعروں سے باز آنے والے ہیں۔ اس کا علاج تو یہی ہے کہ کفار پر دنیا بھر میں ہر جگہ پیہم ضربیں لگائی جائیں......ان کفار کو ہر جگہ تاک تاک کر نشانہ بنائیں......جنہوں نے ہمارے رب کے کلام کی بے حرمتی کی، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو پامال کیا، ہمارے مقدسات جن کا ہدف ہیں، ہمارے دین کے شعائر جن کی آنکھوں کا کانٹا ہیں......اُن کفار اور اُن کے معاونین وخادمین کے گھروں کو آگ سے بھر دیں۔ امریکہ اور مغرب تک رسائی پانے والے مسلمان، امریکہ اور مغرب کے اندر میدان سجائیں اور معرکے بپا کریں......یہی ذلیل کفار کا اصل علاج ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم......

وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ (التوبة: ۱۲)

''اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آ جائیں''۔

☆☆☆☆☆

26 اپریل: صوبہ قندھار......ضلع پنجوائی......امریکی فوج کا ٹینک مجاہدین کے نصب کردہ بم سے ٹکرا کر تباہ......6 امریکی فوجی جہنم واصل

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبیوں کی ہلاکتیں

سید معاویہ حسین بخاری

لاَ یُقَاتِلُونَکُمْ جَمِیْعاً إِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعاً وَقُلُوبُهُمْ شَتَّی ذَلِکَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُونَ (الحشر: ۱۴)

افغانستان میں یہودونصاریٰ کی جنگ اور کٹھ پتلی افواج سے ان کے اتحاد کی صورت حال اس آیت کی زندہ تصویر ہے۔ کٹھ پتلی افغان افواج اور اتحادی افواج بظاہر متحد نظر آتی ہیں مگر حقیت یہ ہے کہ ایک طرف افغان فوج میں صلیبیوں کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے تو دوسری طرف اتحادی افواج میں افغان فوج کے لیے اعتماد کا انتہائی فقدان ہے۔ اس صورت حال کا مظاہرہ افغان فوجیوں کی طرف سے صلیبیوں پر حملوں کی صورت میں آئے روز ہوتا رہتا ہے۔ ایسے واقعات اب ایک معمول بن چکے ہیں کہ کوئی افغان فوجی صلیبیوں پر فائرنگ کر کے کئی فوجیوں کو جہنّم واصل کر دیتا ہے۔ کبھی تو یہ کارروائی با قاعدہ مجاہدین کی منصوبہ بندی کے تحت ہوتی ہے اور کوئی مجاہد افغان فوجی کے روپ میں صلیبیوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور صلیبیوں پر حملہ کرنے والا افرد انہیں ہلاک کر کے مجاہدین کے پاس پہنچنے میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ تو کبھی افغان فوجی حملے کے بعد خود کو بھی گولی مار دیتا ہے۔ امریکی جنرل مارٹن ڈیمپسی کے مطابق ۲۰۰۷ء سے اب تک امریکی افواج پر افغان اہل کاروں کی جانب سے کیے گئے قاتلانہ حملوں کی تعداد ۴۷ ہے جب کہ ان حملوں میں ۷۱ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اس طرح کے واقعات سے صلیبیوں کے افغان فوج اور پولیس پر اعتماد میں کمی آ رہی ہے اور اب آہستہ آہستہ صلیبی' افغان فوجیوں کی زیادہ قربت سے خوف کھانے لگے ہیں۔

ایسے کچھ واقعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ واضح رہے کہ ان واقعات کی تفصیل مغربی ذرائع ابلاغ سے لی گئی ہے یعنی یہ وہ واقعات ہیں جن کا اعتراف خود مغربی میڈیا نے بھی کیا ہے۔

۱۰ جولائی ۲۰۱۰ء: غزنی میں افغان فوجیوں کا اپنے ہی ساتھیوں پر حملہ......۶ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

ماہ جولائی ۲۰۱۰ء: میں برطانوی فوجیوں کی ہلاکتیں امریکی فوجیوں کی نسبت زیادہ رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ برطانوی فوج کو ایک مرتبہ پھر افغان فوجی کے ہاتھوں اپنے فوجیوں کی ہلاکت دیکھنا پڑی، جب ہلمند کے علاقے نہر سوراج میں ایک افغان فوجی نے راکٹ حملہ کر کے ایک برطانوی کمانڈر کو ہلاک کر دیا۔ راکٹ چلانے کے بعد اس نے مشین گن سے فائرنگ بھی کی جس سے ۲ محافظ فوجی ہلاک ہوگئے اور وہ فرار ہونے میں بھی کامیاب ہوگیا۔ طالب حسین ایک سال پہلے افغان فوج میں بھرتی ہوا تھا۔ طالبان مجاہدین کے مطابق یہ سب ایک منصوبے کے تحت ہوا ہے اور طالب حسین اس وقت مجاہدین کے ساتھ ہے۔ پچھلے سال نومبر میں بھی ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ۵ برطانوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور فرار ہوگیا تھا۔ بعد میں پتا چلا کہ وہ کارروائی بھی مجاہدین نے باقاعدہ منصوبہ کے تحت کی تھی۔

۱۲ جولائی ۲۰۱۰ء: اسی طرح ۱۲ جولائی ۲۰۱۰ء کو صوبہ بلخ کے دارالحکومت مزار شریف میں ایک ملٹری بیس پر تربیت کے دوران میں ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ۲ امریکی ٹرینز اور ۲ افغان فوجی مار دیے اور فرار ہوگیا۔

منگل ۱۳ جولائی ۲۰۱۰ء: ہلمند صوبے میں ایک افغان فوجی نے گولی مار کر تین برطانوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس واقعے کی خبر خود صدر حامد کرزئی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران بتائی۔

۵ اگست ۲۰۱۰ء: صوبہ بادغیس میں زیر تربیت افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کر کے ۳ ہسپانوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جوابی کارروائی میں پولیس اہل کار بھی شہید ہوگیا، یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ متذکرہ بالا پولیس اہل کار کا تعلّق مجاہدین سے تھا یا نہیں۔

۲۵ اگست ۲۰۱۰ء: صوبہ بادغیس میں افغان پولیس اہل کار غازی سخی نے پی، آر، ٹی آفس میں صلیبی فوجیوں پر فائرنگ کھول دی جس کے نتیجے میں چار صلیبی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ اس کے جواب میں جارح صلیبی فوجوں نے افغانوں پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کردی، جو آس پاس کھڑے تھے، جس میں تیرہ افغان فوجی جاں بحق ہوئے اور غازی غلام سخی شہید ہوگئے۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ غازی سخی عرصہ دوسال سے پولیس میں ڈیوٹی انجام دے رہا تھا اور چند ماہ سے ہمارے ساتھ رابطے میں ہیں، ہمیشہ یہ اصرار کرتا رہا کہ صلیبی فوجوں نے عام شہریوں پر جو ظالم ڈھار کھے ہیں، ان کا انتقام لینا میرا فرض ہے، صلیبی فوجوں کی اندھا دھند فائرنگ سے چار شہری بھی شہید ہوئے، اور بعد میں مشتعل مظاہرین نے احتجاج شروع کر کے پی، آر، ٹی آفس پر دھاوا بول دیا اور وہاں کھڑے، دوٹینکوں، فوجی وسپلائی گاڑیوں اور آفس کو آگ لگادی۔

ہفتہ ۶ نومبر ۲۰۱۰ء: جنوبی صوبے ہلمند میں ایک افغان سکیورٹی اہل کار نے بین الاقوامی فوج ایساف کے تین فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ نیٹو نے اس حملے کی تصدیق کی۔

27 اپریل: صوبہ خوست.........................ضلع صبری..........امریکی فوج پر مجاہدین کے نصب کردہ بموں کے دھماکے.................2 بکتر بند ٹینک تباہ..........10 امریکی فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

۲۹ نومبر ۲۰۱۰ء: مشرقی افغانستان میں پولیس کی وردی میں ملبوس ایک بندوق بردار نے ٹریننگ مشن کے دوران چھ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس واقعہ میں حملہ آور بھی ہلاک ہوگیا۔ نیٹو نے یہ نہیں بتایا کہ اس حملے میں ہلاک ہونے والوں کا تعلق کس ملک سے تھا لیکن خطے میں زیادہ تر غیر ملکی فوجی امریکہ کے ہیں۔ اس سے پچھلے ہفتے ہی افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے پکتیکا میں پولیس کی وردی میں دو فدائی حملہ آوروں نے بارہ پولیس افسران کو ہلاک کر دیا تھا۔

۳۰ نومبر ۲۰۱۰ء: افغان پولیس کے ایک زیرِ تربیت اہل کار نے فائرنگ کر کے چھ امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جوابی فائرنگ میں متذکرہ بالا پولیس اہل کار بھی شہید ہوگیا۔

۱۹ جنوری ۲۰۱۱ء: ایک غیور افغان فوجی عبدالمنصور نے ۱۹ جنوری کو کاپیسا میں افغان فوج کے تربیتی مرکز میں فائرنگ کر کے چار فرانسیسی فوجیوں کو جہنّم واصل اور سترہ کو زخمی کر دیا۔ غالب گمان یہی ہے کہ عبدالمنصور نے یہ حملہ امریکی فوجیوں کی شرمناک ویڈیو کے ردِعمل میں کیا۔ فرانسیسی فوج جنگی سرگرمیوں سے پہلے ہی کنارہ کش ہو چکی ہے اور اس کے ۴۰۰۰ فوجی فقط تربیتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ۲۹ دسمبر کو بھی اسی طرح کے ایک واقعے میں دو فرانسیسی فوجی مردار ہوئے تھے۔

۲۲ جنوری ۲۰۱۱ء: صوبہ کابل ضلع سروبی میں افغان پولیس اہل کار نے اسلامی اور افغانی جذبات کی بنا پر تین فرانسیسی فوجوں کو موت کے گھاٹ اتار کر مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوا افغان پولیس اہل کار غازی احمد باشندہ صوبہ لغمان ضلع علی شنگ علاقہ پشی درہ سے تعلّق رکھتا تھا عرصہ دراز سے پولیس میں ڈیوٹی انجام دیرہا تھا اور قابض فوجوں پر حملہ آور ہونے کی تلاش میں تھا۔ احمد نے ایک عدد دراز کوف گن اور ایک عدد دوربین مجاہدین کے حوالے کیں۔

۳۰ جنوری ۲۰۱۱ء: صوبہ قندھار کے ضلع خاک ریز میں دو افغان پولیس اہل کاروں نے فائرنگ کر کے چار افغان فوجیوں کو کمانڈر سمیت ہلاک کر دیا اور ان کا اسلحہ لے کر مجاہدین سے آملے۔ یہ دونوں پولیس اہل کار کافی عرصہ سے مجاہدین کے رابطہ میں تھے۔

۲۰ فروری ۲۰۱۱ء: صوبہ قندھار کے ضلع بولدک میں ایک افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کر کے دو البانوی فوجی مار دیے، مرنے والوں میں سے ایک کیپٹن جب کہ دوسرا کارپورل تھا۔ صوبہ قندھار ضلع بولدک میں رباط کے علاقے میں امریکی فوجیوں نے رکاوٹیں کھڑی کر کے لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی، اس دوران میں ایک افغان فوجی نے امریکی فوجیوں پر مشین گن سے فائرنگ کر کے تین امریکیوں کو ہلاک اور دو کو شدید زخمی کر دیا۔

۲۳ فروری ۲۰۱۱ء: صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں صلیبی فوجوں کی جانب سے قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے صلیبی فوج کے مرکز پر حملہ کیا، اسی دوران میں ایک باغیرت افغان فوجی مظاہرین سے آملا اور اُس نے صلیبی فوجیوں پر شدید فائرنگ شروع کر دی، جس کے نتیجے میں دس سے زائد صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۱۳ مارچ ۲۰۱۱ء: صوبہ ہلمند ضلع مارجہ کے بلاک نمبر ۵ کے علاقے میں پولیس چوکی میں تعینات اہل کار نے اتوار کے روز مقامی وقت کے مطابق سہ پہر اڑھائی بجے تین ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوا۔

۴/اپریل ۲۰۱۱ء: صوبہ فاریاب میں زیرِ تربیت پولیس اہل کار نے فوجی اڈے میں فائرنگ کر کے دو نیٹو فوجی مار دیے اور موقع سے فرار ہوگیا۔

۱۶/اپریل ۲۰۱۱ء: افغانستان کے صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں ایک بہادر مجاہد عبدالغنی نے نیٹو فوجی مرکز پر فدائی حملہ کیا۔ حملہ میں اکیس نیٹو اور چودہ افغان فوجی جہنّم واصل ہوئے۔ فدائی مجاہد عبدالغنی ایک ماہ قبل ہی افغان فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ افغان حکام کے مطابق عبدالغنی کا فوج میں بھرتی ہونے کا مقصد ہی فدائی حملہ کرنا تھا۔ اور وہ فوج میں شامل ہو کر فوجی مراکز تک رسائی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۱۸/اپریل ۲۰۱۱ء: کابل میں ایک مجاہد اسد اللہ نے وزارت دفاع کی عمارت پر فدائی حملہ کیا۔ اس وقت عمارت میں میٹنگ جاری تھی، جس میں دس اعلیٰ امریکی افسران بھی شریک تھے اور فرانس کے وزیر دفاع کی آمد بھی متوقع تھی لیکن وہ اس دن نہیں آیا۔ دھماکے کے نتیجے میں چار امریکی فوجی افسران سمیت اکیاسی ہلاک ہوئے جب کہ بیس شدید زخمی ہوئے۔ اسد اللہ بھی افغان فوج میں تین سال پہلے بھرتی ہوئے تھے۔

۲۷ اپریل ۲۰۱۱ء: وفاقی دارالحکومت میں کابل ائیر پورٹ کے اندر فضائیہ مرکز میں مجاہد شہید عزیز اللہ نے مجموعی طور پر چودہ دشمنوں کو مار ڈالا۔ مجاہد نے فضائیہ کی وردی پہن رکھی تھی۔ ملکی و غیر ملکی فوجیوں کے اجلاس کے دوران فدائی مجاہد نے اجلاس کے شرکا پر گولیوں کی بوچھاڑ کی، جس سے نو صلیبی اور پانچ افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔ طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بھی ان حملوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ان افراد کو فوج میں بھرتی کروانے کا مقصد ہی زیادہ سے زیادہ صلیبیوں کو جہنّم رسید کرنا تھا۔

جمعرات ۱۲ مئی ۲۰۱۱ء: صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب سینٹرل جیل کے علاقے میں واقع نظم عامہ کیمر کز میں افغان پولیس اہل کار نیا امریکی و کٹھ پتلی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے نتیجے میں آٹھ قابض اور پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوئے۔

۳۱ مئی ۲۰۱۱ء: صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب سینٹرل جیل کے علاقے میں واقع نظم عام کے مرکز میں افغان پولیس اہل کار نے امریکی و افغان فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں آٹھ امریکی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ جوابی فائرنگ میں فدائی مجاہد محمد شہید ہوگیا۔

۲۶ جون ۲۰۱۱ء: افغان فوجی نے صوبہ لغمان ضلع علی شنگ میں تین امریکی فوجی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

27 اپریل: صوبہ قندھار.................ضلع پنجوائی.................مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.................6 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے.................متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچا

شمالی وزیرستان میں معرکہ آرائیاں

خباب اسماعیل

مجاہدین میں افتراق وتفریق اور اختلافات کی ''مصدقہ'' اطلاعات کی جگالی کرنے والوں کے لیے شمالی وزیرستان میں مجاہدین کا اتحاد اور یکجہتی یقیناً سوہانِ روح کے مترادف ہوگی۔ مجاہدین کے درمیان محبت اور اخوت کی اس فضا کے مظاہر کسی نہ کسی صورت میں آئے روز سامنے آتے رہتے ہیں جب مجاہدین اپنی تمام صفوں کو یکجا کر کے کفر اور اُس کے خدمت گاروں کے مقابلے میں بنیان مرصوص دکھائی دیتے ہیں۔ ماہ مئی میں مجاہدین نے شمالی وزیرستان میں کئی ایک مواقع پر یک جان ہوکر پاکستانی فوج پر حملے بھی کیے اور فوج کی کارروائیوں کے جواب میں اُس پر بھرپور انداز میں وار کیے۔

۴ مئی کو رزمک روڈ پر سیکورٹی فورسز کے قافلے پر بارودی سرنگ حملے کے نتیجے میں دو سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور پندرہ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔ جب کہ ۵ مئی کو ڈوگا میں مہاجرین کے ایک مرکز پر فوج کے چھاپے کے جواب میں سرکاری ذرائع کے مطابق گیارہ فوجی اہل کار مارے گئے۔ جب کہ ۶ مئی کو میران شاہ کے علاقے 'ماچس' میں امیر تحریک طالبان پاکستان محترم حکیم اللہ محسود کی آمد کی مخبری ہونے پر پاکستانی فوج نے علاقے کا مکمل محاصرہ کیا اور آپریشن شروع کردیا۔ میران شاہ کے قرب و جوار میں موجود تمام مجاہدین تک یہ خبر پہنچی تو مجاہدین نے 'ماچس' کا رخ کیا جہاں فوج اور مجاہدین کے مابین جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ یہ جھڑپیں بڑھتے بڑھتے باقاعدہ جنگ کی سی صورت اختیار کرگئیں۔ عینی شاہدین کے مطابق مجاہدین اور فوج کے مابین سو گز سے بھی کم فاصلے پر جنگ ہوئی۔ اس جنگ کی کمان امیر محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ نے خود کی اور وہ مخابرے پر مسلسل مجاہدین کے حوصلے بڑھانے، اُنہیں قتال پر ابھارنے اور ڈٹ جانے کی تلقین کرتے رہے۔ امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آج یہود ونصاریٰ کی اولاد ناپاک فوج نے مجاہدین پر حملہ کردیا ہے.....آج احزاب' ایمان والوں پر ٹوٹ پڑے ہیں...... آج خندق میں کھڑے ہونے کا وقت ہے.....ویتخذ منکم شہداء کی عملی تصویر بننے کا وقت ہے کہ کون شہادت کی پکار پر لبیک کہتا ہے.....میرے بھائیو! آج اگر ہم نے ان کو ذلت سے پسپانہ کیا تو وہ ہمارے گھروں میں گھس آئیں گے، آیئے اللہ کی مدد پکار رہی ہے''۔ پورا دن یہ معرکہ جاری رہا جس میں اسّی سے زائد فوجی مردار ہوئے جب کہ چار مجاہدین نے جامِ شہادت نوش کیا۔ فوج ۳ دن بعد اپنے مرداروں کی لاشیں اٹھا پائی.....اس معرکے میں تمام مجموعات سے وابستہ مجاہدین نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اسی دوران میں ناپاک فوج اپنے فطری بزدلانہ حربوں کا استعمال کرتی رہی اور جب میدان میں مجاہدین کے ہاتھوں درگت بنتے دیکھی تو حسبِ روایت اپنی تاریخ کو دہراتے ہوئے معصوم عامۃ المسلمین کو اپنے نشانہ پر رکھ لیا۔ ۷ مئی کو میران شاہ بازار اور اسلحہ مارکیٹ میں بم باری کرکے اسلحہ مارکیٹ کو مکمل طور پر تباہ کردیا گیا۔ جب کہ آبادی پر گولہ باری سے خواتین اور بچوں سمیت پندرہ افراد کو شہید اور پچیس کو زخمی کردیا گیا۔ یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں تھا کہ ناپاک فوج نے میران شاہ میں اپنی سفاکیت کا مظاہرہ کیا ہو بلکہ چند ماہ پہلے میران شاہ کے جنرل ہسپتال سے ملحق ادویات کی مارکیٹ، کلینکس اور میڈیکل لیبز پر مشتمل کئی منزلہ عمارت کو بم باری کرکے مکمل طور پر تباہ کردیا۔

بنوں جیل کے معرکے اور 'ماچس' کے علاقے میں مجاہدین کے ہاتھوں مار کھانے کے نتیجے میں فوجی جنتا بالکلیہ سٹھیا گئی اور ''شمالی وزیرستان آپریشن'' کی خبریں آنے لگیں۔ کور کمانڈر پشاور نے ۸ مئی کو ہانک لگائی کہ ''شمالی وزیرستان میں آپریشن جلد ہوگا''۔ جب کہ گیلانی نے بھی شمالی وزیرستان آپریشن کا عندیہ دیا۔ ساتھ ساتھ آئی ایس آئی کی زبان بولنے والے مخصوص صحافیوں نے بھی اپنے کالموں اور تجزیوں سے آپریشن کا ماحول بنانے کی کوشش کی لیکن دو ایک روز میں ہی ساری گرد بیٹھ گئی......اور بیٹھتی بھی کیوں نہ......ابھی تو فوج خطہ محسود اور مالاکنڈ ڈویژن کے زخموں کو چاٹ بھی رہی ہے اور وہاں ہر روز زوردار قسم کی ضربیں بھی کھا رہی ہے......ان حالات میں اگر ''شمالی وزیرستان آپریشن'' کا شوق چرایا تو پاکستانی فوج کی کیا درگت بنے گی......اس کا اندازہ نہ ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر آئی ایس آئی کی رپورٹوں سے ایک طرف اپنے کالم کا پیٹ بھرنے اور دوسری طرف جہنّم کی آگ اپنے پیٹ میں بھرنے والے ''محقق صحافی'' لگا سکتے ہیں اور نہ ہی آئے روز ''طالبان کی کمر توڑ دینے'' کی شیخیاں بھگارنے والا کور کمانڈر پشاور اس کا تصور کرسکتا ہے۔ اس کی حقیقت کو اگر کوئی جان سکتا ہے تو صرف وہی فوجی افسر اور سپاہی جان سکتا ہے جو غیرتِ ایمانی کے پیکر طالبان کی گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔

امریکی انتظامیہ کے لیے بھی شمالی وزیرستان مستقل دردسر بلکہ روگِ جان بنا ہوا ہے۔ ۶ مئی کو امریکی سینٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کی چیئرپرسن ڈایانے فینسٹین نے کہا کہ ''شمالی وزیرستان میں شدت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کی ضرورت ہے، میران شاہ دہشت گردوں کا ہیڈکوارٹر ہے جسے تباہ کرنے کے لیے جارحانہ کارروائی کرنا ہوگی''۔ اب یہ تو آنے والے شب و روز ہی بتائیں گے کہ اللہ ذوالجلال کی تدبیر کے مطابق اس محاذ پر امریکی بلاواسطہ مجاہدین کا شکار بننے آتے ہیں یا اپنے پالتوؤں کو آگے لگاتے ہیں......جو پہلے ہی فاقہ مست مجاہدین کے ہاتھوں مار کھا کھا کر ادھ موئے ہوچکے ہیں......

27 اپریل: صوبہ قندھار.......................ضلع پنجوائی.......................امریکی فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بموں سے حملے.......................15 امریکی فوجی ہلاک.......................5 زخمی

۴ فدائین نے کابل کے مشرقی علاقے میں واقع نیٹو کے فوجی کمپاؤنڈ پر حملہ کیا۔ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرادی جس کے نتیجے میں باقی مجاہدین کے لیے راستہ صاف ہو گیا۔فدائی مجاہدین کمپاؤنڈ میں گھس گئے اور صلیبیوں پر حملہ کر دیا۔کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں ۴۳ صلیبی جب کہ ۱۹ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ اوباما کے آنے کی اطلاع دیر سے ملی اس لیے ہنگامی طور پر اس مرکز کو کارروائی کے لیے منتخب کیا گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ حملہ اوباما کے لیے واضح پیغام ہے کہ حقیقی افغان کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔

۲۲ مئی کو دارالحکومت صنعا میں قومی دن کی پریڈ کی ریہرسل کے دوران میں فدائی حملہ کے نتیجے میں ۱۰۱ یمنی فوجی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے۔اس موقع پر وزیر دفاع اور آرمی چیف بھی موقع پر موجود تھا لیکن وہ اس حملے میں بال بال بچا

صلیبی فوجی اللہ کے قہر میں گھرے ہوئے۔

صلیبی ٹینک اللہ کے شیروں کا شکار۔

امریکی بکتر بند ہموی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد۔

امریکی ہیلی کاپٹر کی مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد حالتِ زار

۲۳ مارچ کو ورد ک میں نیٹو سپلائی قافلے پر حملے کے بعد آئیل ٹینکروں سے آگ کے الاؤ بلند ہو رہے ہیں

سوئے جہنّم رواں دواں۔۔۔صلیبیوں کے کارواں۔

جلتی ہوئی امریکی بکتر بند گاڑی۔

امریکی کانوائے مجاہدین کے حملے کے بعد۔

۱۴اپریل کوصوبہ فاریاب میں مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہونے والے صلیبی فوجی کی لاش

۱۵اپریل کوننگرہار میں صلیبیوں کا مرکز مجاہدین کے حملے کے بعد آگ کی لپیٹ میں

۱۱مئی کوصوبہ فراہ میں امریکی فوجی گاڑی مجاہدین کے حملے میں تباہ ہوگئی

فراہ میں امریکی مرکز پر حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے

16اپریل 2012ء تا15 مئی 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	7 عملیات میں16 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	318
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	180	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	270
ٹینک، بکتر بند تباہ:	228	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	108
کمین:	186	جاسوس طیارے تباہ:	2
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	88	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1312	صلیبی فوجی مردار:	988
سپلائی لائن پر حملے:	40		

طالبان راہ نما! استاد یاسر کی پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے ہاتھوں مبینہ شہادت

کاشف علی الخیری

پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کی دین بے زاری اور جہاد دشمنی اب کوئی راز کی بات نہیں۔موجودہ صلیبی جنگ نے اس فوج کے چہرے پر پڑی ''ایمان،تقویٰ، جہاد'' کی نقاب کو الٹ کر اس کا اصل اسلام دشمن کفریہ چہرہ واضح تر کر دیا ہے۔اس فوج نے عالمی تحریک جہاد کو زک پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیا نہ ہی افغانستان میں ۴۸ کفریہ ممالک کی افواج سے نبرد آزما ابطال اسلام کی کمر پیچھے وار کرنے سے کسی موقع پر بھی چوکی۔

حالیہ دنوں میں ایک اور جہادی رہ نما،مجاہدین کے مربی و مزکی،علم وتقویٰ اور جہاد و رباط کے میدانوں کے شہ سوار استاد محمد یاسر کی شہادت کی خبر گردش میں ہے۔ استاد محمد یاسر کو جنوری ۲۰۰۹ء میں پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے پشاور سے گرفتار کیا اور گذشتہ تین سال سے زائد عرصہ سے وہ اِنہی خفیہ ایجنسیوں کی صعوبتوں بھری قید میں زندگی گزار رہے تھے۔امارت اسلامیہ افغانستان نے استاد یاسر کی شہادت کی خبروں کے منظر عام پر آنے کے بعد پاکستانی حکومت سے ان خبروں کی وضاحت طلب کی۔۵ مئی کو امارت کے اعلامیہ میں کہا گیا:

''کئی دنوں سے ایسی افواہ گردش کر رہی ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے ثقافتی کمیشن کے سابق سربراہ اور مشہور علمی اور جہادی شخصیت استاد محمد یاسر پاکستانی سیکورٹی فورسز کی حراست کے دوران میں شہادت کے اعلیٰ مقام پر سرفراز ہوئے ہیں،جس سے امارت اسلامیہ کے مجاہدین،استاد کے خاندان اوران کے تمام متعلقین شدید تشویش میں مبتلا ہیں۔استاد کو جنوری ۲۰۰۹ء میں پاکستانی سیکورٹی اداروں نے پشاور میں حراست میں لیا اوران کی گرفتاری کی اسی وقت پاکستانی عہدے داروں کی جانب سے ذرائع ابلاغ میں تصدیق بھی کی گئی۔اب بعض ذرائع سے پاکستانی سیکورٹی اہل کاروں کی قید میں استاد محمد یاسر کی شہادت کی خبر نشر ہو چکی ہے اوران کے اہل خانہ کو دیگر قیدیوں کے ذریعے ان کی شہادت کی اطلاع ملی ہے۔یہ افواہیں امارت اسلامیہ اور استاد کے خاندان والوں کے لیے شدید پریشانی کا سبب بنا ہوئی ہیں اور تا حال حکومت پاکستان سے کسی قسم کی وضاحت اور معلومات فراہم نہیں کی گئی۔اس سلسلے میں امارت اسلامیہ حکومت پاکستان پر زور دیتی ہے کہ استاد محمد یاسر کے بارے میں امارت اسلامیہ کو وضاحت دیں، تاکہ حقیقت معلوم اور بات واضح ہو جائے''۔

چند ماہ قبل امارت اسلامیہ افغانستان کے سابق وزیر دفاع ملا عبیداللہ اخوند رحمہ اللہ کی شہادت کی خبر آئی جو اسی فوج کی قید میں دو سال قبل شہید کر دیے گئے اور دو سال بعد اُن کی شہادت کی خبر سے آگاہ کیا گیا۔اور اب استاد یاسر کے حوالے سے ایسی ہی خبریں تواتر سے سامنے آرہی ہیں۔ملا عبدالغنی برادر،ملا منصور داد اللہ،ملا عبدالطیف حکیمی ،ملا عبدالسلام،ملا میر محمد سمیت سیکڑوں افغان مجاہدین اب بھی پاکستانی خفیہ اداروں کی حراست میں ہیں۔

جو لوگ آفتاب کے طلوع سے لے کر غروب تک اپنے کالموں،تجزیوں، تبصروں،گفت گوؤں،نشست و برخاست اور برسرِ محفل یہ راگ الاپتے ہیں کہ 'افغانستان کے مجاہدین کے ساتھ آئی ایس آئی پوری طرح تعاون کر رہی ہے اور اُس کے تعاون کے بغیر افغانستان میں امریکہ کو شکست دینا ممکن ہی نہیں'......یہ تمام پروپیگنڈا اُن کے ذہنی بانجھ پن،سوقیانہ فطرت کی غمازی بھی کرتا ہے اور اس زبان کے پیچھے کارفرما 'نوٹوں کی چمک' اور 'بوٹوں کی دھمک' بھی صاف دکھائی دیتی ہے۔بھلا کوئی عقل مند اور سلیم الفطرت فرد اس دغا بازی اور دھوکہ دہی پر مبنی پروپیگنڈا پر کیونکر اعتبار کر سکتا ہے......جب کہ اُس کے سامنے پاکستانی فوج غدر و خیانت کی نت نئی مثالیں دن رات رقم کر رہی ہے۔

پاکستان میں برسرپیکار مجاہدین کو مطعون کرنے ،اُن پر زبان طعن دراز کرنے، اُنہیں اپنی دشنام طرازیوں کا ہدف بنانے اور پاکستانی فوج پر تعریف وتوصیف کے ڈونگرے برسانے والے ملحدین کے کلیجے تو ٹھنڈے ہونے چاہئیں کہ پاکستانی فوج نا صرف پاکستان میں جہاد کی آب یاری کرنے والوں پر ظلم وتعدی کے پہاڑ توڑ رہی ہے بلکہ افغان مجاہدین کی تحریک کو بھی ہر موقع پر نقصان پہنچانے میں سرگرم رہتی ہے۔لیکن اُن دین پسند لوگوں کو اپنے طرز فکر اور طرز عمل پر ایک نظر ضرور ڈال لینی چاہیے جو اس مرتد فوج کی پشت مضبوط کرنے کے خواہاں رہتے ہیں اور اس فوج کا پھیلایا گیا زہریلا پروپیگنڈا اُن کی زبانوں سے بھی اُسی طرف مشتہر ہوتا ہے جس طرح کسی پرلے درجے کے ملحد فکر کی زبان سے......اللہ تعالیٰ حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے خوب اچھی طرح دکھا رہا ہے......آنکھوں پر اندھی عصبیت اور وطنی تعصب کی دبیز تہہ نہ جمی ہو تو پاکستانی فوج کے کردار کو حق کے آئینے میں دیکھنا چنداں مشکل نہیں۔

یہ تمام واقعات ایسے افراد کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ کیا دنیائے کفر کے امام

28 اپریل:صوبہ نیمروز......صدر مقام زرنج شہر......امریکی اور افغان فوج کے قافلے پر فدائی مجاہد کا استشہادی حملہ......4 افغان فوجی......5 امریکی فوجی ہلاک......8 زخمی......2 گاڑیاں بھی تباہ

امریکہ اور اُس کے حواریوں سے افغانستان کے دشت وجبل میں ناک سے لکیریں نکلوانے والے فاقہ مست اس قدر کور دماغ ہیں کہ صلیبیوں کی چاکری میں تمام حدود کو پار کر جانے کے باوجود بھی نظامِ پاکستان کے گیت گاتے رہیں اور اُس کے صدقے واری جاتے رہیں۔ یقیناً اب پاکستانی فوج، اس کے خفیہ اداروں کا کوئی مکروفریب اور حیلہ مجاہدین کے ہاں چلنے کا نہیں اور اِنہیں اللہ تعالیٰ نے اِن کے تمام تر مکر سمیت پوری دنیا کی آنکھوں کے سامنے واضح کر دیا ہے۔

یہ بھی ہر کوئی جان لے کہ مستقبل تو بہر حال طالبان کا ہی ہے جنہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے بل بوتے پر ایک دہائی سے زیادہ عرصہ کفر کی یلغار کا مقابلہ کیا اور متحدہ کفر کی فوجوں کی پسپائی پر مجبور کر دیا ہے۔ اب نظامِ پاکستان کے لیے طالبان کی صفوں میں کوئی ہمدردی اور کوئی نرم گوشہ تلاش کرنے سے بھی نہ ملے گا۔ پاکستانی فوج، حکومت اور خفیہ اداروں نے جس طرح تاک تاک کر مجاہدین کو گرفتار اور شہید کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور جس طرح کفر کی خدمت گزاری اور نوکری کے عوض اپنے کندھے افغانستان کے مسلمانوں کے قتلِ عام کے لیے پیش کیے......اس کے بعد اِن میں کسی خیر کا باقی رہنا ناممکن ہے اور جس گروہ سے ہر طرح کی خیر اٹھالی جائے اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (الانعام: ۴۵)

''پھر کٹ گئی جڑ ان ظالموں کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہان کا''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کیا جمہوریت سے اسلام غالب ہوسکتا ہے؟

علما اور دینی مدارس کے طلبہ کی حکومت ملی اور اسلامی نظام ملا۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام ہے، احسان ہے......اللہ تبارک وتعالیٰ یہ مفت میں کسی کو نہیں دیتے......جب تک کہ قربانیاں نہ ہوں۔ تو پاکستان میں لوگ یہ تمنا تو کرتے ہیں کہ طالبان کی حکومت ہو یا طالبان جیسی حکومت ہو لیکن اُس کے لیے جس قربانی کی ضرورت ہے اُس قربانی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ رات کو ہم سوئیں اور صبح جب ہم اٹھیں تو طالبان کی حکومت ہو۔ ایسا تو نہیں ہوتا......اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ سنت اور طریقہ نہیں ہے......اللہ تبارک وتعالیٰ تو آزماتے ہیں اور آزمائش پر پورا اترنے کے بعد پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت کے اور انعامات کے دروازے کھولتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبیوں کی ہلاکتیں

۹ جولائی ۲۰۱۱ء: ہفتے کی صبح افغانستان کی وادی پنج شیر میں جو کابل کے شمال میں واقع ہے افغان انٹیلی جنس سروس کے رکن نے فائرنگ کر کے دو امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ امریکی فوجیوں کی جوابی فائرنگ میں افغان انٹیلی جنس کا رکن بھی ہلاک ہو گیا۔ امریکی فوجی، صوبائی بحالی کی ایک ٹیم کے قافلے کے ساتھ تھے جنہیں افغان انٹیلی جنس یعنی این ڈی ایس کے افسر نے روکا تھا۔ جب قافلے کو روکا گیا تو ٹیم کے ساتھ فوجیوں نے افغان انٹیلی جنس کے افسر سے کہا کہ وہ اپنی گاڑی کو پُل پر سے ہٹائے جس پر دونوں میں تلخ کلامی ہوئی۔ تلخ کلامی کے بعد افغان افسر نے فائرنگ کر دی جس سے دو امریکی فوجی ہلاک اور تیسرا زخمی ہو گیا۔ امریکی فوجیوں کے ایک اور رکن کی جوابی فائرنگ سے افغان انٹیلی جنس کا افسر بھی ہلاک ہو گیا۔ ہلاک ہونے والا این ڈی ایس کا افسر ملک کے نائب وزیر اعظم کا گارڈ تھا۔ واقعہ کے وقت وہ اپنی ڈیوٹی پر بھی نہیں تھا۔

۲۵ جولائی ۲۰۱۱ء: افغان فوجی نے، صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں جارح فوجوں پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس میں پندرہ غاصب فوجی ہلاک ہوئے۔ افغان فوجی جو مجاہدین سے کافی عرصے سے رابطے میں تھے، جنہوں نے وعدہ کیا تھا، کہ موقع ملتے ہی غاصبوں کو مار ڈالیں گے، آخر کار غازی نے پیر کے روز مقامی وقت کے مطابق دن دس بجے برمل کمپائن میں غاصبوں پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں پندرہ فوجی ہلاک ہوئے۔

پیر ۲۶ ستمبر ۲۰۱۱ء: اتوار کی رات دار الحکومت کابل کے سی آئی اے کے ایک کمپاؤنڈ میں افغان ملازم کی فائرنگ سے ایک امریکی شہری ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ ایک امریکی اہل کار نے حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس عمارت کو پہلے آریانا ہوٹل کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ کمپاؤنڈ کابل کے محفوظ ترین علاقے میں واقع ہے اور اس کے نزدیک صدارتی محل، امریکی سفارت خانہ اور نیٹو کا فوجی اڈہ ہے۔

جمعہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء: ایک افغان سرحدی پولیس افسر نے اپنے چھ امریکی فوجی ساتھیوں کو اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا جب وہ ایک تربیتی مشق کے دوران وقفے میں چائے پی رہے تھے۔ ننگرہار صوبے میں امریکی فوجی افغانستان کی سرحدی پولیس کو ٹریننگ کے دوران وقفہ لے رہے تھے، عزت اللہ وزیروال نے اپنے امریکی ساتھیوں کو چائے کی دعوت دی۔ عزت اللہ کے ایک ساتھی کے مطابق ٹریننگ دینے والے امریکی فوجی چائے پینے کے لیے آرام سے بیٹھے اور انہوں نے اپنی بندوقیں زمین پر رکھ دیں اور اتنے میں عزت اللہ نے گولی چلا دی۔ وزیروال تین برس سے سرحدی پولیس اہل کار کے طور پر کام کر رہے تھے ان کا تعلق ننگرہار صوبے کے مشرقی علاقے میں پہاڑی گاؤں کھیوگنی سے تھا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

28 اپریل: صوبہ قندھار......قندھار شہر گورنر ہاؤس پر دو فدائی مجاہدین کا حملہ......2 سیکورٹی اہل کار......4 گارڈز ہلاک

حضرت مولانا نصیب خان شہیدؒ

مولانا عبدالباری، تلمیذِ رشید حضرت مولانا نصیب خانؒ

مولانا نصیب خان صاحبؒ جامعہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ میں شیخ الحدیث تھے۔حق گوئی میں اپنی مثال آپ تھے۔مجاہدین کی حمایت کی وجہ سے پاکستان خفیہ ایجنسیوں کی آنکھوں کا کانٹا بنے رہے۔متعدد بار دھمکیاں ملنے کے باوجود مجاہدین کی حمایت اور پاکستانی فوج کے مظالم کی پردہ کشائی کرنے سے پیچھے نہ ہٹے۔پاکستانی ایجنسیوں نے ۴ مئی ۲۰۱۲ء کی سے دوپہر کے وقت اغوا کیا اور تشدد کرکے شام کو نعش پشاور میں پھینک دی۔تشدد کے نشانات شیخؒ کے چہرے اور جسم پر واضح تھے پسلیاں توڑ کر دل بھی نکالا گیا تھا اور جسم کو سلاخوں سے ڈرل کیا گیا تھا۔مولانا کی نمازِ جنازہ تبلیغی مرکز میران شاہ، شمالی وزیرستان میں ادا کی گئی۔جس میں طلبا، مجاہدین اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور اپنے استاد کے نقشِ قدم پر سفرِ جہاد جاری رکھنے کا عزم کیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کی شہادت قبول فرمائے اور عالمِ اسلام کے علما بالخصوص پاکستانی علما کو مولانا نصیب خان شہید رحمہ اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

تعارف:

شیخ الحدیث، مردِ مجاہد، استاذ المجاہدین، مولانا شیخ نصیب خان شہیدؒ کا آبائی تعلّق افغانستان کے صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل سے تھا۔لیکن شیخ الحدیث صاحبؒ علمی مصروفیت کے باعث دارالعلوم جامعہ حقانیہ میں تدریس سے منسلک تھے۔اور وہیں رہائش پذیر تھے۔حضرت شیخ الحدیثؒ نے علمِ قرآن اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحقؒ سے حاصل کی اور اس کے علاوہ مولاناؒ افغانستان میں امارت کے دور میں خوست میں دو سال تک قضا کے منصب پر فائز رہے۔

تحصیل علم سیفراغت:

مولانا صاحبؒ نے دورۂ حدیث شریف جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے کیا۔اس کے بعد دینی علوم کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔اور مختلف مدارس میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔علمی مہارت کی وجہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نے ان کو اپنے مدرسے سے جامعہ حقانیہ آنے کی دعوت دی۔لہٰذا شیخ اپنے استاذ مولانا عبدالحقؒ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جامعہ حقانیہ تشریف لائے۔اور اپنے انداز سے تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔اور تادمِ شہادت حدیث کے مسند پر تدریس کے فرائض سر انجام دینے میں مشغول رہے۔تدریس کے دوران دیگر دینی کتب کے علاوہ صحاحِ ستہ میں سے بخاری شریف، طحاوی شریف اور ابوداؤد شریف سے طلبا کو مستفید کرتے رہے۔

اخلاق:

آپؒ بہترین اخلاق کے حامل تھے، زیادہ تکلفات کو پسند نہیں کرتے تھے اور سادہ زندگی آپ کا مزاج تھی۔طلبا کے ساتھ نہایت ہی بہترین اخلاق سے پیش آتے۔حق بات کو سرِعام بیان کرنا ان کا شیوہ تھا۔مسلمانوں کی پستی کا ذکر ہوتا تو اس کا علاج جرأت سے بیان فرماتے اور اسی اثنا میں آپ کی آنکھوں سے آنسو بھر آتے۔

ملفوظات:

جب پاکستان کے علاقے (انگور اڈہ) کے مقام پر پاکستان کی مرتد افواج نے مسلمان مہاجرین پر حملہ کرکے ان کو شہید کر دیا تو سنہ ۲۰۰۴ء میں پاکستان کے علما (جن کے سرخیل شیخ الحدیث حضرت مولانا نظام الدین شامزئیؒ تھے) نے یہ فتویٰ دیا کہ پاکستان کی حکومت نے امریکہ کے حکم پر عرب اور دیگر مجاہدین کے خلاف آپریشن شروع کیا ہے اور ان کو شہید کیا ہے۔پاکستان کی فوج کے اس ارتدادی عمل کے نتیجے میں یہ فتویٰ جاری ہوا کہ اس فوج کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔فتویٰ دینے والے علما میں شیخ الحدیث مولانا نصیب خان شہیدؒ بھی شامل تھے۔اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک شیخ اپنے اس فتوے پر قائم دائم رہے۔اور پاکستانی افواج کے خلاف ارتداد کا فتویٰ بار بار ہر میدان میں دلائل کے انبار کے ساتھ بیان کرتے رہے۔اور اس فتوے کو بیان کرنے میں **لا یخافون لومة لائم** کا مصداق بنے رہے۔دورانِ تدریس ۲۰۱۲ء کو ارشاد فرمایا کہ ہم پہلے پاکستانی افواج کو تین اقسام میں بیان کرتے رہے۔(۱) شیعہ۔(۲) قادیانی۔(۳) سنی۔لیکن آج ہم ان کو (ارتداد کے بعد) دوسری تین اقسام میں بیان کرتے ہیں۔(۱) شیعہ۔(۲) قادیانی۔(۳) امریکی، شیعہ اور قادیانی تو پہلے ہی سے کافر اور واجب القتل ہے۔اور جن کو ہم سنی ٹھہراتے تھے، وہ کفار کا ساتھ دے کر امریکی کہلائے۔لہٰذا ان کے خلاف جہاد فرضِ عین ہے اور ان کا قتل واجب ہے۔اس کے علاوہ جب گذشتہ مہینوں میں امریکی افواج نے سلالہ چیک پوسٹ پر بمباری کی تو کسی نے پوچھا کہ اس فوج کا کیا حکم ہے؟ جو سلالہ چیک پوسٹ میں مارے گئے۔تو انہوں نے جواب دیا کہ امریکیوں نے ہی فوج پر بمباری کی ہے اور یہ امریکہ ہی کے کتے ہیں۔

پاکستان افواج اور طالبان کے درمیان معاہدہ کے سلسلہ میں آپؒ کی شرائط:

پاکستانی افواج کے ساتھ معاہدہ کے سلسلے میں فرمایا کہ ہم معاہدہ کے قائل ہیں

29 اپریل: صوبہ نورستان.....................ضلع کامدیش.............فرنٹیئر کور کے اہل کاروں کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ.................7 اہل کار ہلاک

اور معاہدہ کرنے کی مخالفت نہیں کرتے۔لیکن معاہدہ تب ہوتا ہے جب اس میں اسلام کا فائدہ ہو،لہٰذا ہم ان چار شرائط کی بنیاد پر معاہدہ کرتے ہیں۔

(۱) وزیرستان میں موجود تمام افواج کو وزیرستان سے نکالا جائے۔

(۲) مجاہدین کو پاکستان کے ہر ضلع میں بر سرِ عام اسلحہ ساتھ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اس لیے قرآن میں حکم آیا ہے کہ خُذُو حِذرَکُم و اسلحتکم۔

(۳) پاکستان کی تمام جیلوں میں موجود مجاہدین قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

(۴) پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو۔

ان شرائط میں سے کسی ایک شرط کے بھی نہ مانے جانے کی صورت میں ہم معاہدے کے قائل نہیں۔کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کا اسی میں فائدہ ہے۔لیکن اگر پاکستان کی حکومت نے پاکستان میں اسلام نظام رائج کیا اور گذشتہ تمام ارتدادی کاروائیوں سے توبہ کی اور نادم ہوئے۔اور پاکستان کے تمام ادارے شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق چلنے لگے تو ہمارا ہر مجاہد ایک عام فرد کی حیثیت سے زندگی گزارنے پر کار بند ہوگا۔

آپؒ کی جرات مندانہ زندگی کا ایک پہلو:

ایک مرتبہ حکایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میرا گزر ایک چیک پوسٹ سے ہوا، جہاں فوج نے اپنے دفاع کے لیے جگہ جگہ راستے میں رکاوٹیں رکھی تھیں، جس کی وجہ سے گاڑیوں کا گزرنا مشکل تھا اور پیدل جانے والوں کا راستہ تاروں سے رُکا ہوا تھا۔تو میں نے گاڑی سے اُتر کر محافظ فوجی سے پوچھا کہ آپ نے راستہ کیوں بند کیا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ راستے کھلے چھوڑو۔تو محافظ نے کہا کہ مجھے آرڈر ہے۔میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''لا طاعة المخلوق فی معصیة الخالق'' کہ'مخلوق کی اطاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جائز نہیں''۔تو محافظ نے جواب دیا کہ خاموش خاموش، آگے جاؤ، ہماری نوکری خطرے میں ہے۔

اسی طرح فوج کے ارتداد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستانی جیل سے جب ہمارا ایک قیدی رہا ہوا تو اس نے اپنی قید کی الم ناک داستان بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب میں نے ایک فوجی محافظ سے پوچھا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے ؟ تو فوجی نے جواب دیا کہ'ہم آرڈر مانتے ہیں، اسلام نہیں مانتے'۔

اس طرح بخاری شریف جلدِ ثانی کتاب التفسیر کے درس میں ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو فوج کے قتل پر خوش ہوتے ہیں۔تو میں نے جواب میں کہا کہ جب میرا رب خوش ہوتا ہے تو میں کیوں نہ خوش ہوں؟اور شیخ الحدیثؒ نے دلیل میں یہ آیت سنائی(فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللّٰہ رب العالمین)جب میرا رب ایسی قوم کہ جو ظالم ہے، کی ہلاکت پر حمد بیان کر رہا ہے تو اپنے رب کی حمد کیوں بیان نہ کروں؟ پھر بار بار الحمدللہ دہرانے لگے۔

حضرت شیخ شہیدؒ نے پولیس اور ملیشیا کے بارے میں بھی یہ حکم دیا کہ ان کو بھی قتل کیا جائے، کیونکہ یہ بھی فوج کے ساتھ مجاہدین کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔اور مجاہدین کو گرفتار کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ٹھیک ہے آپ فوج کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں،لیکن آپ پولیس اور ملیشیا کے خلاف قتل کا فتویٰ کیوں جاری کرتے ہیں؟ تو فرمانے لگے کہ میں نے اُس شخص کو جواب دیا کہ مثال کے طور پر کوئی شخص آپ کا دشمن ہے اور آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے۔لیکن آپ کسی گھر یا کمرے میں موجود ہیں اور ایک محافظ آپ کی حفاظت کر رہا ہے تو یقیناً آپ کا دشمن تب تک آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ آپ کے محافظ کو قتل نہ کرے کیونکہ یہ محافظ آپ کی حفاظت کا سبب بنا ہوا ہے۔تو بعینہٖ پولیس اور ملیشیا بھی فوج کا مکمل دفاع کر رہے ہیں، وہ ان کے محافظین اور مجاہدین کے خلاف ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔لہٰذا فوج، پولیس اور ملیشیا کا ایک ہی حکم ہے اور وہ ہے قتل۔

مجاھدین کے خلاف پروپیگنڈے کا دفاع:

ایک مرتبہ شیخ صاحبؒ نے اپنے ایک بیان میں فرمایا کہ آج کل لوگ مجاہدین، علما، طالبان کے خلاف یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ دہشت گرد، انتہا پسند اور شدت پسند ہیں۔لہٰذا اُن سے ہمارا یہ جواب ہے کہ ہم دہشت گرد سہی، انتہا پسند سہی، شدت پسند سہی......اس پر ہمیں فخر ہے، کیونکہ رب نے ہمیں دہشت گرد کہا ہے اور دلیل میں یہ آیت پیش کی۔و اعدو لھم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخیل ترھبون به عدو اللّٰہ۔'ترھبون' کا لفظ دہشت گردی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی طرح ہم شدت پسند سہی، کیونکہ قرآن نے ہمیں دہشت گرد کہا ہے۔سورہ فتح''محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدّاہ علی الکفار''میں'اشدّا' کا لفظ شدت پسندی پر دلیل ہے۔لہٰذا ہم شدت پسند سہی۔اور اسی طرح ہم انتہا پسند بھی ہیں۔قرآن کی سورہ کہف میں آیا کہ''ھوا خیر ثوابا'' کیونکہ ہماری انتہا آخرت ہے، لہٰذا ہم انتہا کے طالب ہیں اور ہماری انتہا بہتر ہے۔چنانچہ ہم انتہا پسند سہی۔اور جہاں تک شر پسند کا تعلّق ہے تو نہ قرآن میں اور نہ ہی حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا کوئی ذکر ہے، بلکہ اس سے مکمل طور پر منع کیا گیا ہے۔

مجاہدین کے ساتھ امداد کی ترغیب دیتے ہوئے شیخ صاحبؒ نے فتاویٰ شامی کا ایک مسئلہ بیان فرمایا۔

''اگر کوئی شخص نفلی حج کرنا چاہے تو اس سے بہتر بات یہ ہے کہ نفلی حج نہ کیا جائے اور نفلی حج کا جتنا بھی خرچہ ہے، اس کو مجاہدین کے کاموں میں لگا دیا جائے اور سارا خرچہ مجاہدین کو دیا جائے۔''

(بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

29 اپریل:صوبہ غزنی.................ضلع گیلان.................مجاہدین کی ہیوی مشین گن سے فائرنگ.................امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا

ڈرون حملے کیوں نہیں رُکتے؟

محمد لوط خراسانی

دنیا کا ہر وہ خطہ جہاں سے امریکہ کو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے امکانات نظر آتے ہیں وہ امریکہ کے غیض وغضب کا ہدف ہے۔اس کے ارباب'' دانش وحکمت'' اِن خطوں کے اُن اہلِ قلب ونظر کو اپنا اولین دشمن سمجھتے ہیں (ویسے تو ہر وہ شخص کافروں کے لیے دشمن ہے جو توحید ورسالت کا زبان سے بھی اقرار کرتا ہے کیوں کہ قرآن وسنت کی تعلیم یہی ہے) جو دنیا میں امریکی ظلم وجبر کو بزور روکنے اور پوری دنیا پر توحید کا پھریرا لہرا دینے کی بات کرتے ہیں۔ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے امریکی جہاں مناسب سمجھتے ہیں وہاں خود حملہ کر دیتے ہیں اور جہاں ان کو امید ہو کہ ان کی پالتو مسلم ممالک کی افواج یہ کام زیادہ بہتر انداز میں کرسکتی ہیں تو وہاں پر یہ ذمہ داری ان کو سونپ دیتے ہیں۔امریکہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ایسا کرنے سے ان خطوں کے'' علمائے سوٗ'' عام مسلمانوں کے غم وغصّے کو مجاہدین کی کمک کے طور پر استعمال ہونے سے کافی حد تک روک لیں گے اور ان کے اس قسم کے فتاویٰ کہ'' (امریکی صف میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی جنگ لڑنے والے) کلمہ گو مسلمان فوجیوں کو مارنا جائز نہیں ہے'' مجاہدین کو معاشرے کے اندر تنہا (Isolate) کر دیں گے۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ تو ان کافروں اور ان کے ایجنٹ حکمرانوں کی چال ہے جب کہ اللہ تعالیٰ تو ان سب سے بہترین تدبیر کرنے والے ہیں (القرآن) ایسے ہی امریکی حملوں کی قسم ڈرون حملے ہیں جو عراق، افغانستان، صومالیہ، یمن اور پاکستان میں ہو رہے ہیں کیوں کہ یہاں پر کچھ جگہوں پر تو براہِ راست امریکہ مجاہدین کا ہدف ہے اور کچھ مقامات پر ہونے والی تیاریاں مستقبل میں امریکی طاغوتی اقتدار کے لیے حقیقی خطرہ ہیں۔ اس لیے کہ یہ لوگ دشمن کے خلاف بے سود نعروں، دعووں، تقریروں، جلسوں، جلوسوں، مظاہروں اور دھرنوں پر یقین نہیں رکھتے بلکہ قرآن مجید اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دم زندہ سنت پر عمل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔آج کی اس تحریر میں ہم صرف پاکستان میں ہونے والے امریکی ڈرون حملوں پر بات کریں گے۔

خطہ پاکستان میں ہر دردِ دل رکھنے والا مسلمان اس مسئلے پر کڑھتا ہے! کسی کی کڑھن کی وجہ یہ ہے کہ ہماری خود مختاری (Sovereignty) پامال ہو رہی ہے اور کسی کے رنج والم کا باعث مسلمان بھائیوں، بہنوں اور بچوں کا ناحق بہتا خون ہے!

جو اہلِ بصیرت ہیں یا جنہیں امریکہ اور پاکستانی فوج کے درمیان طے پانے والے'' دیکھے اور ان دیکھے'' تمام معاملات کی اصل خبر تک رسائی ہے وہ سب یہ جانتے ہیں کہ:

'' امریکی ڈرون حملے کے لیے زمینی جاسوسی (Ground Intelligence) سے لے کر نشانہ بنائے جانے والے ہدف (Target) کا فیصلہ کرنے اور حملے کے بعد امریکی آقاؤں تک نقصانات کی مصدقہ اطلاعات پہنچانے تک کے سب معاملات پاکستانی فوج کے فرائض منصبی میں شامل ہوتے ہیں۔''

لیکن شیطانی ذرائع ابلاغ (Media) کے دانش گرد'' دانش وروں'' کی ساحری و دانش گردی کا شکار اور جہاد میں شرکت کر لینے پر'' اپنی دکان داری کے ماند پڑ جانے کے خوف سے لرزیدہ، دو نمبر قیادت کی محنت سے بیچاری بھولی بھالی پاکستانی عوام (یہ بیچاری تو اتنی بھولی بھالی ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے ہر بار چوروں اور لٹیروں کو اپنا حکمران منتخب کرتی ہے) اس حقیقت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے کیوں کہ ان دونوں طبقوں نے پاکستان بننے سے لے کر اب تک کے چونسٹھ برسوں میں اپنی ان تھک محنت سے پاکستانی فوج کے ہر جرم اور اطاعتِ الٰہی سے ہر بغاوت پر پردہ ڈال کر اس کو عظمت و تقدیس کی جس اعلیٰ مسند پر بٹھایا ہے اس کی وجہ سے بیچاری پاکستانی عوام کے لیے اس حقیقت کا اقرار انتہائی مشکل ہے۔مگر جب کبھی کوئی صاحبِ دل ان کی ساحری کے اثر سے نکلتا ہے تو پاکستانی فوج کی خباثتوں کی حقیقت اس پر ویسے ہی عیاں ہو جاتی ہے جیسے دیدہِ بینا رکھنے والے کے لیے نصف النہار پر کھڑے سورج کی موجودگی۔

اس سب کے باوجود، بھولی بھالی عوام الناس اور اس عوام کی اس رائے کو پختہ بنانے والے، ایجنسیوں کی تنخواہ پر کام کرنے اور اپنے مضامین (Columns) اور ٹی۔وی مذاکروں کے ذریعے ایجنسیوں کے پالیسی بیانات'' جاری'' کرنے والے'' دانش وروں'' اور سیاستدانوں کا ایک طبقہ ہے جو عوام کو یہ باور کروا رہا ہے کہ ہماری حکومت اور فوج کا کوئی تعاون ان حملوں میں شامل نہیں ہے اور امریکہ اپنی سینہ زوری سے یہ حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔چناں چہ عوام کے سامنے فوج کی ساکھ کو بہتر بنانے کے لیے (حالاں کہ ایسا کرنے سے عقل مندوں کے سامنے فوج کی ساکھ مزید خراب ہو جاتی کہ ایٹمی قوت ہوتے ہوئے یہ امریکہ کو روک کیوں نہیں پا رہی، اور یہ ہمارا آج کا اصل موضوع ہے) وہ اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں کہ ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ ڈرون گرائے! کچھ حضرات کا یہ بھی کہنا ہے کہ آرمی چیف کو چاہیے کہ وہ فضائیہ کو حکم دے کہ وہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے امریکی ڈرون طیاروں کو مار گرائے! (بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

29 اپریل: صوبہ پکتیا.........صدر مقام گردیز شہر.................مجاہدین کا افغان فوجی اہل کاروں پر گھات لگا کر حملہ.................کمانڈر سمیت 5 اہل کار ہلاک.................3 زخمی

مکہ مدینہ کے دشمنوں کو سپلائی!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

نیٹو سپلائی اور ڈالر سپلائی کی بحالی پر مُصر حکومت قدم بہ قدم چلتے چلتے اُس مقام تک آ ہی پہنچی جس کیلیے پَر تولے جا رہے تھے۔ وزیر خارجہ نے تڑپ کر کہا تھا کہ ہم 48 ممالک کی مخالفت مول نہیں لے سکتے (البتہ 18 کروڑ عوام کی مخالفت مول لے سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے کمی کمین ہیں اور ہم نیٹو کے کمی کمین!) نتیجتاً فوری دعوت نامہ شکاگو کانفرنس کا جاری ہوگیا۔ بلا سلالہ معافی تلافی کے، بلا ڈرون حملوں پر کسی بندش کے، بالآخر نورا کشتی ختم ہوئی۔ دفاع پاکستان تو کیا ہونا تھا، شور شرابہ کروا کے، امریکہ نیٹو کو کچھ قیمت بڑھانے کے لیے دباؤ بڑھ گیا کہ پھر لوگ یہ نہ کہیں کہ --- چہ ارزاں فروختند! آخر قیادتوں کے بے حساب بیرونی دوروں، قیمتی سوٹوں بوٹوں، فارم، پلاٹوں، بینک اکاؤنٹوں کی مجبوریاں قوم کو سمجھنی چاہئیں۔ سوکھی غیرت پر صرف عوام گزارہ کر سکتے ہیں۔ آج کی چکا چوند (ڈالر، یورو) میں لوڈ شیڈنگ پر پسینے میں غرق، بے چارے غریب عوام تو انور مسعود کی 'بھولی مَجھ' (بھینس) بن چکے ہیں جسے حکمران زبانِ حال سے ہانکتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

توں کیہہ جانے بھولیے مَجھے امریکہ دیاں شاناں
پیسے دے نے پتر سارے ایس گلی دے واسے
پلے جیہد کر پیسے ہوون ڈُلھ ڈُلھ پیندے ہاسے

لہٰذا گوروں کے بیچ ڈالروں کی جھنکار میں کھڑے ہو کر شانہ بہ شانہ تصویریں کھنچوانے کا خُمار بے چارے عوام کیا جانیں، انہیں تھپکی دینے والے بیانات ساتھ ساتھ جاری ہیں 'ملکی وقار سلامتی، خود مختاری کے منافی کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ عین اسی عزم کی ناک تلے ڈرون حملے جاری ہیں۔ کافر کو مسلم افغانستان پر تسلط قائم رکھتے ہوئے، پاکستان پر نظر بد گاڑنے کے لیے ہم آبِ حیات فراہم کریں گے ایک عزمِ نو کے ساتھ اور یہ سب اس وقت ہو رہا ہے جب اتحادِ ثلاثہ نہیں مجموعی طور پر اتحاد پچاسہ کہیں...... ۴۸ نیٹو ممالک، بھارت اور اسرائیل نہ صرف واحد مسلم ایٹمی قوت کے خون کے پیاسے ہیں بلکہ ہمارے مراکز ایمان، مقامات مقدسہ، مکہ اور مدینہ بارے ان کے عزائم کھل کر سامنے آ چکے ہیں۔

۱۰ مئی ۲۰۱۲ء کو شائع ہونے والی امریکی رپورٹ یہ ہوشربا حقائق سامنے لا رہی ہے۔ ہماری سیاسی، عسکری قیادت کا قبلہ مغرب ہے؟ یا مغرب میں (رُخ) ہے؟ آپ نے اس دنیائے کفر کی قرآن دشمنی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ہضم کر لی اس کے باوجود مسلسل گیارہ سال انہیں خوراک، جنگی ساز و سامان فراہم کیا مسلم افغانوں کو مارنے کے لیے۔ خود انہی کے حکم پر قبائل کے غیور، غیرت مند مسلمانوں کو مارا۔ اب تو شاید ایمان کے تابوت کی یہ آخری کیل ہے جو آپ ٹھونکنے چلے ہیں اس اطلاع کے باوصف کہ ان کے عزائم اسلام بارے کیا ہیں؟ دجال کی فوج کے کرائے کے ٹٹو بننے کا انجام سوچ لیں۔ Wired میگزین میں چھپنے والی یہ رپورٹ امریکی جوائنٹ فورسز سٹاف کالج میں نوجوان امریکی فوجی افسروں کو ۲۰۰۴ء سے مسلسل پڑھانے جانے والے اس نصاب کی تفصیلات فراہم کر رہی ہے جو سیکڑوں صفحات پر مشتمل نصابی مواد پر مبنی ہے۔ اس کورس سے مستفید ہونے والے امریکی لیفٹیننٹ کرنل، کرنل کمانڈرز، کپتان کی سطح کے فوجی افسران تھے جو یہ زہرناک، مذموم، مسلم دشمن، مسلم کش تربیت پا کر اب پوری امریکی فوج میں اہم تر ذمہ داریوں پر بھیجے جا چکے ہیں۔ اس تربیت کے مطابق امریکہ کو اسلامی دہشت گردی سے بچانے کے لیے ناگزیر ہے کہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے خلاف عالمی جنگ چھیڑی جائے۔ ہیروشیما کے اسباق کو دہراتے ہوئے مکہ مدینہ کا ایٹم بموں سے صفایا پھیرا جائے۔ جہاں شہری آبادی کو نشانہ بنانا ضروری جانا جائے وہاں یہ ممکن ہے۔

یاد کیجیے کہ مسلمانوں پر جنیوا کنونشن ۱۹۴۹ء کے انسانی حقوق کا اطلاق بہت سے بہانوں کی بنیاد پر نہیں ہوتا مثلاً نان سٹیٹ ایکٹرز (غیر ریاستی عناصر) کی اصطلاح گھڑ کر، نیز بغیر یونی فارم لڑنے کی بنا پر ڈاکٹر عافیہ اور گوانتاناموکے قیدیوں پر، باگرام، ابو غریب میں بربریت کے تمام ہتھکنڈے آزمائے گئے۔ چنانچہ اسی پیرائے میں دس سالوں پر محیط یہ سازشی گروہ اندر خانے دہشت گردی کے خلاف ہمہ تن مصروف، امریکی فوج، انٹیلی جنس اور قانون نافذ کرنے والوں کو یہ باور کرواتا رہا کہ امریکہ کا حقیقی دشمن 'القاعدہ' کے افراد نہیں بلکہ فی نفسہ اسلام ہے۔ متذکرہ کورس کروانے والا افسر لیفٹیننٹ کرنل میتھیو ڈولی ان نام نہاد دانشوروں کو لاکر لیکچر دلواتا رہا جو مسلم دشمنی میں معروف اور اسلام بارے نہایت غیر مہذب مذموم خیالات کے حامل جانے جاتے تھے۔ یہ سب ادارے کے کمانڈنٹ میجر جنرل جوزف وارڈ کے زیر کمانڈ اس کی ناک تلے ہوتا رہا! کالج کے ترجمان کے مطابق ۹۰ فی صد طلبہ کا کورس بارے تاثر نہایت مثبت رہا۔ ڈولی میاں نے مرحلہ وار پلان دیا۔ تیسرے مرحلے میں اسلام کو جنونی گمراہ کن نظریہ (Cult) قرار دینے اور سعودی عرب کو فاقہ کشی سے دھمکانے (تمام تر فدویت کے باوجود) کی ضرورت ہوگی۔ شہری آبادی کے تحفظ کے بین الاقوامی قوانین مسلمانوں کے حوالے سے غیر متعلق ہیں لہٰذا

30 اپریل: صوبہ روزگان..........صدر مقام ترینکوٹ شہر..........مجاہدین کا پولیس اہل کاروں پر حملہ کیا..........ایک رینجر گاڑی تباہ..........6 پولیس اہل کار ہلاک

ہیروشیما، ناگاساکی والے انجام سے مکہ مدینہ کو دوچار کیا جاسکتا ہے۔

ماڈریٹ اسلام کوئی چیز نہیں، تمام مسلمان یکساں طور پر ہدف ہیں (ہمارے ماڈریٹوں کو خبر ہو جو قہقہے لگائے، ویلنٹائن ڈے، کرسمس مناتے، شرمین عبید، غلیظ برہنہ اشتہارات دینے ایسے امریکہ کو 'سافٹ امیج' پیش فرماتے دُہرے ہوئے جاتے ہیں!)۔ سالہا سال یہ زہر افسروں کو پلایا گیا اسلام دشمنی رگ و پے کا حصہ بنادی گئی۔ دجال کی فوج کی نظریاتی تربیت کما حقہ ہوگی تو جنرل ڈیمپسی یکا یک ایکٹنگ کرتے ہوئے ہڑ بڑا کر اُٹھے۔ اوہو! یہ کیا پڑھا دیا یہ تو امریکی اقدار کے خلاف ہے! (عافیہ، ٹیری جونز، افغانستان میں قرآن جلاتے امریکی فوجیوں والی اقدار، کتوں کے منہ میں قرآن اور گوانتا نامو میں فلش میں، غلاظت میں پھینکے جانے والے قرآن والی اقدار؟) جناب! ہمارے حافظے اتنے کمزور نہیں۔ مسلم اُمہ کو کرزئیوں، زرداریوں، گیلانیوں، کھروں، کیانیوں پر قیاس نہ فرمایئے! اب معذرت فرما دیں؟ یہ فرینڈلی فائر تھا! ڈریکولا کے دانت نظر آ گئے، نقاب اُلٹ گیا! افغانستان میں دس سال براجمان رہنے کے عزائم، مشرقِ وسطیٰ میں چوالیس ہوائی اڈوں، بحری بیڑوں اور اسلحے، میزائلوں کے انبار۔ فاٹا، شمالی جنوبی وزیرستان میں یلغار کی تیاری، مسجد اقصیٰ کے انہدام کی مکمل تیاری۔ پردہ داری اب ممکن نہیں، ایمان کی رمق سے خالی موجودہ قیادت مسلم اُمہ کی نمائندہ نہیں ہے۔ ہماری دنیا تم نے مل کر تباہ کر دی۔ وسائل سے مالا مال پاکستان کھوکھلا کر دیا لیکن اللہ کے وعدے تو پورے ہونے ہیں۔ 'عرب بہار' نے عرب لٹیروں کے دماغ ٹھکانے لگا دیے اور امریکہ کی سٹّی گم کر دی۔ ان شاءاللہ 'عجم بہار' بھی آ کر رہے گی۔ قوم ہوش کے ناخن لے۔

مکہ مدینہ پر دانت گاڑنے والوں کو خاک چٹانے کی بجائے قوت سپلائی کرنے والوں کو آپ گوارا کر رہے ہیں؟ معاملہ مکہ مدینہ والے حج عمرے کی درخواستیں جمع کروا کر مطمئن ہو رہنے کا اب نہیں ہے۔ قوم کو صوبہ صوبہ اور جلسہ جلسہ کھیلنے میں لگا کر یہ سب متفق ہیں کفر کے اتحادی! اقتدار والے اور منتظرینِ اقتدار اپوزیشن، یہ سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ کرسی اور ڈالر دیکھ کر مکہ، مدینہ، اللہ، رسول بھول جانے والے۔ ان سب کی جائیدادیں، امریکہ یورپ کے دورے، (چھینک بھی آئے تو امریکہ برطانیہ کے ہسپتال سے اینٹی الرجی لینے جائیں)، ان کی مراعات، عوام دوستوں کے چارٹر طیارے ملاحظہ کر لیجیے، آپ کے دکھوں کا مداوا ان کے پاس نہیں۔ آپ کی دنیا یہ لوٹ کر کھا چکے اب تو آپ کی آخرت داؤ پر ہے۔

اسفند یار ولی نے اپنے فیس بُک کے صفحے پر ڈنکے کی چوٹ کہا ہے (ڈولی کے نصاب کی گویا تائید میں)۔ 'بہت سارے لوگ پوچھ رہے ہیں کہ ہم نے جماعت نہم دہم کے کورس سے اسلامی آیات کیوں حذف کیں؟ جواب بہت سادہ ہے کہ ہمیں اسامہ بن لادن، مُلا عمر اور بیت اللہ محسود جیسے دہشت گرد نہیں پیدا کرنے بلکہ انجینئرز اور ڈاکٹرز پیدا کرنے ہیں۔

اسلامی آیات جنہیں اصلاً قرآنی آیات (سورۃ توبہ اور سورۃ الانفال) کہا جاتا ہے۔ وہ پڑھ کر ڈاکٹر عبدالقدیر خان (قوت فراہم کرنے کا حکم) بن گئے اور ڈاکٹر عافیہ بن گئیں۔ تو یہ ڈاکٹر، انجینئر بھی تو آپ کو راس نہ آئے! اسامہ اور مُلا عمر کے تو نام سے ہی آپ کی گھگھی بندھتی ہے! بھارت پرست، امریکہ نواز، کالا باغ ڈیم دشمن ان جیسوں کو کرسیوں پر تو عوام نے بٹھا کر ریلوے ہڑپ کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ کیا فرق ہے اسلام دشمن نصاب پڑھانے والے گورے اور قرآن سے تہی نصاب پڑھا کر، بے حیائی فحاشی سے بھرپور معاشرت رائج کرنے والے ان کالے غلاموں میں؟ قوم کا ۹۰ فی صد اسلام اور شریعت میں عافیت پائے گا۔ ان امریکہ پرستوں کو جہاز میں بھر کر صومالیہ کے سمندروں میں قزاقوں کے حوالے کر دیا جائے ساری دولت بازیاب ہو جائے گی، سارے قرضے اُتر جائیں گے ملک میں خوشحالی، امن اور عافیت کی لہر دوڑ جائے گی۔ یہ سب تو وہ ہیں کہ:

یہاں مالی کو بھی گلچیں کی مانند
مسلسل بیر ہے صحنِ چمن سے
مفادِ ذات ہے مطلوب سب کو
کوئی مخلص نہیں اپنے وطن سے

یہ تو حقیقتاً نادانوں کی وہ قسم ہے جو اپنی ذات سے بھی مخلص نہیں۔ ورنہ قبر کی رات کی فکر انہیں مکہ مدینہ کے دشمنوں کا دوست نہ بناتی!

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

30 اپریل: صوبہ کنڑ.........ضلع انگام.........ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ.........5 سیکورٹی اہل کار ہلاک

یمن، شام، صومالیہ، چیچنیا اور مالی کے محاذ

علی حمزہ

یمن:

یمن اس وقت مجاہدین کی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے اور جہادی کارروائیوں کے لحاظ سے وہ افغان مجاہدین کی مانند اس وقت امریکہ کے لیے دردِ سر بنے ہوئے ہیں۔ سیاسی بحران، کمزور پڑتی فوجی گرفت اور کرپٹ حکومتی نظام کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجاہدین متعدد علاقوں پر مشتمل امارت اسلامی قائم کر چکے ہیں۔ ان کا طرز زندگی سادہ ہے، خدمت خلق کے اسلامی جذبے سے سرشار ہیں، انصاف کی فراہمی کے سستے اور تیز نظام کی وجہ سے وہ لوگوں میں مقبول ہیں۔ امریکہ اور سعودی عرب ہر طرح سے یمن کی حکومت کی مجاہدین کے خلاف مدد کر رہے ہیں۔ جب کہ یمنی مجاہدین کو بھی مسلم ممالک کے مجاہدین کا تعاون حاصل ہے۔ ماہ رفتہ کی کارروائیوں پر نظر ڈالیں تو مجاہدین کا پلڑا بھاری اور ان کے زیر قبضہ علاقوں میں توسیع ہوئی ہے۔

۲۰ مارچ کو صوبہ مآرب میں تیل کی ۳۲۰ میل طویل پائپ لائن کو اڑا دیا گیا۔ اس لائن کی تباہی کے بعد فرانسیسی کمپنی کو اپنی ایکسپورٹ معطل کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔ اس لائن کے ذریعے تیل کی غیر قانونی ایکسپورٹ ہو رہی تھی۔ یمنی اخبار الیمن الجدید کے مطابق انصار الشریعہ نے ۳۱ مارچ کو وقار ٹاؤن اور صوبہ لحیج کے شہر ملاح کے درمیان ۱۱۹ انفنٹری بریگیڈ کو مکمل تباہ کر دیا۔ دو ٹینک، کئی فوجی گاڑیاں اور بھاری ہتھیار مجاہدین کے ہاتھ آئے۔ ایک ٹینک کو مجاہدین نے اپنے زیر قبضہ شہر وقار میں بھیج دیا۔ کم از کم ۳۰ فوجی ہلاک اور بڑی تعداد میں گرفتار بھی ہوئے۔ ۱۱۹ انفنٹری بریگیڈ کی مدد کے لیے ۲۰۱ میکانائزڈ بریگیڈ حرکت میں آیا مگر مجاہدین نے اسے راستے ہی میں نشانہ بنا ڈالا۔ حکومت نے اپنے سترہ فوجیوں کی ہلاکت اور گیارہ کے لاپتہ ہونے کا اعتراف کر لیا۔ اسی روز مجاہدین نے نواحی میں نیول بیس پر حملہ کیا، میرینز کو یہ بیس خالی کرنا پڑ گیا۔

سابق فوجی آمر علی عبداللہ صالح کے ملک سے چلے جانے کے بعد پہلی بار کیم اپریل کی شام کو یمن کے دارالحکومت صنعا کے متعدد اضلاع بم دھماکوں سے گونج اٹھے۔ صنعا میں احتجاجی ریلیوں کے اہم چوک ''تبدیلی چوک'' کے نزدیک رات ساڑھے دس بجے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ باغی جنرل علی محسن کے ملٹری کیمپ کے قریب ہوا۔ جنرل علی محسن ۳۰ سال تک صالح کا وفادار رہا اور مارچ ۲۰۱۱ء میں انقلابیوں سے جاملا۔ دارالحکومت کے فوجی ذرائع کا کہنا ہے کہ بڑی تعداد میں مجاہدین صنعا کے اندر پھیل چکے ہیں اور وہ اعلیٰ سطحی حکومتی عہدے داروں کو نشانہ بنانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ یمن کی وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ القاعدہ معاشی مراکز کو بھی نشانہ بنائے گی۔ یمنی انٹیلی جنس ذرائع کا کہنا ہے کہ ۳۰۰ مجاہدین ابراہیم البنا، قاسم الریمی اور شاکر حامل کی قیادت میں صوبہ شبوا کے قصبے عذران منتقل ہو کر صوبہ حضرموت کے شہر موقلعہ پر قبضہ کر کے امارت اسلامی کا توسیع دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ کیم اپریل ہی کی رات کو مجاہدین نے اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کے لیے ساحلی شہر عدن کی سنٹرل جیل پر حملہ کیا۔

۷ اپریل کو یمنی حکومت کو ایک اور دھچکا لگا۔ حکومت نے علی عبداللہ صالح کے سوتیلے بھائی جنرل محمد صالح الاحمر کو برطرف کر دیا، ردعمل میں اس کے وفادار صنعا ایئر پورٹ پر چڑھ دوڑے۔ برطرف جنرل نے اعلان کیا کہ وہ اس وقت تک عہدہ نہیں چھوڑے گا جب تک وزارت دفاع کے متعدد عہدے دار اور خود وزیر دفاع اپنا عہدہ نہیں چھوڑتے۔

۸ اپریل کی خبریں ہیں کہ مجاہدین نے یمن کے جنوبی قصبوں میں کافی پیش قدمی کی ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں یمن کے بارے میں دی گئی بریفنگ کے حوالے سے لکھا کہ تمام تر کوششوں کے باوجود القاعدہ حملوں کی شدت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ۲۵ فروری کو حضرموت میں صدارتی محل پر حملہ کر کے چھبیس سیکورٹی اہل کار ہلاک کر دیے گئے تھے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے برائے یمن جمال بینومر کا کہنا ہے کہ جنوبی یمن کے ملٹری کیمپس پر حملوں میں ۱۸۰ سے زیادہ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں اور مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں بھاری ہتھیاروں پر بھی قبضہ کیا ہے۔ نمائندے کا کہنا ہے کہ یمن کے نئے صدر عبدالمنصور الہادی نے القاعدہ کو ختم کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے مگر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ ایک ٹوٹی پھوٹی فوج کے ساتھ مجاہدین کو کیسے ختم کرے گا۔ معاشی طور پر یمن اس وقت افغانستان کے بعد دنیا کا دوسرا غریب ترین ملک بن چکا ہے۔

کیم اپریل کو جنوب مشرقی یمن میں مجاہدین نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کر کے ۷ پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔ ۹ اپریل کے یمن پوسٹ کے مطابق مجاہدین نے صوبہ شبوا کے دارالحکومت عتق پر قبضہ کر لیا۔ ۹ اپریل کو مجاہدین نے صوبہ ابیان کے قصبے لاؤدر کے مضافات میں ۱۱۱ اور ۱۱۹ ٹینک بریگیڈ پر حملہ کیا۔ کم از کم ۶۰ فوجی اس حملے میں ہلاک ہوئے جن میں ۵ سینئر فوجی افسر بھی شامل تھے۔ بھاری مقدار میں اسلحہ بھی ہاتھ آیا جب کہ ۴ مجاہدین شہید اور ۱۶ زخمی ہوئے۔ اے ایف پی کے مطابق ۴۸ گھنٹوں میں لڑائی میں ۱۳۳ افراد ہلاک ہوئے۔ یمن پوسٹ کی خبر ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے بریگیڈیر جنرل اسماعیل باعلوی کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ وہ صوبہ تائز میں ملٹری انٹیلی جنس چیف تھا۔ کئی اور حکومتی عہدے داروں پر حملوں کی خبریں بھی ہیں۔ مجاہدین کی رپورٹ کے مطابق اس روز صنعا میں گیارہ سرکاری اہل کار ہلاک ہوئے۔ ۱۰ اپریل کو صوبہ مآرب میں کی گئی کارروائی

01 مئی: صوبہ نیمروز.......... ضلع دلارام.......... نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ.......... 7 فیول بھرے ٹینکر تباہ.......... 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک.......... متعدد زخمی

میں ۱۷ فوجی مارے گئے۔ ۱۲ اپریل کو حضرموت میں آٹھ پولیس اہل کار ہلاک کر دیے گئے۔ ۹ اپریل کو صوبہ ابین کے قصبے لدر میں مجاہدین اور فوج کے مابین ہونے والی جھڑپ میں ۱۴ فوجی مارے گئے۔ ۸ مئی کو مجاہدین نے زنجبار میں دو فوجی چوکیوں پر حملے کر کے چار اعلیٰ فوجی افسران سمیت ۴۰ فوجیوں کو ہلاک جب کہ ۴۳ سے زائد کو زخمی کر دیا۔ ۲۲ مئی کو دارالحکومت صنعا میں قومی دن کی پریڈ کی ریہرسل کے دوران میں فدائی حملہ کے نتیجے میں ۱۰۱ یمنی فوجی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے۔ اس موقع پر وزیر دفاع اور آرمی چیف بھی موقع پر موجود تھے لیکن وہ اس حملے میں بال بال بچے۔ ۲۳ مئی کو صوبہ ابین جنوب مشرق میں القاعدہ مجاہدین کی یمنی فوج سے شدید جھڑپیں ہوئیں جن کے نتیجے میں ۶ فوجی ہلاک ہوئے۔ یہ ہم نے چند کارروائیوں کا ذکر کیا ہے، خبروں پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی کارروائیاں روزانہ کا معمول ہیں۔

مجاہدین کی عوامی حمایت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ رفتہ میں سلطنت فضلی(FADLI) کے آخری سلطان کے بیٹے شیخ طارق الفضلی نے القاعدہ میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان کیا۔ اس کے بیٹے پہلے ہی مجاہدین میں شامل ہیں اور وہ خود سوویت یونین کے خلاف افغان جہاد میں حصّہ لے چکا ہے۔ یمنی حکومت نے ۱۹ اپریل کو اس کے گھر پر بم باری کی۔ شیخ طارق نے کہا کہ اسلام کی سربلندی کے لیے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہیں اور میرا خاندان صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لیے جہاد میں شریک ہے۔ فارن پالیسی میگزین میں ایک باتصویر رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا کہ حکومت کمزور ہو رہی ہے، اور وہ قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ امریکی سی آئی اے ڈرون حملوں کے ذریعے القاعدہ جنگ جوؤں کے خاتمے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یمنی حکومت القاعدہ اور امریکی آپریشنوں کے درمیان پھنسی ہوئی ہے۔ یمن کے نئے صدر منصور ہادی نے ابیان کے دارالحکومت زنجبار کا قبضہ واپس لینے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں فوجیوں کی ۱۸۵ لاشیں ملیں اور ۳۷ فوجی مجاہدین نے گرفتار کر لیے۔ ۲۸ مارچ کو مجاہدین نے عدن سے سعودی عرب کے ڈپٹی قونصلر عبداللہ الخالدی کو گرفتار کر لیا تھا۔ عرب نیوز کے مطابق مجاہدین نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر سعودی عرب اپنے سفارت کار کی رہائی چاہتا ہے تو چھ خواتین سمیت پندرہ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے۔ ان میں تین اہم علمائے کرام شیخ ناصر الفہد قحطانی، شیخ سلیمان، شیخ خالد الراشد بھی شامل ہیں، انہیں ''دہشت گردی'' کے الزام میں قید کیا گیا ہے۔ مطالبہ نہ ماننے کی صورت میں مجاہدین نے سعودی سفارت کار کو سزائے موت دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ یقیناً آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یمن کے حالات کفر کے لیے افغانستان سے بدتر ہیں اور یہ ملک بھی معرکہ حق و باطل کا ایک بڑا میدان بن چکا ہے اور دنیا بھر سے مجاہدین یہاں پہنچ رہے ہیں۔

شام:

شام کی صورت حال تادم تحریر خونیں ہے۔ اپوزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق مارچ ۲۰۱۱ء سے شروع ہونے والی مسلح مزاحمت میں ۲۴ اپریل ۲۰۱۲ء تک ۱۳۸۶۴ افراد ہلاک ہوئے۔ ان میں ۸۷۶ خواتین اور ۱۱۵۳ جنگ جو شامل ہیں۔ مرنے والوں میں ۹۵۶ بچے ہیں جن میں ۲۲۰ بچیاں ہیں۔ اس تعداد میں مرنے والے سرکاری اہل کار نہیں، جن کی تعداد تین سے چار ہزار بتائی جاتی ہے۔ حمص میں سب سے زیادہ خون بہا جہاں ۵۷۲۸ افراد جاں بحق ہوئے۔ ادلب میں ۲۵۳۴، حما میں ۱۴۸۷، درعہ میں ۱۴۰۸، دمشق میں ۱۱۸۸ افراد مارے گئے۔ مارچ میں ہلاکتوں کی تعداد ۲۳۲۲ رہی جب کہ اپریل میں ۲۴ تاریخ تک ۱۱۶۷۴ افراد ہلاک ہوئے۔ حکومتی ذرائع ہلاکتوں کی کل تعداد ۷۴۰۰ بتاتے ہیں جب کہ انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق ۱۶ اپریل تک ۱۱۱۱۷ افراد ہلاک ہوئے۔ اس دوران میں تشدد سے خوف زدہ ہو کر ہزاروں افراد اندرون ملک اور بیرون ملک نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ ۱۰ اپریل تک تین ہمسایہ ممالک میں ۵۵ ہزار افراد کو رجسٹر کیا گیا۔ اس تاریخ تک کم از کم بیس ہزار افراد بغیر رجسٹریشن کے بھی ان ممالک میں خیمہ زن تھے۔ دو لاکھ سے زیادہ افراد نے اندرون ملک نقل مکانی کی اور نقل مکانی کا سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔

مزاحمتی تحریک میں اسلام پسندوں کی قوت بڑھتی جا رہی ہے جس سے اسرائیل اور امریکہ و یورپ پریشان ہیں۔ شام سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق عالمی جہادی تحریک سے وابستہ مجاہدین اپوزیشن کے علاقوں میں پہنچ رہے ہیں۔ مغربی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ عراق سے القاعدہ شام میں اسلحہ اور جنگ جو بھیج رہی ہے۔ چند ماہ قبل جبهۃ النصر (وکٹری فرنٹ) کے نام سے ایک تنظیم بھی بنائی گئی جس نے متعدد کارروائیاں کی ہیں۔ مغربی میڈیا کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ شام میں فدائی حملے براہ راست شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے احکام پر ہو رہے ہیں۔ امریکی اور مغربی سفارت کاروں کے حوالے سے بعض خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مغرب خوف زدہ ہے کہ یمن کی طرح القاعدہ شام میں بھی فائدہ اٹھائے گی۔ یعنی مغرب اگر بشار الاسد سے پریشان ہے تو ممکنہ اسلامی امارت سے بھی خوف زدہ ہے، وہ تحریک کو ہر صورت میں سیکولر رکھنا چاہتا ہے۔

جہاد قفقاز:

امہ نیوز کے مطابق ربیع الثانی کے دوران میں شمالی قفقاز کے مجاہدین نے صوبہ ششیشو، صوبہ غلغائشو، صوبہ داغستان اور صوبہ کباردابلکاریہ کراشیا میں کل ۲۸ کارروائیاں کیں جن میں ۳۵ دشمنوں کو ہلاک اور ۱۶ کو زخمی کیا جب کہ ۱۶ مجاہدین نے شہادت پائی۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں کل ۳۷ کارروائیاں کی گئیں۔ ان کارروائیوں میں ۲۸ دشمن فوجی ہلاک، ۱۸ زخمی ہوئے جب کہ ۱۲ مجاہدین نے شہادت پائی۔

مالی: ایک نیا جہادی میدان

۱۲۴۰۱۹۲ مربع کلومیٹر پر مشتمل شمال مغربی افریقہ کے اس ملک کی آبادی

01 مئی: صوبہ لغمان............ضلع علینگار............امریکی اور افغان فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں............12 امریکی اور افغان اہل کار ہلاک............متعدد زخمی

۱۴۵۱۷۱۷۶ ہے۔ملک میں ۸۰ فی صد سے زیادہ مسلمان ہیں،عیسائی ۲ فی صد جب کہ مظاہر پرست تقریباً ۱۸ فی صد ہے۔معمر قذافی کی موت کے بعد یہ ملک بھی ایک تبدیلی سے گزر رہا ہے۔شمالی مالی کے جن لوگوں نے قذافی کی حمایت میں جنگ کی ، واپسی پر انہوں نے ''نیشنل موومنٹ فار لبریشن آف آزز (NMLA) ''تشکیل دے کر آزادی کا مطالبہ کر دیا۔٦ اپریل کو مملکت ''اوزاد'' کی آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔یہ متنازعہ مملکت مالی کے ٦٠ فی صد شمالی علاقے پر مشتمل ہے۔اس میں ٹمبکٹو، کدال، گاؤ اور موپٹی کا کچھ حصّہ شامل ہے۔یہاں دو بڑے اہم گروپ ہیں۔ایک NMLA والوں کا جو سیکولر ذہن رکھتے ہیں، جب کہ دوسرا گروہ انصار الدین ہے اور وہ شریعت اسلامی کا علم بردار ہے۔اس نے NMLA کے آزادی کے اعلان کو مسترد کر دیا ہے۔اب یہ گروہ مالی کو امارت اسلامی بنانے کے لیے جہاد کر رہا ہے۔یکم اپریل کو انصار الدین مجاہدین نے مالی کے ایک بڑے شمالی شہر گاؤ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔اگلے روز کدال بھی ان کے قبضے میں آ گیا۔افریقہ میں اسے القاعدہ کی ایک بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے۔یاد رہے کہ القاعدہ نے مالی میں جنوری میں جہادی سرگرمیوں کا اعلان کیا تھا۔گاؤ پر انصار الدین کے قبضہ سے ۱۰ روز پہلے مالی کے دارالحکومت باماکو میں بھی حکومت کا تختہ الٹ چکا تھا۔گاؤ پر قبضہ کے بعد مجاہدین کی پیش قدمی جاری ہے۔دو اپریل کو وہ ایک دوسرے اہم شہر ٹمبکٹو پر بھی قابض ہو گئے۔رائٹرز نیوز ایجنسی کے مطابق انہوں نے گورنر آفس، میئر آفس، ملٹری کیمپ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر اپنے جھنڈے لہرا دیے۔ان فتوحات کے بعد انصار الدین کے کمانڈر عمر نے کہا کہ ''ہماری جنگ جہاد ہے اور یہ اسلامی اصولوں کے مطابق لڑی جائے گی۔ہم بغاوت اور علیحدگی کی تحریک کے خلاف ہیں۔ہم ہر اس انقلاب کے خلاف ہیں جو اسلام کے مطابق نہیں ہو گا۔ہم اللہ کی رضا کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں۔ہم ''اوزاد'' نہیں بلکہ اسلام چاہتے ہیں۔یہی صحیح آزادی ہے کہ انسان طلوع سے غروب تک آزادی سے اسلامی احکام کے مطابق زندگی گزارے۔ہم کسی عرب کو مانتے ہیں نہ آرگ کو، سفید کو نہ کالے کو!!! ہم صرف اور صرف ایک اللہ کو مانتے ہیں''۔

نائیجیرین مجاہدین بھی انصار الدین کے جہاد میں شمولیت کے لیے آنا شروع ہو چکے ہیں۔شیطان کبیر امریکہ نے دنیا کو غلام بنانے کا جو کھیل شروع کیا تھا، اب وہ آزادی کی تحریک میں بدلتا جا رہا ہے۔آزادی کا دوسرا مطلب ''اسلام'' ہے۔

صومالیہ:

صومالیہ میں بھی حق و باطل کا معرکہ جاری ہے۔۳ اپریل کو حرکۃ الشباب المجاہدین نے ایک نئے نیشنل تھیٹر کو نشانہ بنایا جس میں کم از کم دس وزرا، قانون ساز اور دیگر اہم افراد مارے گئے۔مرنے والوں میں صومالیہ اولمپک کمیٹی کا صدر اور فٹ بال فیڈریشن کا صدر بھی شامل تھا۔الشباب نے لوگوں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ سرکاری عمارتوں اور سرکاری اہل کاروں سے دور رہیں کیونکہ الشباب بڑی کارروائیوں کا پروگرام بنا چکی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: حضرت مولانا نصیب اللہ خان شہیدؒ

آخری ایام:

شہادت سے کچھ دنوں پہلے شیخ صاحبؒ نے یہ اعلان کیا کہ عصر کی نماز کے بعد دس منٹ کا درس ہو گا۔اور اس کے علاوہ پانچ منٹ کا مراقبہ کیا جائے گا، جس میں مجاہدین کی نصرت اور فتح کے بارے میں سوچا جائے اور دعا کا اہتمام کیا جائے۔اور ساتھ ساتھ اسلام کے شیروں (مجاہدین قیدیوں) کے لیے، جو اسلام کی خاطر الم ناک زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، دعا کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

طالب علموں کو جہاد کی تحریض:

شیخ الحدیث مولانا نصیب رحمہ اللہ ہمیشہ سے مجلس میں اپنا نظریہ جہاد سامنے رکھنے کی کوشش فرماتے۔یہاں تک کہ بعض کمزور ایمان والے ان کو مجنون تصور کرنے لگے۔درحقیقت وہ مجنون نہ تھے بلکہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اسی کوشش میں گزرتا کہ مسلمانوں کو پاکستانی ناپاک فوج کی نجاست کے بارے میں واضح کریں کی جائے۔ایک مرتبہ طالب علموں کے جذبوں کو ابھارتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص جہاد کے لیے نکلنا چاہے تو سب سے پہلے وہ تین باتوں کے لیے ذہناً تیار رہے۔(۱) ایک تو یہ کہ اس راستے میں زخم کا آنا۔(۲) اس راستے میں گرفتاری کا آنا۔(۳) اور تیسرا شہادت کا آنا۔لہٰذا ان باتوں کو اپنے سامنے رکھ کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو۔اور جو شخص ان تین باتوں میں کسی ایک کے لیے تیار نہ ہو تو وہ شخص جہاد نہیں کر سکتا۔''

☆☆☆☆☆

بقیہ: ڈرون حملے کیوں نہیں رکتے

لیکن ایک مستقل مسئلہ ہے کہ اتنے تسلسل سے یہ سب کہے جانے کے باوجود ایسا کچھ ہوتا کیوں نہیں ہے؟ تو، ہماری رائے میں؛ اس ساری صورت حال پر شیخ سعدیؒ کے ایک فارسی شعر کا مصرعہ بڑا ہی مناسب تبصرہ ہے۔وہ فرماتے ہیں:

''بر مخنث سلاحِ جنگ چہ سود ؟''

''ہیجڑے کو جنگی اسلحہ دینے کا کیا فائدہ؟''

پس اگر سرِ دست یہ درست مان لیا جائے کہ ڈرون حملوں میں پاکستانی حکومت اور فوج کی مدد اور تعاون شامل نہیں ہے تو پھر ڈرون گرائے نہ جانے کی یہی ایک وجہ ہے۔

☆☆☆☆☆

02 مئی: کابل.........امریکی صدر کے خفیہ دورہ افغانستان کے موقع پر ایساف کے اہم مرکز گرین ویلیج پر فدائی حملے.........34 صلیبی فوجی و افسر.........9 افغان فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

طالبان......اسلامی ہند کے معمار

عبیدالرحمٰن زبیر

اللہ تبارک وتعالیٰ کی تدبیر بڑی کارگر ہوتی ہے۔وہ اللطیف بھی ہے اور الحکیم بھی، یہ اُسی کی شان ہے کہ وہ کمال حکمت اور قدرت سے شیطان لعین اور اُس کی ذریت کی جانب سے بچھائے گئے مکروفریب کے جالوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے۔اگرچہ دنیا کی چکاچوند سے چندھیا جانے والی آنکھیں اور کذب ودجل کے رسیا اذہان کے نزدیک شیطان کی چالیں انتہائی کارگر اور اُس کی ''پروپیگنڈا مشینری'' ناقابلِ شکست ٹھہرتی ہے۔کتمان حق کے مجرمین اپنے تئیں کتنے ہی تیس مار خان بنیں لیکن اس کے تمام تر جھوٹ، مکر اور دجل کے مقابلے میں اللہ رب العزت اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے ساتھ مخلص بندوں کی اس طرح دستگیری فرماتے ہیں کہ شیاطین جن و انس کی ساری شرارتوں اور مکروہ سازشوں کے تارو پود بکھر جاتے ہیں، جھوٹے پروپیگنڈے اور کذب و افترا پر مبنی مہم کے نتائج اُن کی خواہشات کے علی الرغم سامنے آتے ہیں، بے جا الزام تراشیوں اور بہتان طرازیوں کے طویل ترسلسلے خود اولیاء الشیطان کا منہ چڑاتے ہیں اور حق واضح تر ہو کر سامنے آتا ہے۔

۱۶ اپریل کو بھارتی وزیر دفاع اے کے انٹونی نے آرمی کمانڈر کی تین روزہ کانفرنس کے پہلے دن خطاب کرتے ہوئے اپنی فوجوں کو طالبان حملے سے چوکنا رہنے کے احکامات جاری کیے۔۱۹ اپریل کو بھارتی فضائیہ کے سربراہ این اے کے براؤن نے بھارتی شہر بنگلور میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اگر اتحادی افواج کے انخلا کے بعد پاکستان افغانستان خطے کی صورت حال ابتر ہوئی تو ڈر ہے کہ القاعدہ اور طالبان عناصر پاکستانی قبائلی علاقوں سے نکل کر واہگہ بارڈر تک پہنچ جائیں گے تو ہمیں ان کا مقابلہ کرنا پڑے گا کیونکہ القاعدہ اور پاکستانی طالبان کی توجہ افغانستان کے ساتھ ساتھ پاک افغان سرحد اور شمال مغربی صوبے پر مرکوز ہوگئی ہے جہاں سے وہ پاکستان کے دل تک پہنچ جائیں گے۔پاکستانی طالبان اور پنجابی طالبان کی سرگرمیوں میں اضافہ بھارت کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔اگر دہشت گردی کے حوالے سے پاکستان افغانستان خطے سے توجہ ہٹائی گئی تو اگلے ۲ برسوں میں طالبان جنگ جو بھارت کی سرحدوں پر دستک دینا شروع کر کے واہگہ کے قریب منتقل ہو جائیں گے۔طالبان نے کابل کو اتحادی افواج سے خالی کرانے کے بعد کشمیر کو اپنا ہدف قرار دیا ہے''۔

یہ ہیں وہ 'زمینی حقائق' جو اہل ایمان کی صداقت، اسلام اور جہاد سے حد درجہ وفاشعاری اور جاں سپاری کے گواہ ہیں۔موجودہ صلیبی جنگ میں ایک جانب تو سرزمین پاکستان میں قائم نظامِ فاسد کفار کے لیے 'صفِ اول' کے اتحادی کے طور پر سامنے آیا جب کہ دوسری جانب اسی سرزمین سے تعلّق رکھنے والے غیور، نیک طینت اور پاک باز جوانوں نے کفر کی منہ زور آندھیوں کے سامنے بند باندھنے کا عزم کیا۔تاریخ ہر ایک کے کردار کو رقم کر رہی تھی۔ارضِ پاکستان پر مسلط سیاسی وعسکری خائنین کا طبقہ بدترین کفر کے بعد بھی خود کو ''محبِّ وطن اور اسلام کا محافظ'' قرار دینے پر مُصر تھا اور امت کی خاطر اپنا سب کچھ تج دینے والوں کو کبھی 'را' کا ایجنٹ ہونے کے طعنے دیے جاتے، کبھی سی آئی اے او رموساد کی پشت پناہی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا، کبھی ''غیرمختون'' کی رَٹ لگائی جاتی، کبھی گورکھا رجمنٹ کے کارندے قرار دیا جاتا، کبھی بھارتی اسلحہ کی موجودگی بیان کی جاتی......

آزاد قبائل سمیت سوات و مالاکنڈ ڈویژن میں فوج کشی کے دوران کون سا الزام ایسا تھا جو امت کے محسنین کے دامنِ پاک باز پر نہ لگایا گیا ہو؟ غلط بیانی اور جھوٹی کہانیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا کہ جو فوجی جنتا کی طرف سے شروع ہوا۔اس کریہہ سلسلے کو ذرائع ابلاغ میں اس طرح پیش کیا جانے لگا اور اس منظّم انداز سے اس کی تشہیر کی گئی کہ گویا آزاد قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن میں چہار سو 'را' اور سی آئی اے کے ایجنٹ ہی نظر آئیں۔

نیک محمد شہیدؒ سے لے کر عبداللہ محسود شہیدؒ تک، امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ سے لے کر کمانڈر الیاس کشمیری شہیدؒ تک اور کمانڈر بدر منصور شہیدؒ سے لے کر استاد بن یامین شہیدؒ تک ......صلیبیوں کی آنکھ کا کانٹا بننے والے مجاہدین کے تمام قائدین ......پاکستانی ذرائع ابلاغ کی نظر میں 'بھارت کے ایجنٹ' ہی قرار پائے۔اسی نہج اور سوچ کے مطابق چوبیس گھنٹے نشر ہونے والے تجزیے، تبصرے، خبریں، اداریے، مضامین اور آرا پر ایک نظر ڈال لیجیے......آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ صنم وطنیت کے پجاری کیسی کیسی بے ڈھنگی دلیل اور لایعنی طرزِ استدلال کا سہارا لے کر مجاہدین کو مطعون کرنے میں مصروف رہے ہیں۔کبھی سوات میں مجاہدین کے مرکز امام ڈھیری سے شراب کی بوتلیں اور بھارتی فلمیں ''برآمد'' کی جاتی ہیں......کبھی وزیرستان سے انڈین اسلحہ کی کھیپ ''واگزار'' کرائی جاتی ہے......کبھی مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ اور امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کو اُن کے تمام ساتھیوں سمیت ''غیروں کے ہاتھ میں کھیلنے والے'' ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی جاتی ہے......

(بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

02 مئی: صوبہ لوگر............صدر مقام پل عالم شہر.....مجاہدین کا پولیس اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں پر حملہ..........ایک ٹینک...........4 رینجر گاڑیاں مکمل طور پر تباہ............13 اہل کار

(قسط اول)

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت

استاذ خلیل احمد حامدیؒ

چین میں مسلمانوں کی صحیح تعداد:

چین میں مسلمانوں کی صحیح تعداد کے بارے میں مختلف آرا قائم کی گئی ہیں۔ پہلی عالم گیر جنگ سے پہلے چین میں ۵ کروڑ مسلمان تھے۔ یہ تعداد چین کی سالانہ رپورٹ' جو ۱۹۳۵ء میں شنگھائی کے لمیٹڈ کامرس پریس کی طرف سے شائع ہوئی تھی' میں بتائی گئی ہے۔ ۱۹۳۱ء میں چیک کا ایک مشن مصر گیا اس کے قائد نے از ہر یونی ورسٹی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ چین کی مجموعی آبادی ۴۰ کروڑ ہے اور اس میں مسلمانوں کی تعداد ۵ کروڑ ہے (روزنامہ الاہرام، قاہرہ شمارہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء)۔ ایک اور چینی وفد جس کا سربراہ عبداللہ صدیق تھا' نے بھی بیت المقدس میں جریدۃ الجامعۃ العربیۃ کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ چین میں ۵ کروڑ مسلمان ہیں اور ان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (جریدۃ الجامعۃ العربیۃ، بیت المقدس، شمارہ ۲۴ شوال ۱۳۵۱ھ)۔ چینی مصنف محمد مکین قاہرہ کے مشہور ہفت روزہ الفتح میں لکھتا ہے کہ ''چین میں ہماری تعداد ۵ کروڑ ہے'' (ہفت روزہ الفتح، قاہرہ، شمارہ یکم رمضان ۱۳۵۱ھ)۔ امیر شکیب ارسلان اپنی شہرۂ آفاق کتاب حاضر العالم الاسلامی میں لکھتے ہیں کہ ''میں نے سوئٹزرلینڈ میں چینی سفارت خانے کے مشیر سے دریافت کیا کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد کیا ہے تو اُس نے ۶ کروڑ بتائی''۔ نامور چینی رہنما بدرالدین چینی جو ۱۹۳۴ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں انگریزی کے استاد تھے، چین میں مسلمانوں کی صورت حال پر مشتمل اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ ''چین کے عام مسلمان باشندے یہ جانتے ہیں کہ چین میں اُن کی تعداد ۵ کروڑ سے کم نہیں ہے۔ چین ۲۸ صوبوں میں منقسم ہے۔ ان میں تین صوبے یعنی مشرقی ترکستان، اکنسو اور یون نان مسلمانوں کے اکثریتی صوبے ہیں۔ صرف مشرقی ترکستان میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ہے جو مجموعی آبادی کا ۹۵ فی صد ہے۔ صوبہ کانسو کی ایک کروڑ کی آبادی میں ۶۰ لاکھ مسلمان ہیں، یون نان میں ۳۵ لاکھ مسلمان بستے ہیں'' (ماہنامہ الضیاء (عربی) شمارہ بابت جنوری ۱۹۳۴ء لکھنؤ)۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خود چین کے مسلمان اور چینی مآخذ اس بات پر متفق ہیں کہ چین میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد دوسری عالم گیر جنگ سے پہلے کم از کم پانچ کروڑ تھی۔ لیکن چین کی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے ۱۹۶۱ء میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے اُس میں چین کی مجموعی آبادی کو ۶۰ کروڑ بتایا گیا ہے اور اُس میں مسلمانوں کی کل تعداد (جس میں مشرقی ترکستان، کانسو اور یون نان کے مسلمان بھی شامل ہیں) صرف ایک کروڑ ظاہر کی ہے۔ ۱۹۳۴ء تک تو چین کی آبادی ۴۰ کروڑ تھی اور اس میں مسلمان ۵ کروڑ تھے۔ مگر کیا یہ بات قرینِ عقل ہے کہ جب مجموعی آبادی میں ۲۰ کروڑ کا اضافہ ہو تو اس میں مسلمانوں کی تعداد بڑھنے کی بجائے ۵ کروڑ سے گھٹ کر صرف ایک کروڑ رہ جائے؟ اس سے دو باتیں اخذ ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کو ختم کر دیا گیا ہے اور دوسری یہ کہ دانستہ مسلمانوں کی تعداد کم بتائی جا رہی ہے۔

اسلام کا داخلہ اور مختصر تاریخ:

چین میں اسلام کا داخلہ پہلی صدی ہجری کے اواخر میں ہو گیا تھا۔ چین اور اسلامی مملکت کے درمیان باہمی تعلّق کا آغاز تنگ خاندان کے عہد میں ہو گیا تھا جو چین پر ۶۱۸ء سے ۹۰۶ء تک حکمران رہا ہے۔ چنانچہ چین کے تاریخی مآخذ ساتویں صدی عیسوی کے آغاز میں مسلمانوں کا ذکر کرتے تھے۔ اس دور کے چینی مورخین نے مدینہ منورہ کی اسلامی مملکت کا ذکر کیا ہے اور یہ تک بتایا ہے کہ اسلام کے اصول بدھ ازم کے اصولوں سے مختلف ہیں۔ مسلمانوں کی عبادت گاہوں میں مورتیاں، بت اور تصویریں نہیں ہوتیں۔ ان مآخذ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت تنگ خاندان کے عہد حکومت کے اوائل میں کانٹن پہنچی اور شہنشاہِ چین سے اُس نے وہاں آباد ہونے کی اجازت حاصل کی۔

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک (۸۶ھ تا ۹۶ھ بمطابق ۷۰۵ء تا ۷۱۵ء) کے عہد میں فاتحِ اسلام قتیبہ بن مسلم باہلیؒ نے وسط ایشیا کا رخ کیا۔ اور سمرقند و فرغانہ کو فتح کرنے کے بعد حدودِ چین تک پہنچ گئے اور مشرقی ترکستان کے دارالحکومت کاشغر میں داخل ہو گئے اُنہوں نے چینی امیر کے پاس ایک وفد بھیجا۔ اس وفد کے امیر ہبیرہ بن مشمرج کلابی کے ساتھ چینی امیر کی جو گفت گو ہوئی اُسے طبری نے مفصل نقل کیا ہے (تاریخ الامم والملوک للطبری جلد ۸ صفحہ ۱۰۰،۱۰۱ واقعات ۹۶ھ، مطبوعہ مصر)۔ دولت سامانیہ اور عہد خاقانی میں چین میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی تحریک عروج پر رہی۔ اور ترک قبائل جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ بارہویں اور تیرہویں صدی میں جب اسلامی ممالک پر تاتاریوں کی یورشیں ہوئیں تو اسلامی ممالک سے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے چین کی طرف ہجرت کی۔ اور چین کے اندر انہوں نے بڑے بڑے سرکاری مناصب حاصل کیے۔ خاص طور پر قبلائی خان کا عہد مسلمانوں کی ترقی اور خوش حالی کا دور تھا۔ سیاح چین مارکو پولو نے اس دور میں مسلمانوں کے حالات بہ تفصیل بیان

03 مئی: صوبہ غزنی.........صدر مقام.........مجاہدین کا بیک وقت گورنر ہاؤس، پولیس ہیڈ کوارٹر اور ایک چیک پوسٹ پر حملہ.........9 اہل کار ہلاک.........7 زخمی

کیے ہیں۔ یہ سیاح ۱۲۷۵ء سے لےکر ۱۲۹۲ءتک چین میں رہا۔ چودھویں صدی عیسوی میں ابن بطوطہ نے بھی چین کے ساحلی شہروں کی سیاحت کی ہے اور مسلمانوں سے اپنی ملاقاتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ چین کے ہر شہر میں مسلمانوں کے الگ ضمنی شہر ہیں۔ان میں اُن کی بکثرت مسجدیں ہیں جن میں نماز کے علاوہ دوسری اجتماعی تقریبات کے لیے بھی جمع ہوتے ہیں۔ان کا بڑا وقار ہے اور ان کی تعظیم وتکریم کی جاتی ہے(سفرنامہ ابن بطوطہ ج ۴ ص ۲۵۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۲)۔منگ خاندان کے عہدِ حکومت تک مسلمان چین میں نہایت اطمینان،امن اور آزادی سے زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب ۱۶۴۴ء میں منگ خاندان کا خاتمہ ہوا اور مانچو خاندان برسراقتدار آگیا تو مسلمانوں کے لیے شدید آزمائش کا دور شروع ہوگیا۔مانچو خاندان ۱۶۴۴ء سے لےکر ۱۹۱۰ءتک حکمران رہا۔چینی مورخ بدرالدین چینی لکھتے ہیں:''اس خاندان کے حکمرانوں کےظلم وستم نے عام آبادی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔اور مسلمان خاص طور پر ان کے تشدد وجبر کا نشانہ بنے۔انہوں نے مسلمانوں پر مصائب وآلام کے ایسے پہاڑ توڑے کہ مسلمانوں کا پیمانۂ صبر چھلک گیا، وہ مرنے اور مارنے پر تل گئے اور بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔چنانچہ مسلمانوں نے ایک سوسات سال کے اندر(۱۷۸۲ءتا۱۸۸۹ء) پانچ مرتبہ ملک گیر بغاوتیں کی۔ان بغاوتوں اور پوری چینی قوم کی بیزاری کے نتیجے میں مانچو اقتدار بالآخر ختم ہوگیا اور مسلمانوں سمیت تمام چینی اقوام کی ایک مخلوط جمہوری حکومت وجود میں آ گئی''(مجلۃ الضیاء لکھنؤ،بابت اپریل ومئی ۱۹۳۴ء)

ماضی قریب میں چینی مسلمانوں کی حالت:

یہی چینی مورخ ۱۹۳۴ء کے آغاز میں چین میں مسلمانوں کی مجموعی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:''مسلمانوں کی معیشت کا اکثر وبیشتر ذریعہ تجارت اور زراعت ہے۔اکثریت آسودہ حال ہے،لوگ بالعموم نہ بڑے دولت مند ہیں اور نہ بالکل نادار۔عوام کے اندر ان کا وقار ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرف دستِ طلب دراز نہیں کرتے ہیں۔اپنے بت پرست ہمسایوں کے ساتھ نہایت پرامن زندگی بسر کررہے ہیں۔مسلمانوں کے اندر مذہبی حمیت غیر معمولی حدتک پائی جاتی ہے جس کا حکومت لحاظ کرتی ہے۔مثلاً گزشتہ سال ماہ اگست میں شنگھائی کے رسالہ نان ہوا اور مکتبہ پیشین نے ایک کتاب شائع کی جس میں مسلمانوں کے بارے میں توہین آمیز باتیں کی گئیں۔مسلمان اس کو دیکھ کر جوش میں آگئے اور انہوں نے بیک آواز اس رسالہ اور مکتبہ کے خلاف احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ رسالہ اور مکتبہ دونوں کو بند کردیا جائے،کتاب کے مصنف کو قرار واقعی سزا دی جائے اور حکومت سے یہ ضمانت طلب کی جائے کہ آئندہ مسلمانوں کے بارے میں ایسی گستاخانہ باتیں نہیں کی جائیں گی۔اس احتجاج کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسالہ بھی بند کردیا گیا اور مکتبہ بھی۔اور ان کے مالکوں نے جو حکومت کے اندر بڑا اثر ورسوخ رکھتے تھے مسلمانوں سے معافی مانگی۔اس کے بعد حکومت نے یہ احکام جاری کردیے کہ اسلام کا پورا احترام کیا جائے اور کوئی ایسی چیز نہ چھاپی جائے جس میں اسلام پر طعن کیا گیا ہو یا مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہو۔اس جرم کے مرتکب کو سخت سزا دی جائے گی''(ایضاً شمارہ بابت جنوری ۱۹۳۴ء)۔

چینی مسلمانوں کی معاشرت:

چینی مسلمانوں کی معاشرت کے بارے میں امیر شکیب ارسلان لکھتے ہیں:

''چینی مسلمان بڑے غیور ہیں،عفت وآبرو پر جان دیتے ہیں۔آباؤ اجداد اور بزرگوں کا بے حد احترام کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خاندانی نظام بڑا مستحکم ہے۔ان میں معاشرتی طبقات نہیں پائے جاتے۔فقہا نے زکوٰۃ کا نظام نافذ کررکھا ہے۔ان کے اندر باہمی محبت والفت قابل رشک حدتک پائی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ چین کی مسلمان آبادیوں کے اندر غربت وافلاس بہت کم ہے۔غیر مسلم چینی افیون کے رسیا ہیں اور اس لعنت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے لاغر ونحیف ہوتے ہیں مگر مسلمان افیون کو ہاتھ نہیں لگاتے وہ اسے شرعاً حرام سمجھتے ہیں۔ان کی صحتیں بہت اچھی ہوتی ہیں۔خوب تنومند، تروتازہ اور خوب صورت ہوتے ہیں۔چین کے اندر صرف دو فقہ رائج ہیں۔فقہ حنفی اور فقہ شافعی۔گروہی اختلاف کا کوئی وجود نہیں ہے۔علم وثقافت کے میدان میں بھی چینی مسلمان بڑی شہرت رکھتے ہیں۔چینی زبان میں قرآن مجید کے دس سے زیادہ تراجم چھپ چکے ہیں،سب سے بہتر اور قابل اعتماد ترجمہ امام اعظم شیخ ونگ چنگ چیاہ کا ہے''۔

موجودہ نسلی تقسیم:

چین کی موجودہ کمیونسٹ حکومت نے مسلمان آبادیوں کو آٹھ قوموں میں بانٹ رکھا ہے۔ان میں سے چھ قومیں صوبہ سنگ کیانگ میں بستی ہیں یعنی ایغور،قازق، قرغیز،ازبک،تاجک اور تاتار۔دو قومیں یعنی تنگ سیانگ اور بادان صوبہ کانسو میں پائی جاتی ہیں۔سلا قوم شنگھائی میں اور ہائی یا ہوئی قوم تیاسن میں۔صوبہ سنگ کیانگ جواب پورے مشرقی ترکستان کو محیط ہے کا مرکزی شہر کاشغر ہے۔موجودہ کمیونسٹ حکومت نے اس کا نام تبدیل کرکے شولی رکھ دیا ہے۔یاکند(موجودہ نام:سوچ)،ختن(موجودہ نام: ہوتین)،اُورمچی(موجودہ نام:تی ہوا)،آقسو(موجودہ نام:وین سو) وغیرہ اس میں بڑے بڑے شہر ہیں۔صوبہ کانسو ماضی میں علما وفقہا کا مرکز رہا ہے۔امیر شکیب ارسلان کے بیان کے مطابق''کانسو شہر میں سیکڑوں سے متجاوز مسجدیں ہیں۔یہ شہر مساجد کی بہتات،خوب صورتی اور رونق کے لحاظ سے دنیائے اسلام کے اہم مرکزی شہروں مثلاً استنبول،بغداد اور قاہرہ کے ہم پلہ ہے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

03 مئی:صوبہ پروان.........ضلع کوہ صافی.........فرنچ فوج کے دوٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ.........9 فرنچ فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

ایران، امریکہ خفیہ اتحاد

عبدالکریم ساجدؔ

حکومتوں اور عوام میں بہت ساری قدریں مشترک ہیں۔ان کی بھی پسند، ناپسند، دوستی، دشمنی اور ہمدردیاں اور عناد ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ اپنا رسوخ اور طاقت بڑھانے کے لیے منصوبے اور حکمت عملی بناتی رہتی ہیں۔ان کے اپنے مخصوص مقاصد اور اہداف ہوتے ہیں جنھیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بعض اوقات وہ کسی دوسرے کے مقاصد کے حصول کے لیے آلہ کار بن جاتے ہیں۔افراد کی طرح حکومتیں بھی بعض اوقات دوغلہ چہرہ رکھتی ہیں اور ان کا اصل مقصد اپنے ذاتی مفاد کے لیے دوسروں کو استعمال کرنا ہوتا ہے۔

ایران اور امریکہ نے بھی عوام کے سامنے، دشمنی اور مخالفت کا کچھ ایسا ہی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔جبکہ پس پردہ ان دونوں کے درمیان بہت پرانی دوستی موجود ہے جو بعض مواقع پر بھائی چارے کی حد تک قربت اختیار کر جاتی ہے۔آیئے دو واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں جس سے اس اتحاد کی حقیقت بہتر طور پر واضح ہو سکے گی۔

پہلا جنداللہ کے امیر عبدالمالک ریگی کی گرفتاری اور شہادت کا واقعہ ہے۔ ریگی کے اپنے الفاظ میں جنداللہ ایران کے سنی مسلمانوں کے حقوق کے لیے بالخصوص ایرانی بلوچستان اور سیستان کے صوبوں میں ایرانی حکومت کے خلاف لڑ رہی ہے۔

ایرانی کئی سالوں سے عبدالمالک ریگی کی گرفتاری کے لیے کوشش کر رہے تھے لیکن جو چیز اس واقعے کو دلچسپ بناتی ہے وہ یہ ہے امریکی سی آئی اے نے انہیں دبئ سے گرفتار کر کے ایرانی حکومت کے حوالے کیا۔جس نے ۲۰ جون ۲۰۱۰ء کو انھیں تہران جیل میں پھانسی دے دی اور تہران کے جنوب مشرق میں خاوران کے قبرستان میں دفن کیا۔

امریکہ کے ہاتھوں عبدالمالک ریگی کی گرفتاری اور ایران کو مبینہ حوالگی سے بہت سے قابل غور سوالات پیدا ہوتے ہیں۔آخر کیوں امریکہ نے ایک ایسے شخص کو اپنے نام نہاد دشمن ایران کے حوالے کیا جو اس کے خلاف لڑ رہا تھا؟

اس رویے کی ایک ہی معقول توجیہ ہو سکتی ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان پس پردہ ایک مضبوط دوستی موجود ہے اور امریکہ کی ساری پالیسیاں اور اقدامات خطے میں ایران کے دوررس مقاصد کے تحفظ کے لیے ہیں۔

اس خفیہ اتحاد کی ایک اور مثال رمزی یوسف کی گرفتاری ہے۔رمزی یوسف ایک کویتی نژاد پاکستانی تھے اور امریکہ اور ایران میں دھماکوں کے لیے مطلوب تھے۔عام طور پر میڈیا میں یہی مشہور ہے کہ سی آئی اے نے انہیں پاکستانی حکام کی معاونت سے پاکستان سے گرفتار کیا۔انہیں امریکہ لے جایا گیا اور ۲۴۰ سال قید کی سزا سنائی گئی۔ضلعی عدالت کے جج نے سزا سنانے سے پہلے یوسف کو ''شیطان کا کارندہ'' کہا۔اب وہ امریکی ریاست کولیراڈو کی ایک جیل میں سخت حفاظتی انتظامات میں اپنی قید کاٹ رہے ہیں۔لیکن جو چیز منظرِ عام پر نہیں لائی گئی وہ یہ ہے کہ دراصل پاکستان میں کام کرنے والے ایرانی خفیہ اداروں نے اس گرفتاری میں مرکزی کردار ادا کیا اور انہوں نے ہی سی آئی اے کو پاکستان میں رمزی یوسف کے ٹھکانے کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

بہت سے مغربی صحافیوں اور تجزیہ نگاروں نے عراق پر امریکی حملے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے عراق میں لاکھوں ڈالر اور ہزاروں جانیں لٹانے کے بعد اسے طشت میں رکھ کر ایران کو پیش کر دیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ عراق اور اس خطے میں ایران کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی واحد وجہ امریکہ کے اقدامات ہیں۔اور اگر کہا جاتا ہے کہ رویوں کی آواز الفاظ سے بلند ہوتی ہے تو پھر امریکہ کا رویہ اس بات کو عیاں کرتا ہے کہ امریکہ کا برتاؤ ایران کے ساتھ دشمن کی بجائے ایک مضبوط اتحادی کی طرح ہے۔دوسری جانب امریکہ کی منافقانہ خارجہ پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مغربی میڈیا ایران کو مسلم دنیا کے سامنے امریکہ کا دشمن اور اسلامی غیرت کا نمونہ ثابت کرنے کے لیے کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔جبکہ ایران نے آج تک امریکہ کی ایک مکھی بھی نہیں ماری۔

تاہم ایران کے ہمسائے میں طالبان ہیں جن کا اس میڈیا میں کوئی تذکرہ نہیں جو گذشتہ گیارہ سال سے امریکہ اور نیٹو افواج کے کئی ہزار فوجیوں کو جہنّم واصل کر چکے ہیں اور امریکہ اور اس کے اتحادی ۴۸ ممالک کے حملے کا ڈٹ کر دفاع کر رہے ہیں۔جنھوں نے اس خطے میں امریکی بالادستی کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ہے اور جو امریکہ کی عالمی سلطنت کے زوال کا حقیقی سبب ہیں۔بلاشبہ طالبان ہی امتِ مسلمہ کے لیے ماڈل اور مشعل راہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

04 مئی: صوبہ لغمان.........صدر مقام مہترلام.........سینٹرل جیل اور امریکی افغان فورسز کے مراکز پر مجاہدین کے شدید حملے.........14 امریکی اور افغان فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

افغانستان......شکاگو کانفرنس اور فرانس کا انخلا

سید عمیر سلیمان

آسٹریلیا کے بعد فرانس کابھی اعلانِ واپسی

گزشتہ ماہ آسٹریلیا نے افغانستان سے جان بخشی کروائی تھی اب ۲۵ مئی کو فرانس کا نیا صدر اچانک کاپیسا پہنچا اور وہاں اپنے فوجیوں کو تسلی دیتے ہوئے گویا ہوا کہ ''ہم چند روز میں انخلا کے شیڈول کا اعلان کرنے والے ہیں اور ہم نیٹو کی فوج سے دو سال قبل ہی اپنی فوج نکال لیں گے۔''اصل میں اب سب صلیبی اتحادی اپنی چمڑی بچانے کے لیے کوشاں ہیں اور سب اسی فکر میں ہیں کہ کہیں ہم مرنے کے لیے پیچھے نہ رہ جائیں اسی لیے اب اعلان پر اعلان ہو رہے ہیں کہ ہم جلد انخلا کر دیں گے۔فرانسیسی انخلا کے جواب میں کرزئی نے اعلان کیا کہ کاپیسا سے فرانسیسی فوج کے جانے کے بعد وہاں کا کنٹرول افغان پولیس سنبھالے گی۔

امارت اسلامیہ کا ''الفاروق بہاری آپریشن'' کا اعلان

امارت اسلامیہ افغانستان نے تین مئی سے پورے افغانستان میں صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں کے خلاف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی سے منسوب ''الفاروق بہاری آپریشن'' کا اعلان کیا ہے۔امارت کے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ ''الفاروق آپریشن کا ابتدائی ہدف بیرونی قابضین،ان کے مشیر،ان کے حامی،اور ان سے متعلّق تمام فوجی،انٹیلی جنس سروس اور ان کے معاون اداروں کے ارکان ہوں گے نیز کرزئی مزدور رجیم کے اعلیٰ حکام،پارلیمنٹ کے ارکان،دفاع،انٹیلی جنس اور داخلہ وزارتوں کے فوجی عہدیدار اور وہ تمام افراد جو مجاہدین کے خلاف سرگرم عمل ہیں،کو الفاروق آپریشن کے دوران میں نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔جنگ کے دوران عوام کی جان و مال کے تحفظ کو اولین ترجیح میں رکھا جائے گا۔عوام سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ فوجی مراکز اور ان کے قافلوں اور عملیہ کے بعد اس جگہ سے دور رہیں کیوں کہ جب دشمن کو جانی نقصان پہنچتا ہے تو وہ عوام کو انتقام کا نشانہ بنا کر طالبان کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے۔امارت اسلامیہ تمام سیکورٹی اہل کاروں کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ دشمن کی صفوں کو چھوڑ کر نکل آئیں اس اطلاع کو نہ ماننے کی صورت میں تمام تر ذمہ داری نہ ماننے والے پر عائد ہوتی ہے۔''

شکاگو کانفرنس صلیبیوں کی شکست کا نوحہ

بون،ٹوکیو،لندن،لیزبین اور استنبول کی کانفرنسوں سے شکاگو کانفرنس تک صلیبی ایک ہی کوشش میں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح افغانستان میں دہکتی ہوئی آگ سے باعزت گلوخلاصی ہو جائے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے انسانوں سے نہیں رب کائنات سے مقابلے کی کوشش کی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بھلا اس مقابلے میں ان کی کچھ بھی بن پائے۔اب بیس،اکیس مئی کو دنیا بھر کے اکٹھ صلیبی اتحادی ممالک کے سربراہان شکاگو میں اکٹھے ہوئے اور سر جوڑ کر یہ منصوبہ بناتے رہے کہ ۲۰۱۴ء تک صلیبی ممالک کے انخلا کو کیسے ممکن بنایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ایک اہم بات ایجنڈے پر رہی کہ افغان پولیس اور فوج کو متبادل کے طور پر کیسے تیار کیا جائے؟؟؟اس کام کے لیے کرزئی نے چار اعشاریہ ایک ارب ڈالر کی رقم کا مطالبہ کیا ہے جس کا نصف بھی یورپی ممالک دینے کے لیے تیار نہیں اب اس کا بندوبست کرنا بھی قرضوں سے بدحال امریکہ کو کرنا ہوگا۔شکاگو میں منعقدہ اس کانفرنس کا اہم پہلو یہ بھی رہا کہ پاکستان کے صلیبی اتحادی سربراہ کو بری طرح ذلیل کر کے آخری لمحات میں دعوت دی گئی جو کہ اس نے بصد شکر یہ قبول کر کے یہ بتا دیا کہ غلاموں کی کوئی اوقات نہیں ہوتی اور وہ ہر دم آقاؤں کے سامنے کورنش بجالانے کو تیار رہتے ہیں۔

نورستان کے نائب گورنر مولوی جمیل الرحمان رحمة اللہ علیہ کی شہادت

۲۳ مئی کو دوپہر کے وقت امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے نورستان کے نائب گورنر مولوی جمیل الرحمٰن ضلع وانت ویگل کے گاؤں ہم شوز میں اپنے قریبی ساتھی اور معروف کمانڈر عبدالحکیم سمیت امریکی چھاپے میں شہید ہو گئے۔اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائیں اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائیں،آمین۔مولوی جمیل الرحمان شہید اسی گاؤں میں پیدا ہوئے اور ابتدائی دینی تعلیم وہیں حاصل کی بعد ازاں اعلیٰ دینی تعلیم پاکستان کے مدارس میں حاصل کی۔شہید کی عمر پچپن سال تھی۔جہادی میدان میں نورستان کے دو اضلاع برگمٹال اور وانت ویگل میں صلیبیوں سے نبرد آزما رہے اور انہی کی قیادت میں مجاہدین نے یہ دو اضلاع فتح کیے۔شہید کے تقویٰ،للّٰہیت اور میدان جہاد کی خدمات کو دیکھ کر امارت نے ان کو نورستان کا نائب گورنر مقرر کیا۔

اوباما کا دورہ کابل

شکاگو کانفرنس سے ۱۸ روز قبل،۲ مئی کو کفر کے سرغنہ اوباما نے کابل کا اچانک غیر اعلانیہ دورہ کیا کام۔دورے کا مقصد افغانستان میں موجود فوجیوں کی حوصلہ افزائی اور کرزئی کے ساتھ ۲۰۱۴ء کے بعد بارے مذاکرات تھا۔مذاکرات کے نتیجے میں امریکہ اور افغان حکومت کے درمیان معاہدہ طے پایا جس کے مطابق امریکہ افغانستان میں مستقل اڈے نہیں بنائے گا تاہم ۲۰۱۴ء کے بعد بھی افغانستان میں امریکی ٹرینرز اور سپیشل فورسز کے کچھ گروپ موجود رہیں

04 مئی:صوبہ ننگرہار.........ضلع چپرہار.........مجاہدین کا سرحدی پولیس کی بیس پر حملہ.................10 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

گے۔ٹرینرز کا کام افغان فوج اور پولیس کہ تربیت دینا جب کہ سپیشل فورسز کے اینٹی ٹیررزم گروپس کا کام القاعدہ کونشانہ بنانا ہوگا۔کابل میں خطاب کے دوران اوباما نے کہا کہ میں ایک بار پھر طالبان کو مذاکرات کی دعوت دیتا ہوں اور ہمارا اصل مقصد القاعدہ کا خاتمہ ہے۔

امریکہ ایک بار پھر مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی سازش میں مصروف ہے اور القاعدہ اور طالبان کو دو مختلف گروہوں کی شکل میں پیش کرنے کی کوششوں میں ہو۔اس سے پہلے بھی اوباما نے ایک بیان میں کہا کہ اگر طالبان القاعدہ سے علیحدگی اختیار کرلیں تو کامیاب مذاکرات کیے جاسکتے ہیں۔مجاہدین نے اس طرح کی سازشوں کا جواب ہمیشہ باتوں کی بجائے عمل سے دیا ہے کہ اللہ کے دشمن کے خلاف تمام مجاہدین متحد ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں پائی جاتی۔

مجاهدین کا جواب

اوباما کی مذاکرات کی پیشکش کا جواب مجاہدین نے اس کی کابل سے روانگی کے ۲ گھنٹے بعد ہی دے دیا۔۴ فدائین نے کابل کے مشرقی علاقے میں واقع نیٹو کے فوجی کمپاؤنڈ پر حملہ کیا۔ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں باقی مجاہدین کے لیے راستہ صاف ہوگیا۔فدائی مجاہدین کمپاؤنڈ میں گھس گئے اور صلیبیوں پر حملہ کردیا۔کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں ۴۳ صلیبی جب کہ ۱۹ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ اوباما کے آنے کی اطلاع دیر سے ملی اس لیے ہنگامی طور پر اس مرکز کو کارروائی کے لیے منتخب کیا گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ حملہ اوباما کے لیے واضح پیغام ہے کہ حقیقی افغان کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔

امریکی فوجیوں میں منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافه

ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۱۰ اور ۲۰۱۱ میں ہیروئین کی زیادہ خوراک لینے کی وجہ سے ۱۸ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔جب کہ ۵۶ امریکی فوجیوں کو ہیروئین کا استعمال کرنے پر سزا دی گئی۔یہ اعداد وشمار آرمی کرائم انوسٹی گیشن کمانڈ کی طرف سے جاری کیے گئے ہیں۔جبکہ امریکی فوج کے تجزیاتی ادارے ''واچ ڈاگ جوڈیشنل واچ'' کے اعداد وشمار اس کے برعکس ہیں۔واچ ڈاگ کے مطابق سال ۲۰۰۶ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان آرمی کے ۳۶۰۰۰ فوجیوں میں منشیات کے استعمال کے ۷۰۰۰۰ واقعات رپورٹ ہوئے امریکی آرمی میں منشیات کے استعمال میں واضح اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور سال ۲۰۱۰ میں ۹۴۰۰ واقعات کے مقابلے میں سال ۲۰۱۱ء میں ۱۲۰۰۰ واقعات سامنے آئے۔امریکی نیوی، ائیرفورس اور میرین کور نے ابھی اعداد وشمار جاری نہیں کیے۔رپورٹ کے مطابق جنگ کے خوف سے امریکی فوجیوں میں منشیات کا استعمال بہت بڑھ چکا ہے اور امریکی فوجی اب گروپ کی شکل میں نشہ کرتے ہیں۔منشیات حاصل کرنے کے لیے افغان ڈیلروں یا افغان فوجیوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ لیبارٹریوں سے ادویات چوری بھی کی گئیں۔

بقیہ: طالبان......اسلامی ہند کے معمار

کبھی افغانستان کے مختلف شہروں میں بھارتی قونصل خانے ''قائم کروائے'' جاتے ہیں اور واویلا کیا جاتا ہے کہ ''یہی قونصل خانے وزیرستان اور سوات میں گڑبڑ'' کروا رہے ہیں''۔

میڈیا کے پالیسی سازوں کے ''اعلیٰ دماغ'' اور اپنے تئیں ''دانش ور'' کہلانے والوں کے فہم اور عقل وخرد کا وہی حال ہے جس کی طرف قرآن نے اشارہ کیا ہے کہ لاَ یَقُومُونَ إِلاَّ کَمَا یَقُومُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ شیطان کے چھونے کے بعد ان کا پاگل پن اور جہاد واسلام کی اندھی دشمنی دو آتشہ ہوجاتی ہے۔پھر یہ حقیقت کی دنیا میں دیکھنے کی بجائے شیطان کے دیے گئے پیرائے میں اول فول بکتے ہیں ......انہیں اتنی کھلی اور واضح حقیقت بھی نظر نہیں آتی کہ جن کو سی آئی اے اور را کا ایجنٹ قرار دینے کے لیے یہ اپنا پورا زور صرف کررہے ہیں......اُن کی اکثریت امریکی ڈرون حملوں میں شہید ہوئی ہے۔نیک محمد، بیت اللہ محسود، الیاس کشمیری، بدر منصور رحمھم اللہ سمیت سیکڑوں مجاہدین ہیں جو امریکی بم باریوں کے نتیجے میں خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔کیا کفر کی ایجنٹی کرنے والوں کو لاکھوں ڈالر خرچ کرکے ڈرون حملوں میں شہید کیا جاتا ہے؟ دوسری طرف کفار کے لیے خدمت اور تعاون کی تمام حدیں عبور کرنے والوں کے لیے کہیں سلالہ جیسی بدبختی اور کہیں گیاری جیسی رب کی پکڑ مقدر ہے!!!

ہندو بنیا اپنی شامت اور مستقبل میں مجاہدین کے ہاتھوں ہونے والی دھنائی کا تصور کرکے ہی کانپ کانپ جارہا ہے۔'پاکستانی طالبان اور پنجابی طالبان' اُس کے لیے بھی ویسا ہی جان کا لاگو ہیں جیسے مفسد نظامِ پاکستان کے لیے...... پاکستانی فوج، اُس کے خفیہ اداروں، جمہوری حکومت، ''آزاد'' میڈیا اور دین دشمن ''دانش وروں'' نے مجاہدین کے خلاف جس قدر زہریلا اور شرانگیز پروپیگنڈا کیا ہے......وہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اِن ہی پر الٹ دیا ہے۔اب یہ سب اُسی خوف سے کپکپا رہے ہیں جس نے ہندو ساہوکاروں کے ہوش اڑا دیے ہیں۔یہی طالبان مجاہدین ہیں جو غزوۂ ہند کی بنا ڈال رہے ہیں۔انہیں کوئی 'را' کا ایجنٹ کہے یا بھارت کا کارندہ......حقیقت یہی ہے کہ یہ تحریک جہاد اور اس تحریک کے مجاہدین اسلامی ہند کے معمار ہیں......دہلی سے دکن تک، کلکتہ سے بنگلور تک اور لاہور سے کابل تک......امارت اسلامیہ کے قیام کے لیے سرگرداں یہی مجاہدین کا طبقہ ہے کہ جسے نہ کل کسی لومۃ لائم کی پرواہ تھی اور نہ آج کسی کا ڈر اور خوف ہے۔ان کے دلوں میں خوف او رڈر صرف ایک ہستی کا ہے جو مالک کائنات ہے اور اُسی القدیر اور علی کل شئی محیط ہستی نے اپنے ان مخلص بندوں کی ہیبت اور دبدبہ ہر طاغوتِ عصر کے دل میں ڈال دیا ہے۔وہی حیی لا یموت ذات 'مجاہدین کو تمام تر کفار اور مرتدین کے جتھوں اور گروہوں پر غالب کرکے رہے گی، ان شاء اللہ...... وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُونَ۔

05 مئی: صوبہ زابل............ضلع شہرصفا............مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ............7 فوجی اور سپلائی گاڑیاں تباہ............متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

فتوحات طالبان

مزار شریف کی فتح اور جنرل عبدالمالک کی بدعہدی:

جب طالبان نے کابل کو فتح کیا اور اقوام متحدہ کے دفتر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لاکھوں افغانیوں کا قاتل اور کمیونسٹوں کا دست راست ڈاکٹر نجیب اللہ اور اس کا بھائی بیٹھا ہوا تھا۔ طالبان نے دونوں کو گرفتار کرلیا اور کابل میں ٹریفک پولیس کے چبوترے کے ساتھ لٹکا کر پھانسی دے دی، پورا دن لاشیں لٹکتی رہیں پھر طالبان نے ان کے لواحقین کے حوالے کردیں جو انہیں پکتیا لے گئے۔ طالبان کا اگلا محاذ غور مارچ تھا، یہ علاقہ صوبہ فاریاب کے بالکل قریب ہے۔ فاریاف میں اکثریت ازبکوں کی ہے اور پختونوں کی بھی تھوڑی بہت آبادی ہے۔ اس محاذ پر طالبان کے مخالفین میں سرفہرست ازبکوں کا کمانڈر جنرل عبدالمالک اور گل محمد پہلواب تھے۔ یہاں بھی بہت عرصہ آمنے سامنے جنگ ہوتی رہی مگر یہ علاقہ فتح نہ ہوا۔ اسی دوران میں عبدالمالک نے طالبان کے وزیر ملا محمد غوث اخند کو مذاکرات کی دعوت دی، اس وقت ہرات کے گورنر ملا عبدالرزاق تھے۔ جنرل مالک نے طالبان کو پیش کش کی کہ ہم جنگ بند کردیں اور دونوں فریق متحد ہوکر عبدالرشید دوستم سے جنگ کریں۔ جب شمال کی تمام رکاوٹیں دور ہوجائیں گی تو پھر امیر المومنین کی قیادت میں حکومت بنائیں گے۔ اس کے علاوہ اس نے کچھ اور معاہدے بھی کیے، طالبان نے اس کی بات تسلیم کی اور جنگ ختم کردی۔ عبدالمالک نے اپنے سر پر سفید پگڑی باندھی اور طالبان کے بڑے بڑے کمانڈروں کے ساتھ مل کر تصویریں بھی بنائیں۔ اب طالبان اور ازبکوں نے مل کر فاریاب کا رخ کیا، جنرل مالک نے طالبان کے لیے ایک چھاؤنی مخصوص کی جو شہر کے ایک کونے میں تھی۔ جنرل مالک نے ایسا شاطرانہ کھیل کھیلا کہ طالبان اُسے سمجھ نہ سکے۔ اس نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی جس میں اس کو کسی حد تک کامیابی بھی ملی۔ فاریاب کی چھاؤنی ایسی جگہ تھی جہاں سے کوئی بھی بچ کر نہیں نکل سکتا تھا اور ایسا ہی ہوا، جب اس نے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا تو اس چھاؤنی سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکا، کسی کو شہید کیا گیا اور کسی کو گرفتار۔ طالبان آنے والی آزمائش سے بے خبر جنرل مالک کے معاہدے پر یقین کیے ہوئے تھے اور طالبان کی تشکیلات بھی زیادہ تر ان علاقوں میں ہو رہی تھیں۔ شبرغان سے پہلے ایک مرتبہ سرپل کے قریب طالبان اور دوستم کی فوج کے مابین بہت سخت جنگ ہوئی، طالبان کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو دوستم وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا اور ازبکستان چلا گیا۔

توران اسماعیل' ہرات کا سابق گورنر طالبان کا سخت دشمن تھا' کو بھی ان دنوں میں ایران نے جنرل مالک کی مدد کے لیے بھیجا تو جنرل مالک نے اپنا اعتماد بڑھانے کے لیے توران اسماعیل اور اس کے تمام ساتھیوں کو طالبان کے حوالے کردیا۔ طالبان نے ان سب کو جیل میں ڈال دیا بعد میں توران اسماعیل جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا اور ایران چلا گیا۔ طالبان اور جنرل مالک کی فوج شبرغان میں داخل ہوئی اور اگلے دن مزار شریف میں دونوں فاتح بن کر داخل ہوئے۔ جب طالبان مزار شریف میں پہنچ گئے تو تمام علاقوں سے طالبان کی تشکیلات شبرغان میں ہونا شروع ہوئیں۔ طیاروں اور گاڑیوں کے ذریعے طالبان کے قافلے شبرغان شہر کی طرف رواں دواں ہوئے اور دو تین دن میں تقریباً دس ہزار طالبان شبرغان میں جمع ہوگئے۔ امیر المومنین نے ملا برادر کی تشکیل بھی شبرغان میں کی تاکہ وہ وہاں کے انتظامات کی دیکھ بھال کریں۔ وہاں پہنچ کر ملا برادر نے طالبان سے پوچھا کہ یہاں طالبان کا مرکز کس جگہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہاں طالبان کا کوئی مرکز نہیں ہے اور ہمیں بھی یہ بازار کی طرف نہیں جانے دیتے۔ ملا برادر اخند بہت تجربہ کار آدمی تھے، انہوں نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ سب کچھ مشکوک لگ رہا ہے۔ جب رات ہوئی تو جنرل مالک کا بھائی آیا اور کہنے لگا آپ لوگ بےفکر ہوکر سو جائیں رات کو ہمارے پہرے دار آپ لوگوں کا پہرہ دیں گے۔ ملا برادر نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں، ہم اپنا پہرہ خود دیں گے۔ رات طالبان نے پہرہ دیا اور ملا برادر صبح سویرے فاریاب سے شبرغان کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پر ملا عبدالمنان حنفی موجود تھے۔ انہوں نے ایک بڑی چھاؤنی کو اپنا مرکز بنایا ہوا تھا۔ (مزار شریف میں اس وقت ملا عبدالرزاق، ملا غوث اخند اور منصور صاحب بھی تھے) اجلاس میں مشورہ کیا گیا کہ ایک وفد مزار شریف جائے اور ملا عبدالرزاق اور ملا غوث اخند سے موجودہ حالات پر بات کرکے رات تک شبرغان واپس آجائے۔ تقریباً شام پانچ بجے یہ وفد مزار شریف کی طرف روانہ ہوا جس میں چھ ساتھی تھے، جن میں ملا برادر، مولوی عبدالمنان حقیؒ اور مولوی سید محمد بادغیس والے شامل تھے۔ سب کا ارادہ تھا کہ رات کو شبرغان واپس آنا ہے، جس وقت یہ وفد شبرغان سے نکلا تو وفد کی گاڑیوں کے ساتھ ازبکوں کا ایک قافلہ بھی جارہا تھا۔ جب یہ وفد شبرغان کے پہلے پھاٹک سے گزرا تو ملا برادر اخند کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہوگیا اور تمام افراد گاڑی سے نیچے اتر کر کھڑے ہوگئے۔ ملا حنفی نے باقی افراد سے کہا کہ وہ آہستہ آہستہ آگے جائیں ہم آپ کے پیچھے پہنچ جائیں۔ چملتال پہنچ کر دوسرے ساتھیوں کے انتظار کی غرض سے گاڑی رکی، اسی دوران میں شبرغان کی طرف سے گاڑی آتی ہوئی نظر آئی جب یہ گاڑی قریب پہنچی تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور افراد ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

05 مئی: صوبہ بادغیس.........ضلع سنگ آتش.........مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی کی 8 چیک پوسٹوں پر بیک وقت حملہ.........20 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے......چوکیوں کو شدید نقصان

جہانِ کوئے دوست

مطیع اللہ فانی

تفاسیر میں ایک بڑا سبق آموز واقعہ لکھا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف جانے کا حکم ہوا تو ان کو معاش کی فکر ہوئی، حکم ہوا کہ سامنے پڑے ہوئے پتھر کو لاٹھی ماریں، کئی بار لاٹھی مارنے کے بعد اس میں سے ایک چھوٹا سا کیڑا برآمد ہوا۔ کیڑے کے منہ میں ایک سبز پتہ تھا اور اس پتے پہ شبنم کا قطرہ تھا۔ (گویا کھانا اور پینا دونوں کا انتظام ہے) حکم ہوا کہ کیڑے کے منہ کے قریب اپنا کان کیجیے، کیڑا آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو وہ کیڑا الہک لہک کر یہ نغمۂ توحید گا رہا تھا: **سبحان من یرانی ویعرف مکانی ویسمع کلامی ویرزقنی ولا ینسانی** ''پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے، اور میرا ٹھکانہ اس کو خوب معلوم ہے، اور میری بات سنتا ہے، اور وہی مجھے رزق دیتا ہے، اور وہ مجھے ہرگز نہیں بھولتا''۔

سبحان اللہ! جو ربِّ کریم تہ در تہ پتھروں میں چھپے کیڑے کو رزق پہنچا سکتا ہے، تو کیا وہ اس انسان کو جسے اس نے اشرف المخلوقات بنایا، پھر ان انسانوں میں بھی وہ مؤمن جسے اس نے زمین میں نیابت بخشی اور مسجودِ ملائک بنایا، اور پھر مؤمنین میں سے بھی وہ جو اس کی توحید اور دین کی سربلندی کے لیے سب کچھ قربان کرکے محض اس پر توکل کرتے ہوئے سر ہتھیلیوں پر لیے نکلے ہیں، تو کیا وہ ربِّ کریم ان مجاہدین کو تنہا چھوڑ دے گا؟ نہیں واللہ نہیں! یہ ناممکن ہے۔ وہ ہر حال میں اپنے عاشقوں کی نصرت کرنے والا ہے، ان کو رزق دینے والا ہے۔ ذرائع و اسباب بنانا بھی اسی کا کام ہے۔ مجاہدین کے خلاف اس قسم کی باتیں صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو یا تو کھل کر کفر و نفاق کا ساتھ دیتے ہیں، یا پھر وہ سادہ لوح مؤمنین جن کی معلومات کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا سوائے ٹی وی و انٹرنیٹ وغیرہ کے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجاہدین کو عام معمول سے کہیں زیادہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں الحمد للہ۔ میری ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ ایک دفعہ میدانوں کا رخ تو کریں، پھر دیکھیں کہ سارے معاملات روزِ روشن کی طرح کیسے واضح نہیں ہوتے۔ بہرحال اگلے دن سے ہماری کارروائیاں شروع ہوگئیں۔ ہوتا کچھ یوں تھا کہ ایک چھوٹی کارروائی ہوتی تھی، اور ایک بڑی۔ چھوٹی کارروائی یہ ہے کہ تین چار افراد پر مشتمل مختلف ٹولیاں دشمن کے کیمپوں کی طرف روانہ کردی جاتی ہیں، جو تعارض کے ذریعے سے دشمن کا سکون حرام، اور بے تحاشہ نقصان کرکے، اور کچھ کو جہنّم واصل کرکے بحفاظت واپس آجاتی ہیں۔ بڑی کارروائی یہ ہے کہ مختلف حلقوں کے امراء کے تحت سب مجاہدین اکٹھے ہوکر دشمن کے کسی ایک کیمپ یا دو کیمپوں پر دھاوا بول لیتے ہیں، جس میں تمام بڑی اقسام کا اسلحہ شامل ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے دشمن کی ایسی درگت بناتے ہیں کہ کئی ہفتوں تلک وہ زخم چاٹتا رہتا ہے، اور پہلے سے بڑھ کے اپنے اڈے میں مقید ہوجاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مجاہدین کو آگے بڑھنے اور مقبوضہ علاقوں کو واپس چھیننے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر اسی کے مطابق کارروائیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔ الحمدللہ ابھی تک دشمن کو ذرا سا سکون بھی میسر نہیں، اور ان شاء اللہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ ہم افغانستان اور پاکستان میں شریعت نافذ نہیں کرلیتے۔

یہ تو میں نے عمومی سا جائزہ پیش کیا ہے کارروائیوں کا۔ اب آپ کو ایک اور نقطۂ نظر سے ان معرکوں کا منظر دکھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ عملیات کیا ہیں، عشق و محبت کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ عملیہ کے لیے جاتے ہوئے ذہن میں مختلف قسم کے خیالات موجزن ہوتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دنیا سے عقبیٰ کی طرف کا سفر ہے۔ ماضی کے خیالات، گھر بار، والدین، بہن بھائی، بیوی بچے، رشتے دار، دوست احباب، غرض ہر ایک کی تصویر ذہن میں گھوم رہی ہوتی ہے۔ اور ان کے لیے سب بھلائیاں مانگی جارہی ہوتی ہیں۔ اپنے سابقہ اعمال، لغزشیں، کوتاہیاں، ان سب کی معافی کا وقت ہوتا ہے۔ اس مالک سے ادھار لی ہوئی زندگی واپس کرنے جارہے ہوتے ہیں، یعنی حیاتِ مستعار کی سپردگی کے لحات ہوتے ہیں۔ پھر جب مورچے میں بیٹھے ہوتے ہیں ایسے میں اللہ تعالیٰ سے تعلّق و رجوع کا جو معاملہ ہوتا ہے وہ انتہا کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اور جب دونوں طرف سے باقاعدہ گولیوں، مارٹروں، میزائلوں کا تبادلہ ہوتا ہے، تو دل میں عجیب سی ہوک اٹھتی ہے، اور روح مچل مچل جاتی ہے۔ کہ خدایا! یہ انتظار کی گھڑیاں اب ختم بھی کردے۔ اب تو اس شہادت سے نواز دے، کہ جس کو پانے کے لیے مارے مارے پھرتے رہے۔ وہ شہادت جو دروازہ بنے جنت میں داخلے کا۔ جو تیری بارگاہ میں مقبول ہو۔ آخر کب تک اس حیاتِ فانی کو بیچ میں حائل رکھے گا، یا اللہ اب تو قبول کرلے۔ معیت سے بڑھ کر محبُوب سے وصال کی آرزو ہو رہی ہوتی ہے۔ سب فاصلے فنا کرنے اور قربت کو بڑھانے کے مطالبات کیے جاتے ہیں۔

صورتِ حال یہ ہوتی ہے کہ دھماکے ہو رہے ہیں، اردگرد گولے پھٹ رہے ہیں، گولیاں قریب قریب سے گزر رہی ہیں۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہیں، سینے میں طوفان برپا ہے۔ آنکھیں بار بار آسمان کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ دل کا رابطہ اس مستویٔ عرش سے قائم ہے، اور درخواست پہ درخواست دی جارہی ہے

؎ شہ رگ تو بہت دور ہے اے جانِ تمنا

آ میرے قریب اور قریب اور قریب اور

بظاہر دشمن کا سر نیچا کرنا ہے، اس کا غرور خاک میں ملانا ہے، اس کو ختم کرنا ہے۔ بباطن رب کی ملاقات کا انتظام کرنا ہے، اس کی رضا کو پانا ہے، اس کو منانا ہے۔ کچھ دیر تک یہ دوطرفہ معرکہ جاری رہتا ہے۔ پھر بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے نشانے کھوٹے کرتا ہے، اس کو شکست دیتا ہے، اس کے حوصلے پست کرتا ہے۔ اور اگر اسے وقتی کامیابی ہو بھی اور ادھر سے کوئی مجاہد شہید ہو جائے تو بھی حقیقت میں معاملہ برعکس ہے۔ مجاہد اللہ کے فضل سے شہادت کا رتبہ پا کر اس کی رضا سے جنت میں چلا جاتا ہے الحمد للہ۔ جب کہ دشمن مزید ذلیل اور اللہ کو ناراض کرنے اور (جس کے نصیبے میں ہدایت سے محرومی اور جہنم لکھ دیے جاتے ہیں) دوزخ کے اسفل حصّے میں گرنے کے اعمال کرنے کے لیے خوار ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح مجاہدین کو کہ اپنی مرادِ حقیقی (نعمتِ شہادت) فی الحال اگر نہیں بھی پاتے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی انہیں مرادِ مجازی یعنی دشمن کی شکست اور ان کے جان و مال کے شدید نقصان کے ذریعے سے مجاہدین کو نئی لگن، نیا جذبہ، نیا حوصلہ، نئے سرے سے شہادت کی تڑپ، اور اپنی محبت و نصرت عطا فرماتا ہے۔ اور اگر قسمت یاوری کر جائے اور کوئی مجاہد بحکمِ الٰہی جامِ شہادت نوش کر کے حیاتِ جاودانی حاصل کر لیتا ہے، تو بھی وہ اپنے مقصد میں سو فیصد کامیاب رہتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مجاہدین ہر لحاظ سے کامیاب اور بامراد رہتے ہیں۔ جب کہ دشمن ہر لحاظ سے ناکام اور ذلیل ہی رہتا ہے۔ **اللھم لک الحمد و لک الشکر**

پھر جب مرکز واپس لوٹتے ہیں تو بڑا ہی عجیب عالم ہوتا ہے۔ مرکز میں رہ جانے والے مجاہدین انتہائی خوشی اور محبت سے استقبال کرتے ہیں، کہ ہمارے بھائی ماشاء اللہ کامیابی سے لوٹے ہیں۔ پھر اسی جوش میں دل کھول کے یوں خدمت کرتے ہیں گویا بچھے جاتے ہیں۔ ادھر کارروائی والے عاشقوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ بظاہر تو مسکرا مسکرا کے ساتھیوں سے مبارکباد وصول کر رہے ہیں، انہیں معرکے کی روداد سنا رہے ہیں، اللہ کی نصرت کے واقعات بتا رہے ہیں۔ اور اسی دوران اس درد کی ٹیسیں اندر ہی اندر دبا رہے ہیں جو انہیں شہادت کی بجائے ملا ہوتا ہے۔ پھر درد بھی سب کا یکساں ہوتا ہے، فرق یہ ہے کہ کچھ کے آنسو اندر گرتے ہی اور کچھ کے باہر نکلتے ہیں۔ یارب! کیسے عجیب مناظر ہیں۔ کچھ مجاہدین کارروائی کو جانے لگیں تو (بحکمِ امیر) مرکز میں پیچھے رہ جانے والے ساتھی چھپ چھپ کے رو رہے ہوتے ہیں، کہ آہ! ہم نہ جا سکے۔ جب کہ معرکے کو جانے والے مجسم خوشی ہوتے ہیں، کہ شاید وہ گوہرِ مقصود آج مل جائے۔ لیکن معرکے سے واپسی پر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔ مرکز والے ساتھی خوش ہوتے ہیں بھائیوں کی بخیریت واپسی پر۔ جب کہ واپس لوٹنے والے گرچہ صبر و شکر کا پیکر ہوتے ہیں لیکن کیا کیا جائے قبولیت سے محرومی کا قلق ہے کہ آنکھوں سے ٹپک ٹپک جاتا ہے۔

؎ عجیب جامعِ اضداد ہیں ترے عاشق

خوشی میں روتے ہیں اور غم میں مسکراتے ہیں

یہ ہے راہِ جہاد، اور یقیناً یہی راہِ عشق ہے۔ یہاں آنے والے ہر لحاظ سے سودائی ہوتے ہیں۔ دیوانے ہوتے ہیں۔ مسرت کے مواقع میں 'کوئی غم' ان کو گھلاتا رہتا ہے۔ اور غم و مصیبت میں یہ سراپا تسلیم و رضا اور خوش ہوتے ہیں۔ یہاں جو آتا ہے وہ 'کتابِ عقل کو نسیاں کے طاق' پہ رکھ کر آتا ہے۔ اور جس کو آنا ہے یا آنا چاہتا ہے وہ بھی دیوانہ ہی بن کے آئے، کہ فرزانوں کا یہاں کم ہی گزارا ہوتا ہے

؎ بجز دیوانگی واں اور چارہ ہی کہو کیا ہے

جہاں عقل و خرد کی ایک بھی مانی نہیں جاتی

تین مہینے میرے کیسے گزر گئے پتہ ہی نہ چلا۔ ہر دوسرے دن کارروائیاں اور عشق و محبت کے ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے رہے کہ وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ اور پھر وہ لمحہ بھی آ ہی گیا جس کو وقتِ رخصت کہا جاتا ہے۔ ایک ایسے وقت، جب ہر ایک بھائی سے اتنا تعلق بن گیا تھا کہ جس کو واقعتاً للہ فی اللہ کہا جا سکتا ہے، اذنِ روانگی آ گیا۔ سب سے یوں بچھڑ رہا تھا جیسے کوئی گھر والوں سے جدا ہوتا ہے۔ ہر چند کہ میرا قطعاً ارادہ نہیں تھا کہ وہاں سے جاؤں، دل چاہتا تھا کہ یہیں رہ جاؤں، لیکن مرتا کیا نہ کرتا اطاعتِ امیر کا پاس تھا۔ لہٰذا بالآخر آنا ہی پڑا

؎ یوں اٹھے آہ اس گلی سے ہم

جیسے کوئی جہاں سے اٹھتا ہے

آج میدانِ کارزار سے آئے ہوئے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن ایسا لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔ ہر واقعہ، ہر لمحہ جیسے دل پہ نقوش کی صورت اختیار کر گئے ہوں۔ پھر ساتھیوں سے تبادلۂ روداد کر کر کے اب تو سب باتیں حفظ ہو چکی ہیں۔ اکثر تو ساتھی پہلے سے سنی ہوئی باتیں بھی مکرر سننے کی درخواست کرتے ہیں، اور اس لگن سے سنتے ہیں جیسے پہلی مرتبہ سنا رہا ہوں۔ آخر کیوں نہ ہو! اللہ کے عاشقوں اور دوستوں کا تذکرہ ہے ہی اتنا دل نشیں کہ جتنی بھی تکرار ہو مگر دل نہیں بھرتا۔ ابھی دو دن قبل پھر ایک بھائی نے پوچھا کہ 'کیسا لگا آپ کو محاذ پر جا کر؟' میں پہلے تو مسکرایا اور پھر یوں گویا ہوا

؎ دونوں عالم سے جدا پایا جہان کوئے دوست

اللہ اللہ وہ زمین و آسمان کوئے دوست

گلشنِ فردوس ہے باغ و بہارِ کوئے دوست

اس کی قسمت جس کو مل جائے جوارِ کوئے دوست

دید کے قابل ہے حسنِ اہتمامِ کوئے دوست

صبحِ جنت سے کہیں بڑھ کر ہے شامِ کوئے دوست

بھا گئی ہے اس قدر دل کو فضائے کوئے دوست

مرغزاروں میں بھی کہہ اٹھتا ہوں 'ہائے' کوئے دوست

07 مئی: صوبہ پکتیکا.....صدر مقام شرنہ شہر.....گورنر ہاؤس، انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ اور ہیڈ کوارٹر فدائی حملوں کی زد میں.....8 امریکی.....23 افغان فوج، پولیس، انٹیلی جنس اہل کار ہلاک.....9 زخمی

افسانہ

لاپتہ

عبدالرحمٰن

وہ سترہ سال کا ایک پاکیزہ نوجوان تھا۔ چہار جانب اڈتی پھیلتی حیا باختہ گندگیوں کے بیچ کنول کی طرح اجلا، خوبصورت معصوم اور بے داغ۔ سچی داڑھی، جھکی نگاہوں اور مکمل شرعی حلیے میں وہ جہاں سے گزرتا سیرت وکردار کی بھینی بھینی خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی۔ افغانستان پر امریکہ کے حملے کے بعد سے درد کی لہریں اٹھ اٹھ کر کبھی آنکھوں کے راستے بہہ نکلتی، کبھی زبان دین فروش حکمرانوں کے نوحے پڑھنے لگتی۔ مسجد میں جب وہ نماز کے بعد کبھی شدت جذبات میں حق گوئی کرتا تو نمازی یا دم بخود سنا کرتے یا خوفزدہ ہو کر چپکے سے سٹک لیتے۔ دبی دبی زبان میں سیانے اسے خاموش رہنے کی تلقین کرتے اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ اگرچہ وہ صرف تنہا امت کے درد میں گھلنے والا ایک نوجوان تھا جو زبانی کلامی قوم کی بے حسی اور حکمرانوں کی بے دردی پر کڑھتا جلتا رہتا۔ بہت کچھ کرنا چاہتا لیکن کوئی راستہ فی الوقت سامنے نہ تھا۔ پھر بھی اس کے احساسات میں چھپا طاقتور سچ مسجد مسجد بو سونگھتے شکاریوں کو غضب ناک کر دینے کو کافی تھا۔

صبح فجر کے بعد وہ نکلا۔ مسجد کے باہر جب لوگ بکھر گئے تو اسے ایک موڑ مڑتے ہوئے چہار جانب سرسراہٹ اور آگے پیچھے اچانک نمودار ہونے والی گاڑیوں کی آواز آئی۔ کریہہ خونخوار آنکھوں والے اونچے لمبے مردوں نے اسے گھیرے میں لے کر اچانک ایک گاڑی میں دھکیلا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہوش سنبھالتا، سیاہ شیشوں والی لینڈ کروزر میں دو خوفناک صورتوں نے دائیں بائیں مضبوطی سے اسے دبوچ کر فوراً ہاتھوں میں ہتھکڑی، آنکھوں پر سیاہ پٹی اور چہرے پر کنٹوپ چڑھا دیا۔ خوف اور دہشت کی اس اچانک ٹوٹ پڑنے والی افتاد کے لیے وہ قطعاً تیار نہ تھا، اس کا کوئی جرم نہ تھا۔ امریکہ کو لعن طعن، حکمرانوں کی بے ضمیری، بے حسی پر بولے گئے کڑوے کسیلے کچھ جملے، کیا یہ اس کی سزا تھی؟ وہ ابھی بے یقینی کے عالم میں سب کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے چپکے چپکے اپنے رب کو پکار رہا تھا۔ نجانے آگے کون سے مراحل درپیش تھے۔ اللہ سے صبر واستقامت کی آہ وزاری دھڑکتے دل سے ہر لحہ ہر آن پھوٹ رہی تھی۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اسے بے دردی سے ٹھڈے مارتے دھکیلتے وہ اندر لے گئے جہاں چھ قوی ہیکل مسٹنڈے اس کے استقبال کو ہاتھوں میں لتر لیے کھڑے تھے۔ وہ یکا یک لتر، مکوں، ٹھڈوں، تھپڑوں اور مغلظات کی زد میں تھا۔ ''اب بولو تمہیں امریکہ سے نفرت ہے'' ''تمہارا تعلق القاعدہ سے ہے۔ اپنے باقی ساتھیوں کے بارے میں شرافت سے بتادو گے یا کچھ اور تواضع درکار ہے۔' مار دھاڑ کی برسات کچھ تھمی تو وہ ادھ موا ہو چکا تھا۔ گہرے کنویں سے آتی آوازیں محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ اسی حالت میں اسے لے جا کر ایک کونے میں دیوار کے ساتھ پھینک دیا گیا۔ نجانے کتنی دیر وہ یونہی بے سدھ نیم بے ہوش اس کیفیت میں پڑا رہا کہ اس کا رُواں رُواں درد سے کراہ رہا تھا۔ ہر کراہ بے زبانی کے ساتھ اللہ......اللہ کا ورد کر رہی تھی۔ نیم بے ہوشی سے وہ ایک ٹھوکر سے باہر آیا، جب گارڈ نے اسے روٹی ڈالی اور کرختگی سے ڈپٹا۔ اٹھ کھالے تاکہ تو پیشی کے قابل ہو جائے۔ ہاں اسے روٹی ڈالی ہی گئی تھی۔ دیوار کی طرف اس کا منہ کر کے پٹی اور کنٹوپ سر پر کھڑے جلاد نے ہٹایا اور گندے سے کٹورے میں پانی میں ملے نمک مرچ کے بیچ ایک شلجم تیر رہا تھا۔ روٹی کے نام پر سوکھے سے دو ٹھنڈے ٹکڑے ایک گندی سی پلاسٹک کی چنگیر میں اسکے سامنے دھرے تھے۔

یہ اس کا کھانا تھا جو اسکے سامنے حقارت سے پٹخا گیا تھا۔ آنکھیں کھلنے پر کھانے سے بڑھ کر دلچسپی گرد و پیش کا جائزہ لینے میں تھی۔ لیکن جلاد اس پر کڑی نگرانی کو مامور اس کے سر کی جنبش پر شدید تادیب کو تلا کھڑا تھا۔ کن انکھیوں سے اس نے یہ جان لیا کہ ایک تنگ چھوٹے سے تاریک سیل میں اسے یوں ڈالا گیا تھا کہ دوسرے کونے میں ایک اور بیڑیوں اور ہتھکڑی میں جکڑا کنٹوپ زدہ قیدی تھا۔ باہر دوہرا دروازہ ان پر کڑے پہرے کو مزید یقینی بنانے کو اور اوپر لگا کیمرہ اس کی ہر حرکت اور آواز پر نگران تھا۔ اب نجانے کتنے شب وروز یا خدانخواستہ ماہ وسال مجھے یہاں گزارنے ہیں، اس نے دل میں سوچا۔ ساتھ ہی والدین اور بہن بھائیوں کی صورتیں......

ان کی آنکھوں سے بہتے آنسو اور دعا کے لیے اٹھے ہاتھ چشم تصور نے دیکھ لیے۔ گوانتانامو، ابوغریب کی کہانیاں جو تازہ تازہ اخبارات میں کچھ پہلے ہی رپورٹ ہوئی تھی اسے یاد آ گئیں۔ عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف، ابوجہل اور مشق ستم بنتے بلال حبشیؓ، خباب بن ارتؓ، آل یاسرؓ چودہ صدیوں کے پار سے اسے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ قید نے اس کی حس کتنی تیز کر دی تھی۔ عقوبت خانے کی دیواروں کے پار اسے سب ہی کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ کھانا اس نے کب کھایا، کیا کھایا اسے خبر نہ تھی۔ نہ سوکھی روٹی اور بدبودار شلجم کے غسل کے نمک مرچ ملے پانی نے اسے بدمزہ کیا۔ وہ وہاں موجود نہ تھا۔ اسکی روح گویا قالب میں اس وقت لوٹی جب جلاد اس پر چلایا۔ جلدی کر تجھے ابھی بڑے صاحب کے سامنے پیشی پر جانا ہے۔ میری نماز...... وہ ممیایا۔ بڑی مہربانی اس پر یہ ہوئی کہ ٹھوکروں، گالیوں کے بیچ اسے وضو اور نماز کی اجازت مل گئی۔ ہتھکڑیوں میں بندھے

07 مئی: صوبہ غزنی............ضلع ناوہ............امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ............20 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

ہاتھ لیے جب وہ بارگاہ ایزدی میں کھڑا ہوا تو 'نماز مومن کی معراج ہے' کو عملاً اس نے پا لیا۔ نماز کی حلاوت، یہ لذت! اللہ عین گویا سامنے تھا۔ وہ سر کی آنکھوں سے حضوری اور حاضری کے مزے لوٹ رہا تھا۔ 'احسان کیا ہے؟ تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔۔۔!' حدیثِ جبرئیل کا سبق اس کے ہر بن مو میں ٹھنڈک بن کر اتر رہا تھا۔ اس کی دکھتی رگوں میں سکینت، عافیت اتر رہی تھی۔

یہ رکوع، یہ سجدہ، یہ قعدہ۔ اتنا زندہ و بیدار تو کبھی نہ تھا۔ هو معكم اين ما كنتم ...... 'وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔!' فانی قريب ...... 'میں تو بالکل قریب ہوں'۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ نحن اقرب اليه من حبل الوريد ...... 'ہم تو تمہاری شہ رگ سے زیادہ تم سے قریب ہیں'۔ ان الذين قالوا ربنا الله...... 'وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور اس پر ثابت قدم ہو گئے۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو انہیں کہتے ہیں) نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور بشارت پاؤ اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے'۔

وہ چھوٹا سا سیل نور سے معمور تھا۔ بشارتیں اس کے دل کے کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر پھوٹتے جھرنوں کی ٹھنڈی پھوار اس کی روح پر برسا رہی تھیں کہ یکا یک شیطان برافروختہ ہو کر چلا اٹھا 'سلام پھیر بس کر!' بادل نخواستہ وہ نماز سے باہر آیا۔ کیا میری بھیجی ہوئی سلامتی اس پتھر میں بھی کوئی شگاف ڈالے گی؟ جونہی اس نے نگاہ جلاد صفت گارڈ پر ڈالی اس نے لپک کر اس کی آنکھوں پر دوبارہ پٹی اور کنٹوپ چڑھا دیے۔ اب اس کی پیشی تھی۔ اسے بند آنکھوں سے دھکیلتے ہوئے لے جایا جا رہا تھا۔ دروازہ کھلا۔ کھٹا کھٹ سیلوٹ اور فوجی بوٹوں کی دھمک اسے سنائی دی۔ اسے لوہے کے ایک سٹول پر بٹھا کر آنکھوں سے پٹی ہٹا دی گئی۔ سامنے نحوست میں نہایا ایک کرخت چہرہ تھا۔ نہ جانے یہ کون لوگ ہیں سب یکساں طور پر نحوست کا ماسک گویا پہنے ہوئے۔ موٹے پلے ہوئے سانڈ، چہرے بے درد بے رحم، سپاٹ، جذبات سے عاری۔ یہ چہرہ گویا یونیفارم کا حصّہ تھا۔ مگر یہاں سب سادہ کپڑوں میں ملبوس اور خود کو پولیس ظاہر کر رہے تھے۔ جب کہ ایسا نہیں تھا۔ اخبارات میں چھپی گھٹی گھٹی خبریں۔ سینہ گزٹ سے چلتی خوف و دہشت میں لپٹی ہوئی کہانیاں۔ آج وہ خود اس کہانی کا کردار تھا......لاپتہ......اس میں ایک اور نوجوان کا......ایک اور خاندان کا اضافہ ہو چکا تھا۔

اللہ میرے ماں باپ کے سینے میں صبر و سکینت کی ٹھنڈک اتار دے۔ وہ مستجاب الدعوات ہو چکا تھا۔ اگر چہ اس کا امتحان جاری تھا مگر یہ دعا جو اس کے دل کے نہاں خانوں سے اٹھی، اس کے لبوں نے ادا بھی نہ کی کہ اذن تکلم کہاں تھا۔ ماں باپ کے دل دماغ میں سکینت، صبر و ثبات بن کر اتر گئی۔ آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کی رم جھم تشکر کے جذبات کی خوشبو سے مہک اٹھی۔ دور اس گھر میں بیٹھے والدین کہہ رہے تھے۔

'اللہ اپنے محبوب بندوں کو ضرور آزماتا ہے۔ ہم تو اس لائق نہ تھے دینِ اسلام کی کوئی خدمت کر سکتے اللہ نے ہمارے بیٹے کو جرمِ بے گناہی و پاک بازی پر سنتِ یوسفؑ ادا کرنے والا بنا دیا۔ اسے حضرت خبیبؓ کے ساتھیوں کے ساتھ کر دیا۔ جس ٹھنڈے میٹھے صبر کے ساتھ یہ الفاظ ادا ہوئے۔ کون جانتا تھا یہ دعا کا تریاق اور مرہم تھا جو عقوبت خانے سے نکلا اور ان فگار دلوں پر آ اترا۔

؎ جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے بادِ نسیم
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آ جائے!

جواباً یہاں سے دعاؤں کی پھوار اٹھی۔ بادل بنی اور قیدی۔ 'لاپتہ' قیدی فی سبیل اللہ کے دل پر جا اتری۔ ایس ایم ایس (دعاؤں کے!) آ جا رہے تھے بلا روک ٹوک۔ نہ کوئی ٹوں ٹاں۔ نہ شور شرابا۔ 'اللطیف' رب کے ہاں سندیسے دبے پاؤں آتے جاتے ہیں بلا رکاوٹ۔ آن کی آن میں پہاڑوں، سمندوں، دریاؤں، وادیوں صحراؤں کو عبور کر جاتے ہیں۔ یہ تو فاصلہ بہت کم تھا۔

سامنے کرسی پر بیٹھا وہ شخص خلافِ توقع خاموش کچھ دیر غور سے اسے دیکھتا رہا۔ کرنل کے اندر سے نجانے کیسے درد کی ایک لہر اٹھی تھی۔ جس ضمیر کو وہ عرصہ ہوا گلا گھونٹ کر مار چکا تھا اس میں کچھ جان اب بھی باقی تھی؟ پہلے پہل جب اسے تربیت سے گزارا گیا تو وہ راتوں کو بے قرار ہو ہو کر اٹھ جاتا۔ اتنی بے دردی، اتنی بے ضمیری، اتنی انسانیت کشی۔ اس سے کیسے نباہ کر لوں؟ بھارتی ایجنٹوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں تو اتنی بے رحمی نہیں سکھائی گئی تھی۔ شریف گھرانوں کے اجلے پاکیزہ سے نوجوان خوف و دہشت برسا کر جس طرح اٹھائے جا رہے تھے اسے ہضم کرنا آسان نہ تھا۔ ہاضمے کی گولیوں کے طور پر انہیں طویل لیکچر دیے جاتے / فلمیں دکھائی جاتیں جن میں توجہ سے دیکھنے والی آنکھ کے لیے جھوٹ، فریب پکڑ نا ذرہ بھر مشکل نہ تھا۔ 'ملک دشمن'، دہشت گرد۔ انتہا پسند، بلڈی سویلین تو تھے ہی اب بلڈی مولویوں کا بھی تذکرہ رہتا تھا۔ داڑھی، شرعی حلیہ، مسجد جانے والے...... یہ سب 'را' کے ایجنٹ، ملک دشمن کارروائیوں میں مصروف تھے۔ ان سے نمٹنا، انہیں کچلنا ضروری تھا۔

تربیت کے دوران اکثر خنزیر صورت گورے، تکبر نخوت، بے حیائی اور سنگ دلی گویا مجسم ان کے درمیان آتے جاتے ان کے بڑوں کو بریفنگ دیتے رہے۔ اس کا ضمیر اسے مسلسل روکتا، ٹوکتا، احتجاج کرتا تھا۔ کبھی اسے سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کر شٹ اپ کروا دیتا۔ اسے دی گئی سیاہ شیشوں والی شاندار دمکتی ڈبل کیبن جب سامنے آئی تو اس حسینہ جمیلہ حرافہ قتالہ گاڑی تلے دب کر سب سے پہلے ضمیر ادھ موا ہو کر کونے کھدرے جا لگا۔ ظلم، جبر، تشدد کے اندھیرے سے جب اس کی سانس رکنے لگتی تو کڑکڑاتے ڈالر آکسیجن کا کام دیتے۔ راتوں کی بے خوابی سے نکل کر اب وہ وہاں آ پہنچا تھا جہاں سب کراہتیں مٹ چکی

08 مئی: صوبہ زابل......صدر مقام قلات شہر......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ......متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچا......15 سیکورٹی اہل کار ہلاک

تھیں۔ کندھے پر بدبودار میلا کچیلا تھیلا ڈالے وہ کوڑے کرکٹ گندگی میں رزق تلاش کرنے کے جس سفر پر چل پڑا تھا اس کی قوت شامہ مرچکی تھی۔ وہ ظلم اور گناہ کے تعفن زدہ ماحول کا ایک کیڑا بن چکا تھا جو دنیائے دنی سے ہزار پائے کی طرح چمٹ چمٹ کریوں چلتا ہے کہ حقیر دنیا نے چمٹا رکھا ہے رزق کی تلاش میں۔ ایک پیٹ ہے جس کے لیے وہ جیتا ہے اور اسی پیٹ کے بل وہ سارے معرکے سرکرتا ہے۔

کرنل نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے خوبصورت حسین گلاب کے مسلے ہوئے اس پھول کو دیکھا تو کونے کھدرے میں منہ لپیٹے پڑا ضمیر کراہنے لگا۔' یہ کسے پکڑ لائے ہیں۔! نوخیز، معصوم چہرہ اپنی بے گناہی (جسے وہ بزعم خود' گناہ' بنا بیٹھے تھے یہ تو اس کا بھی مرتکب نہ تھا!) کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ وہ کھنکھارا۔ الفاظ نجانے کیوں اس کے حلق میں پھنسنے لگے۔ اس کے سامنے اپنا سترہ سال کا جگر گوشہ آ کھڑا ہو جس کے رگ وپے میں اترتا مالِ حرام اسے ایک درندہ بنا رہا تھا۔ کتنا فرق ہے ان دونوں میں۔ اس کا دل حیرت سے ممیایا۔ یہی عمر ہے اس کی بھی۔ یہ بھی کسی کا لختِ جگر ہوگا آج بہت عرصے بعد نجانے کیسے خلش اس کے اندر جاگ اٹھی۔ اندر آ کر کھٹاک سیلوٹ مار کر سر، سر کرتے میجر نے اس کھوئے ہوئے کو، کوئے ملامت کا طواف کرتے کو واپس بلالیا۔

'پیشہ ورانہ' ذمہ داریوں کی ادائیگی کا وقت تھا۔ وہ ضمیر کے چرنوں میں بیٹھ کر وعظ ونصیحت لینے کی لگژری کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔ ضمیر کو ٹھڈا مار کر گویا اٹھ بیٹھا۔ گرم گرم چائے کے چسکی بھری۔ حاصل کردہ تربیت کی پٹاری کھول کر گرما گرم بدبودار مغلظات سے منہ بھرا اور معصوم گلاب پر اگل دیا۔ جو کان دن رات قرآن سننے کے عادی تھے ان پر ابلتی ہوئی گالیاں آ پڑیں تو جھلس کر رہ گئے۔ اس کی تپش نے گلاب کی پنکھڑیاں سرخ کردیں۔ تفتیش کس چیز کی ہوتی۔ نہ کوئی جرم تھا، نہ کوئی گواہی۔ نہ کوئی مدعی۔ اس پورے عقوبت خانے میں بھرے ٹھونسے جانے والوں کا مدعی تو ایک ہی تھا۔ امریکہ! حکم حاکم مرگِ مفاجات۔ عقوبت خانے کے ٹھیکے داروں کو معیار زندگی برقرار رکھنے کی ضروریات کے یہ سب تقاضے تھے۔ یہ تجارت تھی۔ ضمیر بیچے گئے۔ ان کے دام لگے۔ ہر قیدی کے عوض روزانہ چالیس ڈالر ملتے تھے۔ چھاپہ مارنے بندے اٹھانے ڈھونے کی کارروائی۔ اس مکمل آپریشن کی بلنگ الگ ہوتی۔ ان آپریشنوں کے صدقے ڈالروں کی برسات تھی۔ اس جیسے معصوم کبوتر کو پکڑنے کو' بڑا دہشت گرد' پکڑا گیا کے چوکھٹوں میں سجا کر خبر چھاپی جاتی۔ میڈیا کے لوگوں کو خریدنا۔ طمع، لالچ، دھونس، دھمکی، خریداری سب وہاں بھی مکمل نیٹ ورک موجود تھا۔

ایک طرف یہ تجارت اور اس کے ساہوکار تھے۔ دوسری طرف **ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم** (الصف) پرکان دھرنے والے۔ عذاب الیم سے اخروی زندگی کی نجات سمندر کے برابر کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی میں جنت عدن کی پاکیزہ قیام گاہوں کے وعدے۔ **ومن اوفیٰ بعهده من الله** ۔ ایک طرف سسکا سسکا کر ذلت میں لتھڑے ادا کردہ نقد ڈالر تھے۔ دوسری طرف پردۂ غیب کے پیچھے آباد شان دار دائمی زندگی کے وعدۂ فردا! آج کے وعدے پرفریب تھے اضطراب، بےقراریوں، بے چینیوں اور دھوکوں میں لپٹے ہوئے مگر نہایت مزین، دل لبھانے والے، ہر طرف سے اشتہا دلانے والے۔ دوسری طرف کی تجارت میں سب کچھ لٹادو، لگادو، کھپادو۔ رسید ایک پرسکون ٹھنڈک، اطمینان قلب، ثبات اور کبھی کبھی پاکیزہ خوابوں، مبشرات کی صورت میں مل جائے گی۔

لیکن وہ وعدے **الوھاب القوی العزیز** کے وعدے، الصادق، الامین کے وعدے ان سے ہیں جو پرفریب چکا چوند کے اس پار دیکھنے کی صلاحیت دل و نگاہ کو پاک رکھ کر حاصل کرلیں۔ غیب کے پردے کے پیچھے سرسراتے پاکیزہ آنچل، دائمی راحتوں کے شان دار سودے پر نگاہ پڑ جائے تو احد، احد، پکارنا آج بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ یہ معرکے سارے اِس دنیا کے اسیروں اور اُس دنیا کے اسیروں کے مابین تھے۔ دونوں طرف ہی غلام ہیں، قیدی ہیں! خواہشات نفس کے غلام اور قیدی، مال و دولت کے غلام اور قیدی (ان کے بھی ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ حلقہ در حلقہ خواہشات کی زنجیر میں جکڑے ہوئے!) انہی غلامیوں نے انہیں دست و پابستہ کفر (امریکہ اور شیطان) کے قدموں میں بے دام غلام بنا کر ڈال رکھا ہے۔ دوسری طرف اللہ کے غلام اور قیدی ہیں۔ کلمہ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتا ہے۔ اللہ کے روبوٹ بن جاتے ہیں۔ یہ دنیا ان کا قید خانہ ہے (دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت۔ مسلم) غلامی اور قید سے رہائی زندگی کی مدت کی تکمیل پر ہوگی بشرطِ استواری! پھر پرواز ہوگی۔ ڈائریکٹ فلائٹ! ابدی راحتوں کے سرسبز وشاداب باغات میں، بہتی نہروں، دائمی عیش میں۔ شاندار محلات میں خوبصورت رفاقتوں اور عالی شان' لائف اسٹائل' میں ابدی قیام کے پروانے مل جائیں گے!

اس عقوبت خانے کو بھرنے کی مجبوری ان کے پیٹ کی مجبوری اور تجارت کا تقاضا تھا۔ روزانہ فی قیدی بمشکل تمام تیس چالیس روپیہ خرچ کر کے چالیس ڈالر کمانے کا یہ دھندہ تھا۔ پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔ ضمیر کی خلش دور کرنے کو اولاً ڈالر کافی تھے ورنہ پھر وقتی سکون کے لیے شراب بھی میسر تھی۔ ایک تعداد قادیانیوں، روافض، عیسائیوں کی بھی افسروں اور اہل کاروں میں موجود تھی، جن کے لیے یہ تجارت حد درجے مرغوب اور نفع بخش تھی۔ گویا چپڑی اور دودو! ان کے نزدیک مبغوض ترین (اہل ایمان) کو پکڑ کر مشقِ ستم بنانا ایک محبُوب و مرغوب مشغلے کی حیثیت رکھتا تھا۔ امریکیوں کی آنکھ کے یہ تارے تھے ان کے بااعتماد ساتھی! دوسروں کو اعتماد بٹھانے کے لیے شاہ کی وفاداری میں دس قدم اور آگے جانا پڑتا تھا! اس نو وارد قیدی پر وہ سب کچھ گزر رہی تھی جو طاغوت کی خواہش تھی، حکم

08 مئی: صوبہ ہلمند.........ضلع گریشک.........نیٹو سپلائی کانوائے کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنانے کے بعد گھات لگا کر حملہ.........7 سیکورٹی اہل کار ہلاک.........2 زخمی

تھا! 'دہشت گرد' کا لیبل کافی تھا دہشت ایمان کی تھی اسلام کی تھی۔ نبوی حلیے کی تھی۔ جین، جوگر، موبائل، فلم، موسیقی، لڑکی کی جگہ آج بھی جھکی نگاہیں، قرآن سینے میں اتارے، حدیث اور سنت کا اسیر؟ موسیقی پر کانوں میں انگلیاں ڈالنے والا؟ حیا باختہ لڑکیوں کے قہقہوں، جھرمٹوں، دوستیوں سے دل ونگاہ بچا کر دور بھاگنے والا۔! مارو، پکڑو، رگیدو، دہشت گرد۔ خودکش حملے، بازاروں میں بم پھاڑنے والا، 'نا' پاک فوج کا دشمن، قوم کے محافظوں کی جان کا لاگو! کچھ کو نشانِ عبرت بنادو۔ گولیوں سے بھون کر لاشیں پھینک دو۔ الزام تم پر تو آئے گا نہیں۔ 'طالبان' نام کا ایک بڑا کھاتہ میڈیا میں کارندوں نے کھول رکھا ہے۔ جس میں ہر دھماکہ، ہر بربریت، ہر ریمنڈ ڈیوسی ڈال دو۔ لوگوں کے لیے مصروف رکھنے کو مشاغل مہیا کر دو۔ میڈیا پر 'دانش وروں' کی منڈلیاں دماغ ماؤف کرنے کو۔ چیختے چلاتے ناچتے کودتے اشتہاروں اور ان چیزوں کو پالینے کی اشتہا۔ (اشتہا اور اشتہار کا چولی دامن کا ساتھ ہے!) موبائل سستا کر دو۔ دوستیاں پروان چڑھاؤ۔ نت نئے میلے لگاؤ۔ ایک کا ہنگامہ ختم ہو تو دوسرا شروع کر دو۔

مانگو کیا مانگتے ہو۔ ہم تمہیں ویلنٹائن ڈے، ہیلووین، کرسمس، مدر فادر ڈے، برتھ ڈے، فیشن شوز، موزیکل کنسرٹ دیتے ہیں۔ لڑکیوں کو مغربی اداروں کے وظائف اور ٹرپ ویزے دیتے ہیں۔ بھارت سے بسنت، ہولی، دیوالی، مہندی، ڈھولکی تمہارے ملے گلے موجود ہے۔ بڑے بڑے بل بورڈ سکرینوں پر حسینائیں لا بٹھاؤ۔ نوجوان بچ کے نہ جانے پائیں۔ کرکٹ کے زوردار ہنگامے اٹھاؤ۔ تعلیمی ادارے سب مخلوط کر دو۔ لڑکی ہر جگہ نظر آئے۔ مانگو کیا مانگتے ہو۔ ایڈ بھی دیں گے (اور ایڈز بھی)، قرضے بھی! بکاؤ مولوی خریدلو، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا کے ویزے، قومیت حاضر ہے۔ ان سے فتوے وصول کرو۔ مرکزی نکتہ صرف ایک ہوگا، 'خودکش حملے' مجاہدین کہلانے والوں کی نفرت دلوں میں بٹھانے کو یہ نکتہ کافی ہے۔ پوری قوم کو بس اسی پر اٹکا دو۔ دیکھنا کوئی پلٹ کر ہمیں عراق، افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجاتے نہ دیکھے۔ جو مولوی خریدا نہ جاسکے اسے جنت بھیج دو۔ وہ تمہارے ملک میں رہنے کے قابل نہیں۔ یا عقوبت خانوں میں رہو ورنہ جنت کا راستہ پکڑو! اور دیکھو یہ تمہارا قومی مفاد ہے۔ یہ حب الوطنی اور ملکی اداروں، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کا سوال ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مہنگائی کا وہ طوفان برپا کر دو کہ سب کو پیٹ کی پڑ جائے۔ لائنوں میں لگا دو۔ گیس کی لائنوں میں بندھے کھڑے رہیں۔ آتی بجلی جاتی بجلی سے اس کے اعصاب شل کر دو۔ بلوں کا مطالعہ کرتے، غلط بلوں کی تصحیح کرانے میں جوتیاں چٹخاتے وقت گزار دیں۔ یہاں تک ہمارا ساتھ دو کہ ہم اپنی فتوحات مکمل کر لیں۔ گریٹر اسرائیل ہیکل سلیمانی کی تعمیر تک۔ ہمارے مسیح الدجال کے آنے تک

پس پردہ یہ کہانیاں چل رہی ہیں۔ سامنے۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں۔ حق و باطل آمنے سامنے ہیں۔ دوبدو ہے۔ المیہ یہ ہے کہ یہ دور عبداللہ بن ابی، ابن سلول کے قبیلے کا دور ہے۔ اسے تو پانچ وقت مسجد میں حاضری کا ڈھونگ رچانا پڑتا ہے۔ کچھ ظاہر داریاں کرنی پڑتی تھی یہاں وہ بھی نہیں ہے۔ مسلمان لکڑ ہضم پتھر ہضم ہو چکا۔ وہ ہر حالت میں مسلمان ہے۔ سارے ارکان اسلام نگل کر بھی وہ پکا ٹھکا مسلمان ہے۔ کفر کا اتحادی بن کر بھی، عالمی صلیبی اتحاد کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کے سارے مفادات بیچ کر بھی۔ نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے! جس طبقے میں کچھ اسلام کی حرارت باقی ہے اسے جمہوریت کے جرعے پلا پلا کر حرارت ساری ادھر منتقل کر دو۔ دیکھو نعروں، بیانوں اور جلسے جلوسوں میں جہاد کا نام لے لیں تو گوارا کر لو مگر کڑی نظر دیکھو۔ ان کی صفوں سے خریداری کر کے یہ بات انہیں سمجھا دو کہ 'امیر کے بغیر جہاد نہیں ہوتا'۔ امرا مشرف اور زرداری جیسے رہیں گے اور ہمارا کام بن جائے گا۔ یہ بھی عزازیل کا بڑا فضل ہے کہ یہ طبقہ حب دنیا کا (تمام تر زبانی جمع خرچ کے باوجود) مکمل اسیر ہے۔ اسلام اسلام کھیل رہے ہیں۔ دوسری طرف 'دنیا بھی تو رکھنی پڑتی ہے' کے جملے اور بینر تلے شاندار دعوتیں، کھانے پینے، عیش بہاریں پوری قائم دائم ہیں۔ یہ بھی امریکہ سے لڑنے کو ڈگریاں اور ٹیکنالوجی ہی کے قائل ہیں۔ اگرچہ طالبان ان دونوں کے بغیر ہمارا بھوسہ نکال رہے ہیں لیکن یہ بھی خیریت گزری کہ ان کی توجہ طالبان دشمنی کی وجہ سے (جو ہم نے بوئی، اگائی ہے!) ادھر کو نہیں جاتی! اور تو اور۔ ان کی زبانیں طالبان، القاعدہ کے خلاف اتنا زہر اگلتی ہیں کہ ہمیں خود کوئی تکلیف، زحمت نہیں اٹھانی پڑتی۔! پاکستان زندہ باد! ایسا بے دام کا غلام کہاں سے ملے گا۔ ہم ایک امریکی سپاہی پر جتنا خرچ کرتے جتنے اس کے نازنخرے اٹھاتے ہیں اتنے میں ان کی پوری یونٹ ہمیں کرائے میں مل جاتی ہے۔ ہم نے ان کے عقوبت خانوں کے لیے سامان مہیا کیا۔ تشدد کے آلات دیکھ دیکھ کر ان کے اہل کار حیران اور ان کی کوالٹی سے بہت متاثر ہو رہے تھے۔ کہنے لگے ایسے شاندار لتر۔ بخیئے ادھیڑ ڈالیں۔ مارنے والے کی محنت کم کھانے والے کی اذیت مقابلتاً بہت زیادہ۔ یہ ہوا نا معیار! امریکی مصنوعات کی دھوم دھام دنیا میں بلاوجہ تو نہیں۔ ہونہہ! چلے ہیں امریکہ کا مقابلہ کرنے! اگر اللہ ان کے ساتھ ہوتا تو ابابیلیں آتیں افغانستان میں امریکی فوجوں کا بھوسا بنا دیتیں۔ بجلی کے جھٹکے لگانے والی مشین تو دیکھو۔ بس ذرا سا چھو دو۔ پھر دیکھو یہ مولوی کسی ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔ کمال ٹیکنالوجی ہے واہ بھئی واہ!

ایک بات ضرور ہے کہ یہ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ انہیں بھوکا رکھ رکھ کر، ٹارچر کر کر کے، زخموں اذیتوں سے گزار گزار کر بھی ہم توڑ نہیں پاتے۔ یہ پختہ تر ہو جاتے ہیں۔ ان کی نماز دیکھ کر بندہ ہیبت سے لرزنے لگتا ہے۔ قرآن پڑھتے ہیں تو داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں۔ ان کے چہرے کے نور دیکھ دیکھ کر دل کی دھڑکن تیز ہونے لگتی ہے۔ غیرت حیا ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ بیڑیوں، ہتھکڑیوں میں نماز نہیں چھوڑتے۔ روزے رکھ کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ نہ پکوڑے، نہ کھجور، نہ کچوریاں۔ یہ

09 مئی: صوبہ بادغیس..........ضلع بالا مرغاب..........پولیس اہل کاروں کی بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ..........کمانڈر سمیت 5 اہل کار ہلاک..........4 زخمی

تکبیریں تو بلند کرتے ہیں مگر پانی نہیں مانگتے۔ان کی تکبیر ہمارے اندر تک زلزلہ برپا کر دیتی ہے۔اگر ڈالروں کی سکون آور ڈوز نہ ہوتو ہم جیتے جی مرجائیں۔ان چھوٹے چھوٹے لڑکوں کا بعض اوقات رعب اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ہمارے جی دار گارڈ بھیگے بلے بن جاتے ہیں اپنی پریشانیوں کے لیے ان سے دعائیں کراتے ہیں۔ہم اپنے اہل کاروں کو خوف اور رعب (ڈنڈے۔ترقی روکنے کا) دے دے کر چلاتے اور ان کے دل مضبوط رکھنے کو نجانے کیا کیا جتن کرتے ہیں۔کیا کریں جی روزی رزق کا معاملہ ہے۔آخر ہم نے بھی بال بچے پالنے ہیں انہیں ایک اچھی زندگی دینی ہے۔کافر کے مال پر ہاتھ صاف کرنا تو عین مسلمان کا حق ہے۔سو وہ ہم وصول کر رہے ہیں!

زندگی اپنی ڈگر پر چل پڑی تھی۔نیا فی سبیل اللہ قیدی اب پرانا ہو چلا تھا۔بد ترین آزمائشیں، سختیاں، ٹارچر۔مشکلیں اتنی پڑیں کہ آسان ہوگئیں۔ہوش سنبھالتے ہی حفظ قرآن شروع کر دیتا۔قید خانے کی قبر نما کھولی اس کی تنہائیوں کا مونس وغم خوار قرآن ہی تو تھا۔یہی قرآن عظیم اس پر اللہ کی رحمتوں کے سارے دروازے کھولتا۔یہی اس کا طُور تھا! اللہ سے ہم کلامی کا شرف ملتا۔قرآن کھولا۔رواں رواں چُور چُور تھا۔اللہ اس سے ہم کلام تھا!

''اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو بے شک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسی تم سہتے ہو۔لیکن تمہیں اللہ سے ایسے اجر کی توقع ہے جس کی وہ توقع نہیں رکھتے'' (النساء)۔

''وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی، جو اپنے گھروں سے نکالے اور ستائے گئے میری راہ میں اور انہوں نے جنگ کی اور شہید ہوئے۔ضرور میں ان کی طرف سے (ان کے اعمال کو) ان کے گناہوں کا کفارہ بناؤں گا اور ضرور داخل کروں گا ان کو جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں...... ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تم کو کافروں کی ملکوں میں چلت پھرت۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے (چند دنوں کا) پھر ٹھکانہ ہے ان کا جہنّم۔بہت بُرا ٹھکانہ'' (ال عمران)۔

تسلی، تشفی، حوصلہ افزائی خود مالک کی طرف سے اسے تازہ دم کر دیتی۔گرم گرم دودھ کا گلاس۔تر وتازہ پھلوں کا رس...... یہ تو میسر نہ تھا لیکن قرآن کی تاثیر یہی تھی۔ماں کی شفیق گود۔اس کے مہربان ہاتھوں کا لمس سب کچھ ہی تو اس کلام میں میسر تھا! اعصاب شکن حالات میں وہ پرسکوں ہو جاتا۔قرآن کے صدقے۔امام، نور، ہدایت اور رحمت اسی قرآن میں تھی۔دن رات کے اوقات میں جب مہلت، یکسوئی ملتی وہ اپنے اس مونس وغم خوار کے ساتھ بیٹھ جاتا۔ختم قرآن کی دعا ہمیشہ پڑھی ہی تھی لیکن جو ذائقہ یہاں اس کا تھا۔اصل خالص، مقویٔ دل ودماغ، راحت جاں وایمان۔وہ پہلے کبھی نہ تھا!

چپکے چپکے زندان کے ساتھیوں سے کھسر پھسر بھی ہو جاتی۔

شب وروز گزر رہے تھے۔ادھر کرنل اپنی ڈیوٹی پر روزانہ حسب سابق تھا۔بڑے ہال میں بھاگ دوڑ جاری تھی۔آج گوروں نے معائنے پر آنا تھا۔قیدیوں کو کھانا آج بہتر دیا جانا تھا۔صفائی ستھرائی زوروں پر تھی۔چار مہینے بعد آج غسل خانے میں صابن اور ٹوتھ پیسٹ خلافِ توقع موجود تھی۔مٹی سے ہاتھ مل مل کر دھوئے اور روٹی کا ٹکڑا حالت اضطرار میں سنبھال کر اس سے اپنے دانت صاف کرتے قیدیوں کی آج عید تھی۔وجہ؟ فی قیدی چالیس ڈالر وصول یابی کا جواز فراہم کرنا تھا۔صاف کپڑے، تولیے آج تو موجیں تھیں سب کی! کرنل بڑی میز کے گرد اپنے اہل کاروں سے کاموں کی رپورٹ لے رہا تھا۔

اچانک اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو...... یکا یک مناظر دھندلے پڑ گئے۔کام کرتے اہل کار پس منظر میں چلے گئے۔ایک نہایت ناقابل بیان خوفناک صورت اس کے سامنے تھی۔پورا کمرہ حد نظر تک کریہہ منظر چہروں سے بھر گیا۔اس کا پورا جسم خوف سے لرز رہا تھا۔وہ پسینے میں نہا گیا۔دسمبر کی یخ سردی میں۔خوف سے وہ چلایا اس نے گلا پھاڑا...... اس کی آواز فلک شگاف تھی لیکن لگتا تھا گرد وپیش میں سب اس کی تکلیف سے بے بہرہ ہیں۔یہ دو دو ٹکے کے میرے حاضر باش ملازم کہاں مر گئے۔انہیں پیچھے کیوں نہیں ہٹاتے۔یہ کون ہیں جو میرے گرد گھیرا ڈال رہے ہیں۔یہ کون ہیں جو مطالبہ لیے میرے گرداگرد موجود ہیں...... نکل باہر...... اخرجوا انفسکم...... میں ان سے بچنا چھپنا چاہتا ہوں۔مگر یہ کیا کہ کوئی میری مدد کو نہیں آرہا۔مجھے اسپتال لے جانے کی تیاری ہے۔گورا صاحب بھی آ گیا۔وہ اظہار افسوس کر رہا ہے۔'ہمارا اتنا قیمتی ساتھی' نہ جانے کیوں ادھر گورے نے یہ کہا ادھر خوفناک صورت نے ایسا تھپڑ میرے منہ پر رسید کیا کہ میرے منہ کے پرخچے اڑ گئے (اگرچہ وہ بظاہر جوں کا توں تھا کسی کو اس تھپڑ کی آواز نہ آئی)۔میری چیخیں سر بہ فلک تھیں لیکن میرے ساتھی گرد وپیش گویا بہرے تھے۔یہ بظاہر مجھے ایمبولینس میں ڈال کر لے جا رہے تھے۔ادھر ایک بد بودار چیتھڑے کا لباس لیے اس ہولناک صورت نے مار مار کر مجھے میرے تھری پیس سوٹ اور خوبصورت پلے ہوئے بدن سے نکالا۔کھردرا متعفن وہ چیتھڑا مجھے اوڑھا دیا گیا۔میں چیخ رہا تھا۔یا رب مجھے واپس بھیج دے۔یا رب مجھے واپس بھیج دے۔نہ وہ مجھے اچانک آکر اغوا کر کے لے جانے والے مجھ پر رحم کو تیار تھے نہ برسرِ زمین کسی کو میری خبر تھی۔میں اغوا کیا جا رہا تھا۔میں لاپتہ ہو رہا تھا اور کسی کو پتہ نہ تھا۔

میری کھلی آنکھیں میرے اغوا کا خوفناک نظارہ دیکھتے پھٹ کر باہر آنے کو تھیں۔لوگ میری نبض تلاش کر رہے تھے۔مجھے ڈھونڈ رہے تھے مجھے تلاش کر رہے تھے۔میری آنکھوں میں اتری وحشت سے گھبرا کر کسی نے میری آنکھوں کو بند کر دیا۔چلا گیا۔کرنل چلا گیا۔! کرنل کو کوئی روک نہ سکا۔سارے ستارے جھڑ گئے۔وردیوں، ٹوپیوں کی

09 مئی: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر وسیع حملہ......7 فیول بھرے ٹینک تباہ......12 سیکورٹی اہل کار......4 ڈرائیور ہلاک

شان ماند پڑ گئی۔ ادھر میں سیکڑوں لاپتہ کرنے کا مجرم آج خود گھیر کر لاپتہ کر دیا گیا تھا۔ صرف مجھے پتہ تھا میں کتنا بے بس، کتنا تنہا، کس نا قابل بیان دکھ اذیت تکلیف میں تھا۔ ذلت پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں ۔کھٹ کھٹ کرتے سیلوٹ دم توڑ چکے تھے۔ جو سلوک میں نے سیکڑوں کے ساتھ روا رکھا تھا وہ تنہا اکٹھا ہو کر میری جان پر ٹوٹ پڑا تھا۔ کہانی بد ترین المیے کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچی تھی۔ آسمانوں کی طرف لیجائے جانے میں لعنت ملامت پھٹکار کے ڈونگرے مجھ پر برس رہے تھے۔ بدترین القاب سر، سر سننے کے عادی کو آج سننے کو مل رہے تھے۔ پہلے آسمان کے دروازے کو کھٹ کھٹایا گیا۔ میرا نام بول کر اجازت مانگی گئی۔ بدترین ملامت و پھٹکار کے ساتھ مجھے پٹخ دینے کا حکم صادر ہوا۔ آسمان کی ان بلندیوں سے زمین کی بدترین پستیوں میں! اُف میں کتنا تنہا تھا!

میری یونٹ، میرے ساتھی، میرے بچے، میری مزے لُوٹنے والی بیوی، میرے باس، وہ گورے جو ساری قدرت قوت طاقت کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ کوئی ایک بھی ہمراہ نہ تھا۔ کوئی مدد کو نہ آیا۔ گھر والوں کو رونے سے فرصت نہ تھی۔ وہ کس چیز پر رو رہے تھے انہیں کس چیز پر رونا چاہیے تھا! انہیں خبر ہی نہ تھی ان کے پیارے پر کیا بیت رہی ہے۔ کوئی کفن کے پیچھے لپک رہا تھا کوئی قبر کی جلدی میں تھا۔ میں فرض شناس افسر ڈیوٹی دیتے ''ملک کی فلاح'' پر جان ہار گیا تھا۔ لہٰذا میری تدفین میری خدمات کے پیش نظر پورے فوجی اعزاز سے ہونے کو تھی۔ وہاں اس کی تیاری جاری تھی۔ گھر پر دیگوں کا انتظام، شایان شان کھانے کا اہتمام پس پردہ چل رہا تھا۔ میری کمائی کے ڈالر میری فاتحہ کے پلاؤ، مرغے پر خرچ جا رہے تھے۔ وہ بیٹا جو لینڈ کروزر کے پیچھے مجھ سے جھگڑتا تھا وہ بلا شرکتِ غیرے اسے چلاتے ہوئے غم کے ساتھ ساتھ ایک گونہ مطمئن بھی ہوگا کہ اب بلا روک ٹوک سب کچھ اس کا ہے۔

میرا اختیار، اقتدار لٹ چکا تھا (هلک عنی سلطانیه!) میرا خالی ڈبا (جسدِ خاکی) لوگوں کے درمیان نشانِ عبرت بنا پڑا تھا۔ کفن کی چادریں اوڑھائی لپٹی جا چکی تھیں۔ خوشبو (کافور کی مہک) میں بسا کر! میرے اس کھردرے بدبودار چیتھڑے کی نسبت جو میں اللہ کی نہایت سخت گیر، تند خو پولیس کے ہاتھوں گرفتاری کے وقت سے اوڑھے ہوئے تھا وہ کفن کتنا اجلا ہوا تھا۔ لیکن وہ تو ڈبے کی ریپنگ (Wrapping) تھی۔ میری نہیں! لوگ آتے اور کوئی مجھے دعا بھی نہ دیتا! کون دیتا۔ میرے تو سب دوست، احباب ساتھی میرے ہی جیسے تھے۔ حرف تمنا گورے کے آگے رکھنا تو جانتے تھے لیکن پاکستان کے یوٹرن کے بعد سے ہم نے اللہ اور اسلام کے بارے میں سوچنا، بات کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ موج در موج تاریکی۔ اوپر سیاہ بادل کی طرح چھائے ظلم کے اندھیرے اور میں تھا۔ نہ کوئی مونس وغم خوار، نہ کوئی ساتھی و مددگار، نہ کہیں نور، رحمت کی کوئی کرن اور بہت جلد وہ خالی ڈبہ کاندھوں پر لاد لیا گیا۔ انہوں نے مجھے ایک دن بھی رکھنا نہ چاہا! بیوی، بیوگی کے غم میں بھی خوبصورت سیاہ جوڑا پہننا نہ بھولی جو خصوصیّت سے ایسے مواقع کے لیے ابھی اس نے سلوایا تھا!

قبرستان میں سبز ہلالی جھنڈے میں لپٹا تابوت، چاق و چوبند سلامی دینے کو دستہ۔ بگل منہ سے لگائے گورے کی سنت پر میکانکی انداز میں تیار کھڑے تھے۔ ادھر بگل بجا، ادھر تُند خو (مجھ پر متعین) پہرے داروں (زبـــــن) پر غم وغصہ کا دورہ پڑ گیا۔ کافر کی سنت؟ دعاؤں کی جگہ موسیقی؟ میرا خوف کئی گنا بڑھ گیا۔ آنے والی منزلوں کی شدت میرے سامنے تھی۔ تلوار بن کر سر پر لٹک رہی تھی۔ یہ سپاہی گویا قبر کے بند ہونے کے منتظر تھے۔ وہ عقوبت خانے کے سیل سے زیادہ تنگ و تاریک کال کوٹھری اب میرا گھر ہونے کو تھی۔ باہر پھول بکھیرے جا رہے تھے۔ پھولوں کا گول چکر میرے جرنیلوں اور گورے آقاؤں کی طرف سے رکھا جا رہا تھا۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ تھی (مدد تو درکنار) کہ اس ادارے کی ساکھ، عزت، استحکام اور نیک نامی کرتے کرتے میں بربادی کے گڑھے میں جا پڑا تھا۔ میں خوف سے چلا رہا تھا۔ قبر مجھے بھینچ رہی تھی اور میں تنہا تھا...... قیدی گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ میں کہاں ہوں۔ وہ پسینہ میں شرابور تھا۔ اس نے طویل بھیانک خواب دیکھا تھا۔

کرسی پر بیٹھے کرنل کی یہ کہانی اس کے روئیں روئیں میں خوف بھر رہی تھی۔ لرزتے لرزتے کانپتے وہ سسکا۔ اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر۔ پاس بیٹھا ساتھی تلاوت کر رہا تھا۔ سورت مزمل پڑھ رہا تھا۔ آیات جو اس کے کانوں میں پڑیں......

''ان جھٹلانے والے خوش حال لوگوں سے نمٹنے کا کام تم مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں ذرا کچھ دیر اسی حالت پر رہنے دو۔ ہمارے پاس ہے (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب''...... قرآن پڑھنے والے نے اپنے ساتھی کی سسکیاں سنیں تو پریشان ہو کر خاموش ہو رہا۔ پہرے دار پاس آ کر آہستہ سے لجاجت سے بولا۔ ایس پی صاحب (کرنل کو ایس پی ظاہر کیا جاتا تھا۔ یہ اسی کا تذکرہ تھا) فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں دفتر میں انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔ اچانک ہی اسپتال جاتے جاتے انتقال کر گئے۔ تم نیک لوگ ہو ذرا دعا کر دینا! سارا ماجرا قیدی پر کھل چکا تھا۔ کرنل ''لاپتہ'' ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھی سے دھیرے سے کہا اور استغفار پڑھنے لگا!! اس نے سورۃ الانعام، الاعراف، النساء اور النحل کی آیات کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ خوفِ خدا آنسو بن بن کر بہہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

10 مئی: صوبہ پکتیکا......ضلع یحییٰ خیل......اہم کمانڈر، پولیس افسران اور ضلعی حکام ایک اجلاس کے دوران میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر فدائی آپریشن......19 اہل کار ہلاک......13 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ تمام کارروائیوں کا احاطہ ممکن ہی نہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

16 اپریل

☆ امریکی اور افغان فوج پر مجاہدین نے صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں حملے کیے۔ یکے بعد دیگرے کیے گئے حملوں میں دو ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 22 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں کی پیدل گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ امریکی فوجی کڑوخیل کے علاقے میں پیدل گشت کر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 8 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں امریکی جاسوس طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ یہ جاسوس طیارہ قندوز شہر میں الچینہ کے علاقے میں تباہ ہوا۔

17 اپریل

☆ صوبہ بلخ ضلع چمتال میں امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔ تباہ ہونے والے ٹینک میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

18 اپریل

☆ امریکی فوجی وسپلائی کاروان پر مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں حملہ کیا۔ امریکی فوج کے 50 ٹینکوں اور 30 گاڑیوں پر مشتمل کاروان پر سید حبیب اللہ قلعہ کے مقام پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں 4 ٹینک اور 3 سپلائی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں جب کہ 13 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

20 اپریل

☆ صوبہ ہلمند ضلع گرمسیر میں فدائی مجاہد نے فوجی کمانڈر کے مرکز پر استشہادی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد شہید حمید اللہ تقبلہ اللہ نے لکری کے علاقے میں واقع کمانڈر نثار کے مرکز میں داخل ہو کر وہاں تعینات فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی اور پھر بارودی جیکٹ کے ذریعے استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں کمانڈر نثار، اسسٹنٹ کمانڈر اور 11 دیگر فوجی ہلاک جب کہ 13 زخمی ہوگئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع خانشین میں امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق دیوالک کے علاقے میں امریکی فوجی مجاہدین کے خلاف کاروائی کے لیے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پہنچے تو مجاہدین نے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر ایک ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی عملہ ہلاک ہوگیا۔

21 اپریل

☆ صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں امریکی فوجیوں پر ایک حویلی میں دھماکہ ہوا۔ امریکی فوجی گوشتہ سفید کے علاقے میں پیدل گشت کر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کیا جس سے بچنے کے لیے فوجی ایک حویلی میں پناہ گزین ہوئے جہاں مجاہدین نے دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا تھا جو کہ دھماکہ سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملہ کیا۔ امریکی فوجی بڑیالی کے علاقے میں کاروان کی صورت میں گزر رہے تھے کہ مجاہدین نے گھات لگا کر ان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 5 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

22 اپریل

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع فراہ رود میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ حملہ قندھار ہرات قومی شاہراہ پر گل میخ کے مقام پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ذریعے کیا گیا جس کے نتیجے میں 5 سپلائی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں گھات کی صورت میں کیے گئے حملے میں 9 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ پکتیا ضلع زازئی آریوب میں مجاہدین نے امریکی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ اس مشترکہ فوجی پارٹی کو پہلے بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور پھر اس پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 7 امریکی و افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

23 اپریل

☆ امریکی فوجیوں کی پیدل گشتی پارٹی پر صوبہ قندوز ضلع چار درہ میں دھماکہ ہوا۔ امریکی فوجی قریہ یتیم کے علاقے میں پیدل گشت کر رہے تھے کہ کچہ گڑھی کے مقام پر دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 5 فوجی ہلاک ہوگئے۔

24اپریل

☆امریکی فوج کے تین ٹینک صوبہ لوگر ضلع چرخ میں بارودی سرنگوں اور راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوئے۔ شیخ عمیر کے علاقے میں ایک ٹینک راکٹ لگنے سے اور دوسرا بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا۔ جب کہ ایک ٹینک ششں قلعہ کے علاقے میں دھما کہ سے تباہ ہوا۔ تینوں ٹینکوں میں سوار 12 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

26اپریل

☆مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع زازئی آریوب میں امریکی فوج پر حملہ کیا۔ امریکی فوجی پیر گاؤں میں گھر گھر تلاشی کے بعد واپس جارہے تھے کہ مجاہدین نے سپری کے مقام پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم 8 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں امریکی فوج کا ٹینک مجاہدین کے نصب کردہ بم سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 6 امریکی فوجی جہنّم واصل ہوئے۔

27اپریل

☆صوبہ خوست ضلع صبری میں امریکی فوج پر مجاہدین کے نصب کردہ بموں کے دھماکے ہوئے جس کے نتیجے میں 2 بکتر بند ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 10 امریکی فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ یہ حملہ زنگ آباد کے علاقے سپانزئی میں گھات لگا کر کیا گیا۔ حملے میں کانوائے کے 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے اور متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں امریکی فوجیوں پر شدید دھما کہ ہوا۔ امریکی فوجی تلوکان کے علاقے میں ایک خالی مکان میں روزانہ تفریح کی غرض سے جاتے تھے مجاہدین کو اطلاع ملی تو انہوں نے وہاں دھما کہ خیز مواد نصب کر دیا اور فوجیوں کی آمد پر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اڑا دیا۔ جس کے نتیجے میں 15 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

28اپریل

☆صوبہ نیمروز کے صدر مقام زرنج شہر میں امریکی اور افغان فوج کے قافلے پر فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا۔ امریکی و افغان فوج کا کاروان ابریشم کے علاقے سے گزر رہا تھا کہ فدائی مجاہد شہید خالد بلوچ تقبلہ اللہ نے اسے استشہادی حملے کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں افغان مترجم سمیت 4 افغان فوجی اور 5 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 8 زخمی ہو گئے۔ حملے میں 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆فدائی مجاہدین نے قندھار شہر کے وسط میں واقع گورنر ہاؤس پر حملہ کیا۔ دو فدائی مجاہدین شہید عبدالقدیر اور شہید عبدالقیوم تقبلہما اللہ ہتھیاروں اور دستی بموں سے لیس ہونے کے باوجود چیکنگ کے پانچ مقامات کو عبور کر کے گورنر ہاؤس میں داخل ہوگئے اور وہاں تعینات سیکورٹی اہل کاروں اور گورنر کے گارڈز پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 2 سیکورٹی اہل کار اور 4 گارڈز ہلاک ہوگئے۔

29اپریل

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔ طیارے کو اغوجان کے علاقے میں اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ نچلی پرواز کر رہا تھا۔ مجاہدین نے گرائے جانیوالے طیارے کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔

30اپریل

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں مجاہدین نے پولیس اہل کاروں پر حملہ کیا۔ پولیس اہل کار صوبائی دارالحکومت میں گشت کر رہے تھے کہ مجاہدین نے محمد نبی اڈہ کے مقام پر گھات کی صورت میں ان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک رینجر گاڑی تباہ ہوئی اور اس میں سوار 6 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

01مئی

☆نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں حملہ کیا۔ حملہ قندھار ہرات قومی شاہراہ پر شرکت کے مقام پر گھات لگا کر کیا گیا جس کے نتیجے میں 7 فیول بھرے ٹینکر تباہ ہوگئے۔ حملے میں 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆امریکی اور افغان فوج اور مجاہدین کے درمیان صوبہ لغمان ضلع علینگار میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔ امریکی اور افغان فورسز نے سنگر، بیلم اور گھیر کے علاقوں میں مجاہدین کے خلاف کاروائی کا آغاز کیا جہاں انہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ شدید لڑائی کے بعد فورسز نے پسپائی اختیار کر لی، اس لڑائی میں 12 امریکی و افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

02مئی

☆امریکی صدر کے خفیہ دورۂ افغانستان کے موقع پر مجاہدین نے کابل شہر میں واقع ایساف کے اہم مرکز گرین ویلیج کو فدائی حملے کا نشانہ بنایا۔ چار فدائین نے بارود بھری گاڑی اور ہلکے و بھاری ہتھیاروں کے ذریعے مرکز پر حملہ کیا۔ شدید حملے کے نتیجے میں 34 صلیبی فوجی و افسر اور 9 افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ مرکز کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

03مئی

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام میں مجاہدین نے بیک وقت گورنر ہاؤس، پولیس ہیڈ کوارٹر اور ایک چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ الفاروق آپریشن کے سلسلے میں کیے گئے ان حملوں کے نتیجے میں 9 اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں فرنچ فوج کے دو ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ

بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔ دونوں ٹینکوں میں سوار 9 فرنچ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

04 مئی

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر میں مجاہدین نے الفاروق آپریشن کے آغاز کے سلسلے میں سینٹرل جیل اور امریکی افغان فورسز کے مراکز پر شدید حملے کیے۔ ان حملوں میں 14 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

05 مئی

☆ صوبہ زابل ضلع شہرِصفا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ گلو جان ماندہ کے علاقے میں گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 فوجی و سپلائی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کی 8 چیک پوسٹوں پر بیک وقت حملہ کیا۔ ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملوں میں 20 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے اور چوکیوں کو شدید نقصان پہنچا۔

06 مئی

☆ صوبہ خوست ضلع صبری میں مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت امریکی فوجیوں کو نشانہ بنایا۔ مجاہدین نے ضلعی بازار کے قریب بارودی سرنگ نصب کر رکھی تھی جس کی اطلاع امریکی فوجیوں کو دی گئی جب امریکی فوجی وہاں پہنچے تو ریموٹ کنٹرول کا دھماکہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

07 مئی

☆ الفاروق آپریشن کے سلسلے میں فدائین نے صوبہ پکتیکا کے صدر مقام شرنہ شہر میں اہم سرکاری املاک پر فدائی حملے کیے۔ تین فدائین نے گورنر ہاؤس، انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ اور ہیڈکوارٹر کو نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں 8 امریکی اور 23 افغان پولیس، انٹیلی جنس اور آرمی کے اہل کار ہلاک اور 9 زخمی ہوئے۔

☆ فدائی مجاہد نے صوبہ غزنی ضلع ناوہ میں امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔ امریکی فوجی فیض آباد کے علاقے میں واقع فوجی مرکز کے سامنے کھڑے تھے کہ فدائی مجاہد شہید مولوی عبدالخالق تقبلہ اللہ نے بارودی جیکٹ کے ذریعے استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 20 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

08 مئی

☆ صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ کابل قندھار قومی شاہراہ پر گھات کی صورت میں کیے گئے حملے میں متعدد گاڑیوں کو نقصان پہنچا جب کہ شدید لڑائی میں 15 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

09 مئی

☆ صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں پولیس اہل کاروں کی بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ گاڑی سوار کمانڈر سمیت 5 اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر بڑا حملہ کیا۔ گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 فیول بھرے ٹینک تباہ ہوگئے۔ جب کہ 12 سیکورٹی اہل کار اور 4 ڈرائیور ہلاک ہوئے۔

10 مئی

☆ الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے میں فدائی مجاہدین نے صوبہ پکتیکا ضلع یحیٰ خیل میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر فدائی آپریشن سرانجام دیا۔ چار فدائی مجاہدین اس وقت مرکز پر حملہ آور ہوئے جب وہاں اہم کمانڈر، پولیس افسران اور ضلعی حکام ایک اجلاس میں شریک تھے۔ اس آپریشن میں 19 اہل کار ہلاک اور 13 زخمی ہوئے۔

11 مئی

☆ صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں افغان فوجی نے 12 امریکی فوجی مار ڈالے۔ غازی فوجی محمد رحیم نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکی فوجیوں پر اس وقت اندھادھند فائرنگ کر دی جب وہ مرکز کے باہر اکٹھے کھڑے تھے جس کے نتیجے میں 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

13 مئی

☆ صوبہ زابل ضلع دائچو پان میں افغان فوج کی چوکی میں بم دھماکہ ہوا۔ ذرائع کے مطابق چوکی میں تعینات فوجیوں کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر مجاہدین نے وہاں بم نصب کر دیا تھا۔ دھماکے سے 10 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

14 مئی

☆ صوبہ پکتیا ضلع زازئی آریوب میں امریکی فوج نے ایک مکان پر چھاپہ مارا جس میں موجود مجاہدین کی طرف سے انھیں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ شدید لڑائی کے نتیجے میں 8 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ میدان وردک ضلع جغتو میں امریکی فوج کا ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 8 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

15 مئی

☆ الفاروق آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین نے صوبہ فاریاب ضلع غورماچ کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب وہاں مقامی حکام کا اہم اجلاس جاری تھا جس کے نتیجے میں کونسل سربراہ، میئر، دو فوجی کمانڈر اور کونسل کے دو ارکان کے علاوہ 6 پولیس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۰ مارچ: ضلع ہنگو میں طالبان کے حملے میں امن کمیٹی کا رہنما رازق علی ہلاک۔

۲۳ مارچ: پشاور کے علاقے شب قدر میں فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا ڈرائیور عماد شدید زخمی اور گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

۶ اپریل: بنوں میں امن لشکر کے سرکردہ رہنما ملک خالد کو ساتھی سمیت فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۸ اپریل: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ٹوچی سکاؤٹس کی گاڑی بارودی سرنگ دھماکے میں تباہ ہوگئی جس کے نتیجے میں ۴ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۸ اپریل: بنوں کے علاقے بکاخیل میں سیکورٹی فورسز کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۱۴ اپریل: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں وانا قلعہ پر فدائی حملہ کیا گیا،جس کے نتیجے میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ ۷ شدید زخمی ہوئے۔

۱۹ اپریل: صوابی میں سیکورٹی فورسز پر دستی بم سے حملہ کیا گیا جس میں ۱۳ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی ہے۔

۲۲ اپریل: بنوں میں پولیس اہل کار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۲۴ اپریل: چترال میں چیک پوسٹ پر حملے میں ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی ہے۔

۲۸ اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں امن کمیٹی کے دو موٹر سائیکل سوار رضا کار ہلاک ہوگئے، جب کہ دھماکے کے بعد سرچ آپریشن کے دوران ایک اور دھماکہ میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی ہے۔

۳۰ اپریل: پشاور کے نواحی علاقے چارسدہ روڈ پر گڑھی صحبت خان سڑک پر پولیس چوکی کے قریب دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع کے مطابق ا پولیس اہل کار ہلاک اور ا زخمی ہوا۔

۳ مئی: باجوڑ ایجنسی میں ۲ بم دھماکوں کے نتیجے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کے سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی ہے۔

۴ مئی: میرانشاہ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی، دو اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۵ کے زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی ہے۔

۴ مئی: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل خار میں لیویز قافلے پر فدائی حملے میں ۲ افسروں سمیت ۱۹ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی ہے۔

۶ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے قریب فوجی قافلہ پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۹ فوجیوں کے ہلاک اور ۱۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۸ مئی: شمالی وزیرستان میں میران شاہ اور جمرود میں جھڑپوں کے دوران ۱۴ اہل کاروں کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی ہے۔

۱۲ مئی: پشاور میں پولیس وین پر ریموٹ کنٹرول بم کا دھماکہ ہوا،سرکاری ذرائع کے مطابق ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۱۳ مئی: شمالی وزیرستان میں رزمک میرانشاہ روڈ پر سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم کا دھماکہ ہوا، دو سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی ہے۔

۱۳ مئی: بنوں میں پولیس وین پر فائرنگ سے سرکاری ذرائع کے مطابق ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

۱۴ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی میں لیویز اور امن لشکر کی دو مشترکہ چیک پوسٹوں پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں امن لشکر کا ایک رضا کار ہلاک جب کہ دو سیکورٹی اہل کاروں اور ۹ رضا کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۹ اپریل: میرانشاہ بازار میں ایک گھر پر ڈرون حملے کے نتیجے میں 3 افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۵ مئی: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں جاسوس طیارے نے ایک گھر پر دو میزائل داغے جس کے نتیجے میں گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور اس میں موجود ۸ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

افغانستان میں طالبان کی کمر توڑ دی:اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں طالبان کی کمر توڑ دی گئی ہے اور القاعدہ کے دوبارہ فعال ہونے کا کوئی امکان نہیں، پاکستان سے یمن تک القاعدہ کے کارکن فرار کے راستے پر ہیں مگر بچ نہیں سکیں گے۔ موسم گرما کے خاتمے تک مزید ۲۳ ہزار فوجیوں کو واپس بلا لیا جائے گا۔ پاکستان کے جمہوری اداروں کا احترام کرتے ہیں، پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اتحادی ہے۔''

افغانستان میں طالبان پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئے ہیں: امریکہ

چیئرپرسن امریکی سینیٹ انٹیلی جنس کمیٹی نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں امریکی فوجیوں کے اضافے کے باوجود طالبان پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئے ہیں، امریکہ کی پہلی ترجیح طالبان کو اسٹریٹیجک شکست دینا ہے۔ پاکستان میں انتہا پسند مدارس افغانستان میں شورش کے لیے نئے جنگ جو فراہم کر رہے ہیں، پاکستان کے قبائلی علاقوں میں طالبان کے محفوظ ٹھکانوں کو تباہ کرنا ہوگا۔''

القاعدہ اور طالبان کو افغانستان پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے:ہیلری

ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ'' نیٹو فورسز افغانستان میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں، القاعدہ اور طالبان کو افغانستان کے اقتدار پر قبضہ نہیں کرنے دینگے، دہشت گرد ہتھیار ڈال دیں تو ان سے مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ افغانستان میں امن کے لیے پاکستان کا کردار اہم ہے، ہم پاکستان کی جمہوری حکومت کی حمایت کرتے ہیں۔''

افغانستان کے ایک تہائی حصے پر طالبان کا کنٹرول ہے:امریکی سینیٹر

امریکی سینیٹر ڈیانا فینسٹن نے کہا ہے کہ'' طالبان ہمیں فوجی طور پر شکست نہیں دے سکتے، تاہم ملک کے ایک تہائی آبادی والے علاقوں پر اب بھی طالبان کا کنٹرول ہے اور امریکی و نیٹو افواج کے نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔''

امریکہ اور پاکستان کا دشمن مشترکہ ہے:مارک گراسمین

امریکی نمائندہ خصوصی مارک گراسمین نے کہا ہے کہ'' امریکہ اور پاکستان دونوں کا دشمن مشترکہ ہے۔ ہم پاکستان کا اقتصادی استحکام اور خطہ سے دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان کی خودمختاری کا احترام کرتے ہیں، پاک امریکہ تعلقات کا استحکام دونوں ممالک کے عوام کے مفاد میں ہے۔''

پاکستان دہشت گردوں کی پناہ گاہیں ختم کرے ورنہ ہم کر دیں گے :جان کیری

امریکی سینیٹر جان کیری نے کہا ہے کہ'' پاکستان کو اپنی سرزمین پر دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کو ختم کرنے کے لیے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، پاکستان کو واضح اور مثبت تعاون کرنا چاہیے ورنہ امریکہ کو اپنی مدد آپ کے تحت اقدامات کرنا پڑیں گے۔''

امریکہ میں مسلمانوں کے لیے تعصّب اور جانب داری موجود ہے:ہیلری

ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ'' بدقسمتی سے دیگر ممالک کی طرح امریکہ میں بھی تعصب اور جانب داری موجود ہے اور انسانی فطرت کو ڈرامائی طور پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ امریکہ کے تحفظ کے لیے ہے، انتہا پسندوں نے اسلامی تعلیمات کو مسخ کر دیا ہے۔''

افغانستان میں فوج ۲۰۱۴ء کے آخر تک رہے گی:نیٹو

نیٹو نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان سے فوج کی واپسی کا شیڈول تبدیل نہیں کریں گے، فوجیں افغانستان میں ۲۰۱۴ء کے آخر تک رہیں گی، نیٹو میں شامل تمام ۵۰ ممالک نے اتفاق کیا ہے کہ وہ ایک ساتھ ہی افغانستان سے نکلیں گے۔

☆☆☆☆☆

آج امّت کا سب سے گہرا گھاؤ وہ ہے جو دشمنوں نے اس کے مقدس ترین مقام، اللہ کے گھر......بیتِ عتیق......خانہ کعبہ کی سرزمین پہ لگایا ہے......اس سرزمین پہ جہاں ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ اس سے پہلے ہماری ہی غفلتوں اور اغیار کی سازشوں نے ہم سے ہمارا قبلۂ اول اور واقعۂ معراج کی یادگار، مسجدِ اقصیٰ چھنوائی۔ آج صلیبی صیہونی اتحاد ہمارے دوسرے مقدس مقام، سرچشمۂ اسلام، سرزمینِ حجاز میں اپنے ناپاک پنجے گاڑ چکا ہے۔ اور یقیناً ہمارے پاس اللہ بزرگ و برتر کے سوا کوئی بچاؤ اور قوت نہیں۔ بلاشبہ ہمارے باقی زخم بھی رس رہے ہیں، لیکن سرزمینِ مکہ و مدینہ پر لگنے والا یہ گھاؤ سب سے زیادہ تکلیف دہ، اور سب سے زیادہ ہیبت ناک ہے۔ (شیخ اسامہ بن لادنؒ)

10 مئی: صوبہ قندھار......ضلع شوراوک......فرنٹیئر کور کے اہل کاروں کی دو گاڑیاں یکے بعد دیگرے مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بموں کی زد میں آ کر تباہ......9 اہل کار ہلاک اور زخمی

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

آئی ایس آئی ،سی آئی اے تعاون سے القاعدہ ٹارگٹ حاصل کیے :یوسف رضا

یوسف گیلانی نے کہا ہے کہ'' آئی ایس آئی اور سی آئی اے کے تعاون سے القاعدہ کے ہائی ویلیو ٹارگٹ حاصل کیے، وزارتِ داخلہ کی اجازت کے بغیر کوئی غیر ملکی نقل وحرکت نہیں کرسکتا۔''

اسامہ کی ہلاکت میں پاکستانی حکومت اور فوج کا ہاتھ تھا :احمد مختار

وزیر دفاع احمد مختار نے انکشاف کیا ہے کہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کی شہادت میں پاکستانی حکومت اور فوج کا ہاتھ تھا،اس نے کہا کہ'' اسامہ بن لادن کے امریکی آپریشن میں مارے جانے میں پاکستانی حکومت اور مسلح افواج کا ہاتھ تھا، اسامہ کو موبائل فون کی سم کی مدد سے تلاش کیا گیا،فوج اسامہ کی رہائش گاہ سے ملنے والے مواد کی چھان بین کر رہی ہے، سی ڈیز وغیرہ ڈی کوڈ کرنے میں وقت لگے گا۔ پاک فوج نے القاعدہ کا نیٹ ورک کمزور کر دیا ہے وہ اس قابل نہیں کہ پاکستان کو تباہ کر سکے۔''

آئی ایس آئی نے امریکہ کو اسامہؒ کے ٹھکانے کا سراغ دیا: امریکی اخبار

امریکی اخبار'' واشنگٹن پوسٹ'' نے آئی ایس آئی کے ایک سینئر اہل کار کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ'' آئی ایس آئی نے امریکہ کو اسامہ بن لادن کے ٹھکانے کا سراغ دیا تھا، ہم اسامہ سمیت القاعدہ کے سینئر رہنماؤں کو ڈھونڈنے کی کوششوں میں شامل رہے۔ القاعدہ کے خلاف دنیا میں کہیں بھی کی جانے والی کارروائی ہماری مدد سے ہی ممکن ہوئی۔ اسامہ بن لادن کو ڈھونڈنے میں امریکی خفیہ اداروں کی مدد پر ہمیں بھی سراہا جانا چاہیے۔''

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارا خون بہہ رہا ہے: قمرالزمان کائرہ

وفاقی وزیر اطلاعات قمرالزمان کائرہ کا کہنا ہے کہ'' دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارا خون بہہ رہا ہے یہ ہماری جنگ ہے۔ حکومت مذاکرات کے ذریعے مسائل کے حل پر یقین رکھتی ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ بندوق اور توپوں سے نہیں جیتی جاسکتی۔''

واشنگٹن اسلام آباد کو قربانی کا بکرا بنا رہا ہے:خالد ربانی

کور کمانڈر پشاور خالد ربانی نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں اپنی ناکامی چھپانے کے لیے واشنگٹن اسلام آباد کو قربانی کا بکرا بنا رہا ہے۔ امریکہ خود افغانستان کو طالبان سے پاک کرنے میں کامیاب نہیں ہوا وہاں اب بھی ان کی تعداد سیکڑوں ہزاروں میں ہے۔ جب امریکہ افغانستان میں عسکریت پسندوں سے بات چیت کرسکتا ہے تو پاکستان کے لیے اپنے یہاں ایسا کرنا ممنوع تو نہیں، شمالی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کے خلاف کاروائی ہوگی۔''

امریکی جنگ سے معیشت کو ۸۰ ارب ڈالر کا نقصان ہوا:شاہد حسن صدیقی

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی نے کہا ہے کہ'' دہشت گردی کے خلاف نام نہاد امریکی جنگ پاکستان کی معیشت کو ۸۰ ارب ڈالر کا نقصان پہنچا چکی ہے۔ مشرف دور میں ۲۸ ارب ڈالر جب کہ موجودہ حکومت کے ۴ برس میں ماضی سے تین گنا زیادہ یعنی ۵۲ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے، پاکستان اس وقت ۱۲ ہزار ۸ سو ارب روپے کا مقروض ہو چکا ہے۔ دنیا بھر میں ۵ سال کے دوران غربت ۵۰ فیصد کم ہوئی ہے جب کہ پاکستان میں غربت کی شرح ۲۷ فیصد سے بڑھ کر ۴۰ فیصد ہوچکی ہے۔''

پشاور سے چند کلومیٹر باہر حکومت کی کوئی رٹ نہیں:جسٹس دوست محمد

پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس دوست محمد خان نے کہا ہے کہ'' حکومتی عمل داری محدود ہوتی جا رہی ہے، حکومت کی رٹ آٹھ دس کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے، صوبائی دارالحکومت سے چند کلومیٹر باہر حکومت کی کوئی رٹ نہیں۔''

ایمن الظواہری نے القاعدہ کو منظم کر لیا:واشنگٹن پوسٹ

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے نائب ایمن الظواہری نے القاعدہ کو منظم کرلیا ہے اور یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوسکی کہ وہ نیٹ ورک کو یکجا رکھنے میں ناکام ہو جائیں گے۔ اب تک کوئی ان کے مقابلے پر نہیں آیا اور نہ ہی انھیں القاعدہ سے لوگوں کے منحرف ہونے کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا بلکہ انہوں نے مزید گروپوں کو القاعدہ میں شامل کرلیا ہے۔

فوجی ٹریبونل میں سماعت، القاعدہ رہنماوں نے امریکی جج کو زچ کر دیا

گوانتاناموبے میں امریکی قید خانے میں ایک فوجی ٹریبونل میں خالد شیخ محمد

سمیت ۵ افراد کے خلاف سماعت کا تین سال بعد آغاز ہوگیا ہے۔ سماعت کے آغاز پر جج نے جب اقبالی بیان کے حوالے سے سوال کیے تو خالد شیخ محمد خاموش رہے اور کوئی جواب دینے سے گریز کیا جب کہ سماعت کا آغاز ہوتے ہی رمزی ابن الشیبہ نماز پڑھنے لگے اور ولید بن عطاش کو جکڑ کر رکھا گیا کیونکہ انہوں نے گارڈز سے الجھنے کی کوشش کی، خالد شیخ محمد اور دیگر مدعا علیہان نے ائیر فون لگانے سے بھی انکار کر دیا۔ اس صورت حال نے جج کو زچ کر دیا اور اسے کہنا پڑا کہ عدالتی کاروائی میں حصّہ لینے سے کوئی بھی مجرم انکار نہیں کر سکتا۔

حج اخرجات میں ایک لاکھ روپے اضافے کی تجویز

نجی ٹی وی کے مطابق حج اخراجات میں ایک لاکھ روپے تک اضافے کی تجویز دی گئی ہے، بلیو کیٹگری کے لیے تقریباً ساڑھے تین لاکھ، گرین کیٹگری کے لیے تقریباً ۲ لاکھ ۵۷ ہزار اور وائٹ کے لیے تقریباً اڑھائی لاکھ روپے مختص کیے جائیں گے۔

ٹرالر کا ٹائر پھٹنے سے دھماکہ ،ایف سی اہل کاروں نے گھبرا کر فائرنگ کر دی

کراچی میں ڈاکس کے علاقے فشری بس سٹاپ کے قریب ٹرالر کا ٹائر پھٹنے سے زوردار دھماکہ ہوا، جس پر وہاں تعینات ایف سی اہل کاروں نے شدید فائرنگ کر کے علاقے میں خوف وہراس پھیلا دیا، جس سے بھگدڑ مچ گئی اور گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔

چار ماہ میں پولیس اہل کاروں کی ۶ خواتین سے زیادتی

شہریوں کے جان ومال اور عصمتوں کی رکھوالی کے دعوے دار پولیس اہل کار ہی عصمتوں کے لٹیرے بن گئے۔ رواں سال کے پہلے چار ماہ کے دوران لاہور میں پولیس اہل کاروں نے تھانے میں دادرسی کے لیے آنے والی خاتون سمیت مختلف واقعات میں ۶ خواتین کو اجتماعی زیادتیوں کا نشانہ بنا ڈالا، جب کہ ان مقدمات کی تفتیش کرنے والے افسر اپنے پیٹی بھائیوں کو بچانے کے لیے زیادتی کی شکار خواتین کو فاحشہ قرار دینے پر تل گئے۔ یہ واقعات نواں کوٹ، اقبال ٹاؤن، چوہنگ سنٹر اور قلعہ گجر سنگھ کے تھانوں میں پیش آئے۔

ہیلری کولمبیا کے نائٹ کلب میں تمام شب ناچتی رہی

امریکی سیکرٹری آف اسٹیٹ ہیلری کلنٹن کولمبیا کے ایک نائٹ کلب میں ساری رات ناچتی رہی۔ وہ کولمبیا میں منعقدہ چھٹی سربراہان کانفرنس میں شرکت کے لیے کولمبیا کے دورے پر گئی تھی جس میں اوباما بھی شریک تھا۔ ۶۴ سالہ ہیلری دوستوں کے ہمراہ ویک اینڈ نائٹ گزارنے ہوانا کے نائٹ کلب میں پہنچ گئی اور شراب کی بوتل منہ سے لگائے شب بھر ناچتی رہی جب کہ اس کے دوست اسے دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فتوحات طالبان

جب یہ گاڑی بلخ کے چوک میں پہنچی تو اس پر فائرنگ شروع ہوگئی تقریباً پانچ منٹ تک گولیاں چلتی رہیں۔ اتنے میں ملا برادر اخند اور دوسرے ساتھی بھی پہنچ گئے۔ دوبارہ سفر کا آغاز ہوا اور دو کلومیٹر فاصلہ طے ہوا تھا کہ سڑک پر مسلح لوگ کھڑے نظر آئے، اس صورت حال میں طالبان نے بھی اسلحہ سنبھال لیا اور مقابلہ کے لیے تیار ہوگئے۔ حنفی صاحب گاڑی سے اترے اور بات کرنے کے لیے آگے بڑھے، پھر معلوم ہوا کہ وہ تمام لوگ پختون تھے اور یہ دولت آباد کا علاقہ تھا اور یہ سب کمانڈر پہلوان کے آدمی تھے، حنفی صاحب کی بات چیت پہلوان سے ہوئی تو اُس نے کہا کہ اگر آپ مزار شریف جا رہے ہیں تو ہرگز نہ جائیں کیونکہ جنرل عبدالمالک نے طالبان کو دھوکہ دیا ہے اور سارے مزار شریف پر قبضہ کر لیا ہے، اس وقت تمام طالبان جنرل عبدالمالک کی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں، مزار شریف جانے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے، آپ لوگ آگے بالکل مت جائیں۔

ساتھیوں نے یہی گمان کیا کہ شاید یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں، لہٰذا سب نے فیصلہ کیا کہ ہم ضرور آگے جائیں گے۔ پہلوان سڑک کے درمیان کھڑا ہوگیا اور قسمیں کھانے لگا کہ میں ابھی ادھر سے آیا ہوں اور سچ کہہ رہا ہوں۔ وہاں ملا عبدالرزاق اور ملا غوث اخند کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ہر طرف سے لوگ طالبان کو شہید کر رہے ہیں، ہماری بات کا یقین کر لیں۔ جب انہوں نے قسمیں کھائیں اور منتیں کیں تو ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ پھر اس مقامی کمانڈر نے کہا کہ آپ لوگ میرے ساتھ چلیں، یہاں قریب میں ایک گاؤں ہے وہاں پختونوں کے کمانڈر اختر اور غوث الدین آپ کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ رات اسی فکر میں گزر گئی، صبح وائرلیس پر کچھ ساتھیوں سے رابطہ ہوا تو حالات معلوم ہوئے کہ شبرغان میں ازبکوں نے طالبان پر حملہ کر دیا تھا، طالبان اس علاقے سے واقف نہیں تھے، نئی تشکیلات میں آنے والے طالبان کے پاس اسلحہ بھی نہیں تھا۔ بہرصورت طالبان ازبکوں کا مقابلہ کرتے رہے مگر عبدالمالک کی فوج نے غیر مسلح طالبان کو گرفتار کر لیا اور بہت سے مقابلے میں شہید ہوگئے، اس چھاؤنی میں موجود طالبان پر ٹینکوں سے حملہ کیا گیا، جو طالبان گرفتار ہوئے ان سب کو بعد میں دشتِ لیلٰی کی طرف بھیج دیا گیا اور وہاں پر دو دو سو کو کھڑا کر کے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی، ہزاروں طالبان کو اسی طرح شہید کر دیا گیا۔ جو باقی بچے ان کو جیل میں بند کر دیا گیا، اسی طرح فاریاب میں موجود طالبان کے ساتھ ظلم کی انتہا کر دی گئی، کنوؤں میں طالبان کو ڈال کر اوپر سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی اور جن طالبان کو جیلوں میں ڈالا گیا وہ بھوک اور پیاس سے شہید ہوگئے۔ (جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

11 مئی: صوبہ قندھار.........ضلع ڈنڈ.........مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی کے کاروان پر حملہ..........دو گاڑیاں تباہ ہونے..........10 فوجی اہل کار ہلاک

وہ زندہ ہیں، رخشندہ ہیں، تابندہ ہیں، آئندہ ہیں

(القاعدہ کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے تازہ ترین ویڈیو پیغام سے متاثر ہو کر لکھی گئی نظم)

طاغوتوں کی سرداری میں ہم جینے پر شرمندہ ہیں
اے اہل چمن سوچو تو سہی ہم زندہ بھی کیا زندہ ہیں

جو رب کی بات کو نہ مانیں، پیغامِ نبیؐ کو ٹھکرا دیں
طاغوت کے وہ سب بندے ہیں اور کفر کے وہ سازندہ ہیں

ملت کے جوانو تم ہی کہو یہ حال چمن کا کیسے ہوا
کانٹے ہیں چمن میں ہر جانب گل گلشن میں شرمندہ ہیں

وہ لوگ جو رب کے رستے میں طاغوت کے ہاتھوں قتل ہوئے
وہ زندہ ہیں، رخشندہ ہیں، تابندہ ہیں، آئندہ ہیں

جو رب کی راہ پہ چلتے تھے جو رب کی راہ میں قتل ہوئے
وہ رب کے کرم سے زندہ تھے وہ رب کے کرم سے زندہ ہیں

جو امت کے مستقبل پر دنیاوی کل قربان کریں
وہ لوگ ہیں وعدوں کے سچّے وہ لوگ ہی بس آئندہ ہیں

جو خونِ جگر ظلمات میں اپنا روشن کر کے جیتے ہیں
وہ شیر جواں شہدأ غازیؒ تابندہ ہیں پائندہ ہیں

سیلابِ صلیب کے آگے جو جسموں کی اٹھا کر دیواریں
طاغوت کے منہ کو پھیرتے ہیں سردار ہیں وہ رخشندہ ہیں

شمع کی طرح جو اپنے کو ظلماتِ صلیب میں رکھیں گے
وہ عزم و وفا کے پیکر سب رخشندہ ہیں تابندہ ہیں

ہاں کفر کے جو بھی نوکر ہیں، تثلیث کے مہتر چاکر ہیں
دربارِ الٰہی کے راندہ اب حشر میں وہ نالندہ ہیں

ڈاکٹر ابو بدر

اسلام صرف عبادات کا نام نہیں.......

''اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ وہ تمام مذہبی، تمدنی، اخلاقی اور سیاسی ضرورتوں کے متعلّق ایک کامل اور مکمل نظام رکھتا ہے۔ جو لوگ موجودہ زمانے کی کش مکش میں حصّہ لینے سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور صرف حجروں میں بیٹھے رہنے کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لیے کافی سمجھتے ہیں وہ اسلام کے پاک وصاف دامن پر ایک ''بدنما داغ'' لگاتے ہیں۔

بہت سے نیک بندے ہیں جن کے چہرے پر نماز کا نور اور ذکر اللہ کی روشنی جھلک رہی ہے لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدارا جلد اٹھو اور اس امت مرحومہ کو کفار کے نرغے سے بچاؤ تو ان کے دلوں پر خوف و ہراس طاری ہو جاتا ہے۔ خدا کا نہیں ، بلکہ چند ناپاک ہستیوں کا، اور ان کے سامانِ حرب وضرب کا خوف طاری ہو جاتا ہے''۔

اسیر مالٹا، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ